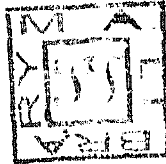
روزنامچہ سفر یورپ

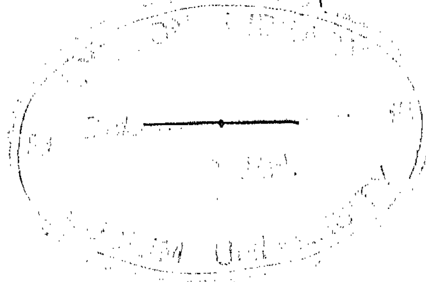


راجکمار راجہ خواجہ پرشاد بہادر

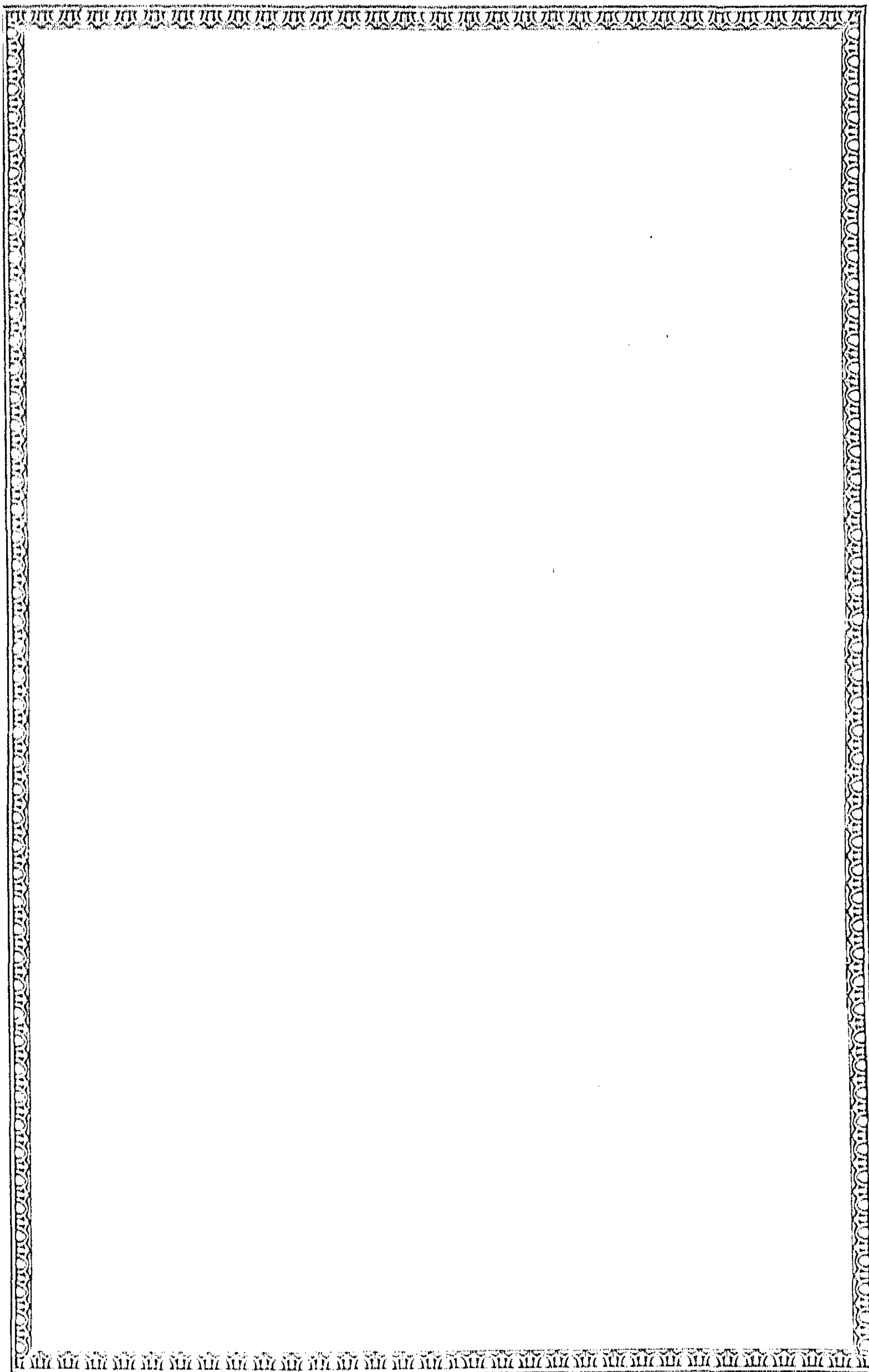
روزنامچہ سفر یورپ

راجہ خواجہ پرشاد بہادر راجکمار
فرزند ارجمند

عالی جناب راجہ راجایان یمین السلطنۃ ہز اکسلنسی
مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر جی، سی، آئی، ای۔ کے، سی، آئی، ای۔
صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی



مطبوعۂ دار الطبع سرکار عالی
حیدرآباد دکن







راجہ خواجہ پرشاد بہادر راجکمار

مقدمہ





مقدمہ

ایک زمانہ وہ تھا کہ لوگ سفر کیلئے گھر سے باہر قدم رکھتے ڈرتے تھے۔ منزلیں سخت، راہیں پرخطر، راستے غیر آباد تھے۔ قدم قدم پر چوروں، رہزنوں، اور ٹھگوں کا ڈر لگا رہتا تھا۔ غربت اور مسافرت میں جان و مال کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اکّا دکّا آدمیوں کا سفر کرنا مشکل تھا۔ بڑے بڑے قافلے اور کارواں بنا کر چلتے تھے اور پھر بھی مارے اور لوٹے جاتے تھے۔ وہی زمانہ تھا جب سفر سقر کا نمونہ کہا جاتا تھا۔ اور سفر سے پہلے ساتھیوں کی تلاش ہوتی تھی، "الرفیق ثم الطریق" اُسی وقت کا مقولہ ہے۔ مسافروں کو رخصت کرتے وقت دوست احباب، عزیز اقارب کے دل دھڑکتے اور کلیجے منہ کو آتے تھے۔ کوئی دعائیں پڑھ پڑھ کر دم کرتا تھا، کوئی تعویذ اور امام ضامن باندھتا تھا اور کوئی بخیریت واپسی کی نذریں اور منتیں مانتا تھا۔ انتہا یہ تھی کہ بعض اقوام نے اپنا وطن چھوڑ کر سمندر پار جانا ہی مذہباً ناجائز قرار دیدیا تھا۔ مگر باوجود ان تمام مشکلوں اور دقتوں کے خدا جانے دنیا نے کتنے ہیرو ڈوٹس، مارکوپولو، ابن بطوطہ، ابن جبیر، ابوریحان بیرونی، مسعودی، این سنگ، اور یوان چوانگ چینی پیدا کیے، جنہوں نے جانوں پر کھیل کر ہزاروں اور لاکھوں کوس پاپیادہ طے

کئے ہیں جن کے ناموں سے بھی ہم اس وقت نابلد اور ناآشنا ہیں - راستوں کی دشواریاں اور منزلوں کی سختیاں کسی وقت بھی منچلے اور ذی ہمت رہروں کو سیر و سیاحت سے نہ روک سکتی ہیں - اِس وقت کا کیا پوچھنا ہے - علوم و فنون کی ترقی نے نئی نئی ایجادیں کر کے اُن تمام خطرات کو نیست و نابود کر دیا، اور دخانی کرشموں، برقی معجزوں اور فضائی کرامتوں نے دنیا کا کایا ہی پلٹ دیا ہے - ریلوں، جہازوں، موٹروں، طیاروں اور لاسلکی نے فاصلوں اور مدتوں کو فنا کر کے اور زمین کی طنابیں کھینچکر مغرب مشرق، شمال جنوب کو ایک کر دیا ہے - اب سفر و سیاحت جنت اور راحت ہے - ہمارے ہندوستان کے لسان الغیب مولانا حالی مرحوم و مغفور نے انہیں آسانیوں سے متاثر ہو کر فرمایا ہے ․

مہینوں کے کٹتے ہیں رستے پلوں میں　　گھروں سے سوا چین ہے منزلوں میں
ہراک گوشہ گلزار ہے جنگلوں میں　　شب و روز ہے اپنی قافلوں میں

سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا
وسیلہ ہے وہ اب سراسر ظفر کا

حقیقت یہی ہے کہ برّی اور بحری سفروں میں ہوٹلوں اور جہازوں پر جو آرام اور آسایش کے سامان مہیا ملتے ہیں وہ امیر سے امیر اور دولتمند سے دولتمند کو بھی اپنے گھر میں میسر نہیں آسکتے - ایسے زمانہ اور ان آسانیوں کی موجودگی میں باوجود استطاعت اور قوت کے کسی شخص کا سیر و سیاحت کی نعمتوں سے محروم رہنا حقیقت میں ایک قسم کی بد قسمتی ہے - سیر و سیاحت

دماغی فرحت اور قلبی مسرت کے علاوہ معلومات میں اضافے، خیالات میں وسعت، اور صحت میں ترقی کا ایک بڑا ذریعہ ہے - یہ وہ شفیق اور ماہر فن استاد ہے جوان سبقوں کو جو مدتوں میں بھی ذہن نشین اور یاد نہیں ہوتے لحظوں میں سمجھا دیتا اور یاد کرا دیتا ہے - ایک طالب علم کو سالہا سال سوئیزرلینڈ کا جغرافیہ، اس کے دلکش مناظر، وہاں کا نظم ونسق اور معاشرت پڑھاتے اور سمجھاتے رہئے اُسے وہ واقفیت اور بصیرت کبھی حاصل نہیں ہوسکتی جو خود سوئیزرلینڈ میں ایک مہینے کے قیام سے ہوسکتی ہے - غرضکہ سیر وسیاحت کے فواید مسلم ہیں - اگر اس میں کچھ شبہ ہو تو اپنے بچپن کے شفیق اور مسلم الثبوت استاد سعدی علیہ الرحمتہ سے مشورہ کر لیجئے جو آٹھ سو برس پہلے فرما گئے ہیں -

" فواید سفر بسیار است از نزہت خاطر و جر منافع و دیدن عجائب وشنیدن
" غرائب و تفرج بلداں و مجاورت خلاں وتحصیل جاہ و ادب و مزید مال
" ومکتسب و معرفت یاراں و تجربت روزگاراں، چنانکہ سالکان طریقت
" گفتہ اند -

نظم

" تا بدکان خانہ درگروی　　ہرگز اے خام آدمی نشوی
" برو اندر جہان تفرج کن　　پیش زان روز کز جہاں بروی "

یہ تو ایک ایسے فلسفی کا قول ہے جو اپنی عمر کا بڑا حصہ جہاں گردی میں صرف کر چکا تھا، مگر ملا غنی کشمیری گھر بیٹھے جو فرماتے ہیں وہ بھی سننے اور سمجھنے کے قابل ہے -

مے بردرہ بکمال آدم خاکی ز سفر		مےشود کاسۂ گل ساختہ از گردیدن

خلاصہ یہ ہے کہ کاسۂ گل ہویا کاسۂ سر دونوں "گردیدن" ہی سے بنتے ہیں -

عالیجناب راجہ راجایان یمین السلطنتہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر بالقابہ نے جہاں اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیۓ تمام امکانی انتظام فرماۓ وہاں تعلیم اور تربیت کے اس جزو اعظم یعنی سیر و سیاحت کو کبھی نظر انداز نہیں ہونے دیا - اپنے بچوں کو ہندوستان کے اکثر سفروں میں اپنے ساتھ رکھا، تنہا سفر کراۓ - ان کے سفر ہندوستان ہی تک محدود نہیں رھنے دۓ بلکہ انہیں یورپ کی سیر و سیاحت کے موقعے بھی عنایت فرماۓ - پہلے خواجہ نصر اللہ خان صاحب اور خواجہ اسد اللہ خان صاحب کو یورپ بھیجا - اب راجہ خواجہ پرشاد راجکمار کی باری تھی - راجہ صاحب موصوف نے روس، ڈنمارک، اسپین اور پرتگال چھوڑ کر تمام یورپ کے ممالک کی اچھی طرح سیر فرمائی ہے - اُسی سیاحت کا یہ سفر نامہ ہے - سرمہاراجہ بہادر کی اپنے فرزند دلبند کو ہدایت تھی کہ اثناۓ سفر میں جہاں جائیں آئیں جن سے ملیں جلیں جو کچھ کریں دھریں اُنکو روزانہ لکھتے اور بھیجتے جائیں - راجہ خواجہ پرشاد نے اسی کی تعمیل کی ہے - ان کی جو تحریریں وقتاً فوقتاً وصول ہوئیں انہیں کی یہ بجنسہ نقل ہے، اس لحاظ سے اِسے بجاۓ سفر نامہ کے روزنامچہ سفر یورپ کہنا زیادہ تر موزوں اور مناسب ہوگا [لہ] - ایک نوجوان امیرزادے کیلئے یورپ کے نئی نئی شہروں کو دیکھنا اور ساتھ ہی ساتھ وہاں کی

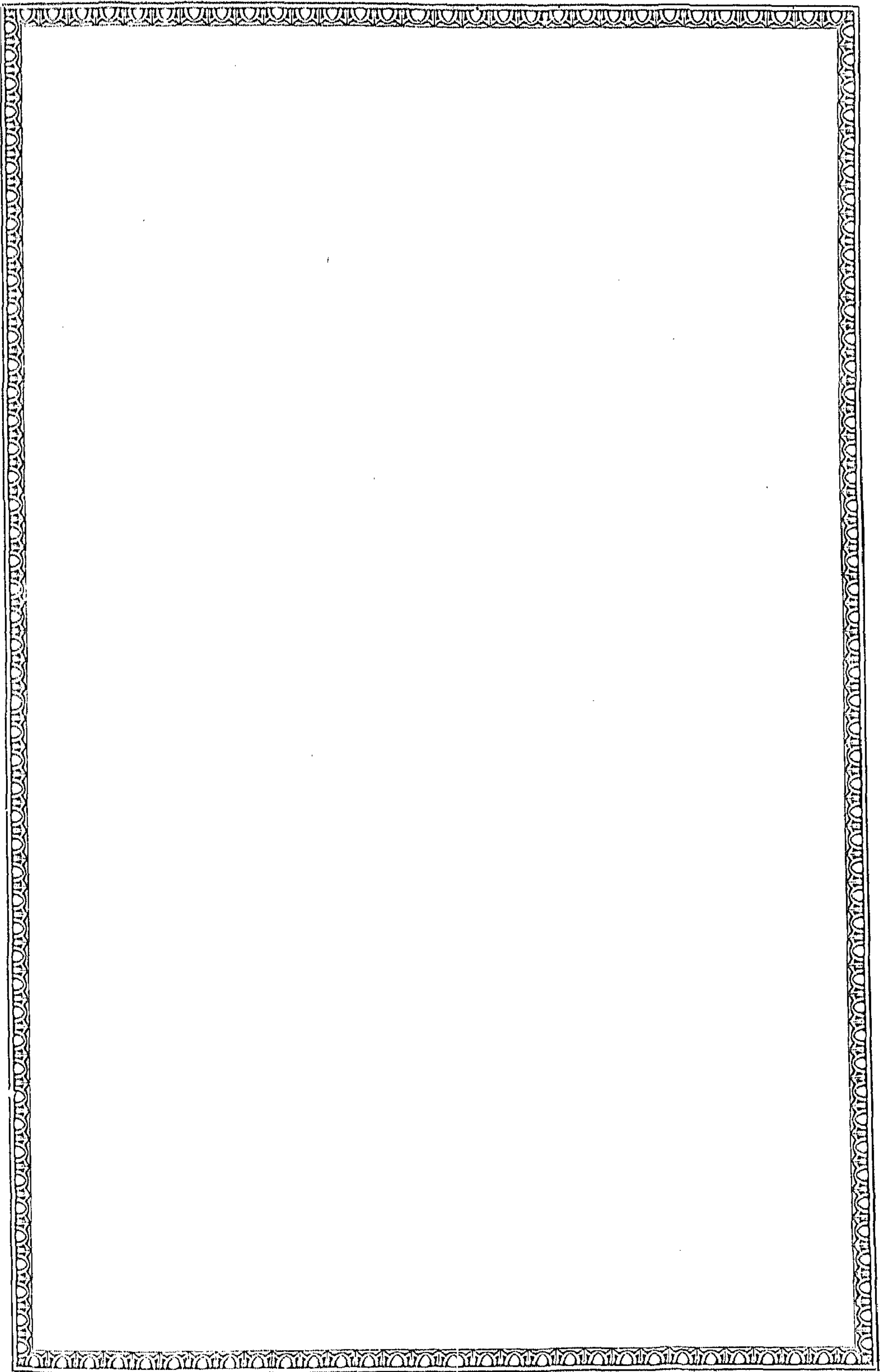
لہ اسی بنا پر اسکا نام بدل دیا گیا ھے یعنی اب اس کا نام "روزنامچۂ سفر یورپ" قرار پایا ھے -

سیاسی، تمدنی، تاریخی اور مناظری کیفیات کا تفصیل کے ساتھ قلمبند کرتے جانا تقریباً محال تھا - تفصیلی سفر نامے عموماً سفر سے واپس آنے کے بعد ہی لکھے جاتے ہیں - یہ سفر کی ایک یادداشت ہے - یہ یادداشت راجہ خواجہ پرشاد کو بہت کام دیگی جبکہ انشاءاللہ وہ شادی کے بعد اپنی رانی صاحبہ کے ساتھ پھر یورپ کا سفر کرینگے جسکی خواہش اور جس کا ارادہ ان کے دل میں ابھی سے جاگزیں ہے - خدا انہیں اپنے والد ماجد کے ظل عاطفت میں صحت، عافیت اور اقبال مندی کے ساتھ زندہ رکھے، اور جو معلومات اور تجربے انہوں نے اس طویل سفر میں حاصل کئے ہیں اُن سے صحیح نتایج اخذ کر کے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے -

مسعود علی محوی بی - اے (علیگ)

سابق سشن جج

حیدرآباد دکن یکم جنوری سنہ ۱۹۳۴ع





راجہ خواجہ پرشاد بہادر راجکمار

آغازِ سفر

[illegible] آباد [illegible] مئی [illegible]

[illegible] میرے والد بزرگوار [illegible]

[illegible]

[illegible] میرے والد بزرگوار [illegible]

[illegible]

[illegible] دو بھائی [illegible]

[illegible] والدین [illegible]

[illegible]

[illegible] انتقال ہو گیا۔ اس [illegible]

[illegible] ہوا اس کے بیان [illegible]

[illegible] میری تعلیم [illegible]

[illegible] بھائی [illegible]

[illegible] انگلستان [illegible]

[illegible] گیا [illegible]

[illegible]

راجه خواجه مرشد بهدر راجکار

آغاز سفر

بلدہ حیدرآباد - پونہ و بمبئی - ۸ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

ایک عرصہ سے میرے والد بزرگوار کا قصد تھا کہ مجھے اور میرے دونوں علاتی بھائیوں خواجہ نصراللہ خان اور خواجہ اسداللہ خان کو بغرض تعلیم یورپ بھیجیں مگر میری کم سنی اور میرے والد بزرگوار اور والدہ محترمہ کی وہ خاص محبت جو میرے ساتھ تھی میری سدّ راہ تھی - میرے والد ماجد کے بارہ فرزند جاتے رہے تھے جن میں میرے دو بھائی - آصف پرشاد اور عثمان پرشاد بھی تھے - اسی وجہ سے والدین کو مجھ سے زیادہ محبت کرنا ایک قدرتی امر تھا - افسوس ہزار افسوس کہ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ ع میں میری والدہ ماجدہ کا بے وقت پلیگ سے انتقال ہوگیا - اس سے جو کچھ غم والم میرے والد ماجد کو اور ہم سب لوگوں کو ہوا اس کے بیان کی حاجت نہیں - اس واقعہ کے بعد میرے والد ماجد کو میری تعلیم و تربیت کے طرف زیادہ تر توجہ ہوئی - لیکن یہ قرار پایا کہ پہلے میرے علاتی بھائی خواجہ نصراللہ خان اور خواجہ اسداللہ خان کو ایک مدت معینہ کے لئے انگلستان بھیجدیا جائے - اس کے بعد پھر میری روانگی کی نسبت غور کیا جائیگا - چنانچہ برادران معزز تقریباً ایک ایک سال لندن میں رہکر مدرسہ میں پڑھتے رہے - لیکن وہاں کے استادوں کی یہ رائے

ہوئی کہ چونکہ ان لوگوں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا ہے، لہذا ان کی تعلیم
ایسی حالت میں یہاں بے سود ہے - اس لیۓ والد ماجد نے انہیں واپس طلب
فرما کر جاگیر دار کالج میں جہاں وہ پہلے پڑھتے تھے شریک کرادیا - میں بھی اُسی
کالج میں پڑھتا ہوں - میں اپنے مذکورہ بالا بھائیوں سے ولایت کے سفر کے
حالات اور وہاں کے تعلیم و معاشرت وغیرہ کی کیفیت سنا کرتا تھا - میری حالت
یہ تھی کہ میں اپنے والدین کو چھوڑ کر کوہ شریف یا الوال تک تنہا نہ جاتا
تھا - اور میرے والدین نے مجھے کبھی اپنے پاس سے جدا نہ کیا تھا - لیکن والدہ
ماجدہ کے انتقال کے بعد میرے والد نے یہ مناسب خیال کیا کہ مجھے تنہا
سفر کرنے کا عادی کیا جاۓ - ادہر میری طبیعت نے بھی والدہ کے انتقال
کے بعد ایک دم پلٹا کھایا کہ میں صرف اپنے ایک چھوٹے علاتی بھائی
اقبال نواب جو خواجہ نصر اللہ خاں کے حقیقی برادر خورد ہوتے ہیں اور ایک
اے - ڈی - سی - اور دو تین ملازمین کے ہمراہ نینگری اور کلکتہ وغیرہ کے سفر
کرنے اور مہینہ اور دو دو مہینے سفر میں رہنے لگا اور اپنے والد سے اصرار
کرتا رہا کہ جب میرے بھائیوں نے سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں لندن کا سفر
کیا تو کیوں نہ میں یورپ کا سفر کروں مگر میرے والد نے اُنیس برس کے
ختم تک مجھے روکا - جب بیسواں سال شروع ہوا تو میں نے اپنے والد کی
خدمت میں عریضہ لکھا کہ اب مجھے زیادہ یہاں نہ ٹہرایا جاۓ - میرے والد
ماجد کا قصد تھا کہ میری شادی کردی جاۓ - اس کے بعد ولایت کو میں اپنے
بیوی کے ساتھ بھیجدیا جاؤں مگر میں نے عرض کیا کہ یورپ کے سفر کے بعد
میری شادی ہو تو مناسب ہے پہلے ایک وقت میں بھیجدیا جاؤں تاکہ مجھے

تجربہ سفر کا ہو جائے۔ اس کے بعد پھر میں اپنی بیوی کے ساتھ سفر کروں
چنانچہ میرے والد نے منظور فرما کر سید علمبردار صاحب پرائیوٹ سکرٹری کو حکم دیا
کہ سفر کی تیاری شروع کر دی جائے۔ عجب اتفاق ہے کہ اسی زمانہ میں
لیڈی کیز ولایت روانہ ہو رہی تھیں سر ٹرنس کیز کی مدت خدمت رزیڈنسی
ختم ہونے والی تھی اور جولائی میں حیدر آباد سے روانہ ہونے والے تھے۔
اس لئے ان کی میم صاحبہ اپنے شوہر کی روانگی کے قبل ولایت روانہ
ہو گئیں میرے والد ماجد نے خدا حافظ کہتے وقت لیڈی کیز سے یہ کہا کہ
خواجہ پرشاد بھی آئندہ ماہ میں آپ سے ولایت میں ملیں گے۔ سر ٹرنس نے
میرے والد سے فرمایا کہ آپ اپنے ساتھ خواجہ پرشاد کو کیوں نہیں لے جاتے۔
میرے والد نے فرمایا کہ اگر اجازت ملے تو میرے جانے میں کیا تامل ہے۔
سر ٹرنس نے بھی مقتضائے وقت کے لحاظ سے اس کا کچھ جواب نہیں دیا مگر
یہ کہا کہ اِس بارے میں یعنی میرے سفر کے متعلق میرے والد کو وہ کچھ
مشورہ دیں گے۔ چنانچہ چند روز کے بعد میرے والد کو اُنہوں نے مشورہ دیا
کہ میرے ساتھ سفر میں کوئی ایسا یوروپین افسر ہو کہ وہ ہر طرح سے سفر کا
تجربہ رکھتا ہو اور وہاں کے افسران اعلیٰ سے متعارف بھی ہو چونکہ میرے
والد کی بھی یہی خواہش تھی کہ کسی یورپین افسر کو میرے ہمراہ کریں و
اِس مشورے کو غنیمت سمجھکر والد نے منظور کیا۔ سر ٹرنس نے مسٹر پیرٹ کو
(Mr. Perrott) جو لیڈی کیز کے عزیز ہونیکے علاوہ ایک نہایت لایق او تجربہ کار اور
بھروسے کے آدمی ہیں میری ہمراہی کے لئے منتخب کر کے میرے والد کو اطلاع
دی۔ چونکہ میرے والد کو اِن سے تعارف اِس لئے تھا کہ مسٹر پیرٹ سر ٹرنس کے

پرسنل اسسٹنٹ کے عہدے پر مامور تھے۔ اور ان سے ملاقات تھی۔ علاوہ اسکے دوسرے جن جن یوروپین احباب سے والد ماجد نے مسٹر پیسرٹ کی نسبت دریافت کیا سبھوں نے بالاتفاق ان کو پسند کیا۔ اس قرارداد کے بعد میرے والد نے حضور سے اجازت چاہی۔ خدا کا شکر ہے کہ وہاں سے بھی اجازت مل گئی۔ اور سفر کا اہتمام بمشورہ مسٹر پیسرٹ شروع ہوا۔ ۷۔ جون روز یکشنبہ کو میرے والد نے مجھے اپنے ہمراہ آقائے ولی نعمت کی خدمت میں اپنے ساتھ لے جا کر نذر دلوائی۔ اعلحضرت مد ظلہ العالی نے نذر قبول فرما کر بوقت قدم بوسی دست شفقت میرے سر پر رکھا۔ میں مسرت اور عزت کے ساتھ اپنے مکان آیا۔ تیاریاں تو ہو رہی تھیں اور مکمل ہو چکی تھیں۔ آٹھویں تاریخ مے کو اسٹیشن نام پلی سے (۱۰) بجے دنکو روانہ ہوا۔ والد ماجد کے اکثر احباب اس عاجز کو خدا حافظ کہنے تشریف لائے تھے جنمیں چند خاص اسماء گرامی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ فرزند خانخانان بہادر نواب کمال یار جنگ بہادر۔ اور بہرام الدولہ بہادر کے فرزند نواب تراب یار جنگ بہادر۔ سردار محمد عمر خان فرزند امیر عبدالرحمن خان والی کابل نواب شوکت جنگ بہادر بھی تھے۔ اور عہدہ داران سرکار عالی سے میجر جنرل عثمان یار الدولہ۔ راجہ نارا ین پرشاد میرے پھیرے بھائی۔ راجہ گوبند پرشاد راجہ بالگوبند جد مرحوم کے نواسہ داماد جو میرے پھپا ہوتے ہیں۔ کوتوال صاحب۔ نواب صمد یار جنگ بہادر۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر۔ لفٹنٹ کرنل امیر سلطان۔ سید موسیٰ خان صاحب۔ ہوش صاحب بلگرامی۔ راجہ نرسنگراج۔ جمعدار محمد ماندور خان صاحب۔ ان میں بعض حضرات نے امام ضامن علیہ السلام کی ضامنیاں باندھیں۔ اور بعضوں نے صرف خدا حافظ

کھنے کی تکلیف گوارا فرمائی۔

اسٹیشن بیگم پیٹھ پر مشیر جنگ بہادر اور میر احمد علی خان معین جنگ بہادر نے تشریف لاکر ضامنیاں باندھیں اور خدا حافظ کہا۔ میں ان سب حضرات کا ممنون ہوں۔ پونہ اسٹیشن پر شب کے ایک بجے ٹرین پہنچی۔ ہم سب سیلون میں رہے۔ صبح کے آٹھ بجے راجہ دہن راج گیر کے سکرٹری اور راجہ بنسی لال موتی لال کے نمایندے موجود تھے۔ ان صاحبوں نے میرے والد بزرگوار کو اور مجھے پھول کے ہار پہنائے۔ راجہ دہن راج گیر نے میرے والد کو مہمان رکھنے کی پہلے ہی سے دعوت دی تھی۔ چنانچہ ہم لوگ اُس بنگلے میں گئے جو ہمارے لئے معین کیا گیا تھا۔ بنگلے پر چار کا انتظام تھا۔ میرے بھائیوں میں۔ خواجہ اسد اللہ۔ خواجہ عظمت اللہ۔ اور میرے بہنوی راجہ مدن گوپال اور والد ماجد کے اے۔ ڈی سیز۔ اور راجہ دھنراج گیر ان کے دونوں سکریٹریز اور حکیم مقصود علی خاں جو راجہ کے مہمان پہلے سے تھے۔ سب نے چار نوش کی۔ راجہ نارا ین پرشاد جو میرے پھپیرے بھائی ہوتے ہیں وہ بھی شریک تھے۔ اسی دن کی گاڑی میں حیدرآباد سے آئے تھے۔ قریب ایک بجے راجہ معزز کے پاس ہم سب نے لنچ کھایا۔ بعد لنچ کے اپنے مقام پر آکر آرام کیا۔ پانچ بجے ڈنڈی سوامی جو ایک مقدس سنیاسی ہیں والد ماجد سے ملنے کیلئے تشریف لائے۔ میرے جد امجد راجہ ہریکشن بیکنٹھ باشی ان کے مرید تھے۔ اور راجہ دھنراج گیر کے خاندان سے بھی سوامی جی کو خاص تعلق ہے یعنی راجہ گیان گیر آنجہانی کو ان سے بہت عقیدت تھی۔ میں نے انہیں پھول پہنائے اور کچھ میوہ وغیرہ نذر کیا۔

شام کے چھ بجے ہم لوگ سینما دیکھنے گئے مگر دلچسپ نہونے کے باعث واپس آگئے۔ ساڑھے آٹھ بجے شب کے ہم سبھوں نے ڈنر کھایا۔ وہی لوگ شریک ہوے جو لنچ میں شریک تھے۔ اسکے بعد راگنی دیوی ایک امریکن اکٹرس نے جسے ہندوستانی گانا اور ناچ آتا تھا، محفل کو اپنے کمالات سے محظوظ کیا۔ راجہ دہنراج گیر میرے والد بزرگوار کو اور مجھے اپنے زنانے میں لے گئے۔ اور میرے والد کے سامنے نذریں پیش کرائیں مگر میرے والد ماجد نے صرف ہاتھ رکھا اور یہ فرمایا کہ میں تم سب کو اپنا عزیز سمجھتا ہوں اس لئے نذریں نہیں لیتا۔ اس کے بعد مجھے ایک کرسی پر بٹھا کر راجہ معزنے اپنے والدہ کے ہاتھ سے مجھے پھول پہنوائے۔ میرے والد نے انکی والدہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ سب لوگ دعا دیں کہ برخوردار طول عمرہ خیر و خوبی سے واپس آئیں۔ سبھوں نے دعا دی۔ یہ منظر عجیب پر اثر تھا۔ میں راجہ معزسے رخصت ہو کر اپنے سیلون میں چلا آیا۔ میرے والد ماجد گیارہ بجے واپس تشریف لا کر اپنے سیلون میں استراحت فرما ہوے۔

شب کو ہم اپنے اپنے سیلون میں سو رہے۔ (۸) بجے صبح والد ماجد باہر تشریف فرما ہوے۔ راجہ دہن راج گیر کے سکریٹری اور راجہ بنسی لال موتی لال کے نمایندے حاضر تھے ان میں ایک کشمیری پنڈت بشن نارائن حامی بھی تھے۔ یہ صاحب حامی تخلص کرتے ہیں، نوجوان ہیں نہایت شایستہ اور طبیعت میں شعر کہنے کا شوق ہے۔ سخن فہم بھی ہیں۔ انھوں نے والد ماجد کو اور مجھے پھولوں کے ہار پہنائے۔ آٹھ بجکر دس منٹ پر گاڑی ہماری بمبئی کے سمت روانہ ہوی اور بارہ کے قریب وکٹوریہ ٹرمنس پہنچی۔ اسٹیشن پر راجہ پرتاب گیر

اور ان کے سکریٹری مسٹر عثمان سبحانی اور راجہ موتی لال بنسی لال کے نمایندے موجود تھے - راجہ پرتاب گیر جی نے اپنا گھر ''سمندرا ترنگ'' نیپین سی روڈ والد ماجد کے قیام کے لیۓ تیار رکھا تھا - وہیں ہم سب فروکش ہوۓ - لنچ کھایا - پانچ بجے حضرت پیر ابراہیم صاحب بغدادی تشریف فرما ہوۓ - میں نے نذر پیش کی - کچھ دیر تشریف رکھ کر واپس ہوۓ - ہم لوگ ہوا خوری کے لیۓ گۓ - شب میں اپنے مقام پر ڈنر کھا کر سب اپنی اپنی جگہ سو گۓ -





بمبئی - ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۳ع م ۱۵ محرم ۱۳۵۲ھ - روز پنجشنبہ

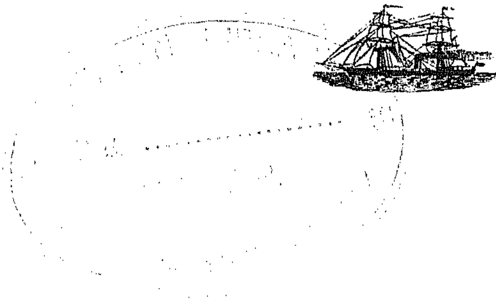
آج میں نے بعض دوکانات میں جاکر کچھ ضروری اشیاء سفر کے لئے خریدکیں - دوپہر میں ایک بجے ہم نے لنچ کھایا - پانچ بجے ہواخوری کی - شب میں ڈنرحضرت پیرابراہیم صاحب کے پاس تھا - ہز ہائنس نواب صاحب سچین اور ان کی بیگم صاحبہ بھی شریک تھیں - میں اور میرے بھائی خواجہ اسداللہ اور اقبال نواب اور میرے بہنوی راجہ مدن گوپال، میجر سید ابوالقاسم سب ڈنر میں شریک تھے - قریباً گیارہ بجے تک نواب صاحب سے گفتگو ہوتی رہی - نواب صاحب بہت سنجیدہ اور منکسرالمزاج ہیں - قریب بارہ کے واپس ہوکر اپنی اپنی جگہ ہم لوگوں نے استراحت کی -

---

بمبئی - ۱۲ مئی سنہ ۱۹۳۳ع م ۱۶ محرم سنہ ۱۳۵۲ھ - روز جمعہ

آج ہم نے برکفاسٹ کھاکر ہواخوری کی - اور شاپنگ کے بعد (۱) بجے لنچ سے فارغ ہوکر شام کے (۵) بجے راجہ بنسی لال کی دوکان میں گئے - اسلئے کہ راجہ موتی لال کی جانب سے ہم مدعو تھے - راجہ صاحب تیرتھ کے لئے گئے ہوئے ہیں اس لئے اُنکے سکرٹری اور نمایندے نے اُنکی جانب سے مہمانداری کی - والد ماجد اور ہم سب کی پھول پان سے تواضع کی - بشن نارائن حامی نے ایک قصیدہ والد کے مدح میں لکھا تھا اُسے پڑھ کر سنایا - یہاں سے برخاست

کرکے تاج محل ہوٹل گئے وہاں راجہ محبوب کرن فرزند راجہ مرلی منوہر
آنجہانی برادر خورد راجہ اندر کرن نے چاء کی دعوت دی تھی۔ ہم نے چاء پی۔
تصویر لی گئی۔ اس کے بعد مکان آئے۔ آج شب میں راجہ پرتاب گیر نے میرے
یورپ کے سفر کی تقریب میں مختصر ڈنر کی دعوت دی۔ اس ڈنر میں والد ماجد اور
خواجہ اسداللہ۔ خواجہ عظمت اللہ (اقبال نواب) میرے دونوں بھائی۔ راجہ مدن گوپال
میرے بہنوی۔ ماندور خاں جمعدار مہدوی۔ ہوش صاحب بلگرامی۔
عثمان سبحانی صاحب۔ مسٹر واڈیا۔ مسٹر باولا۔ سیف نواز جنگ بہادر اور
اُنکے ایجنٹ اور والد ماجد کے ہردوا ے۔ ڈی۔ سی۔ میجر سید ابوالقاسم۔
اور کرنل جیلانی بیگ۔ راجہ تارا چند۔ (یہ بھی میرے بہنوی ہوتے ہیں)
شریک تھے۔ ڈنر کے بعد قریباً (۱۲) بجے تک گانا ہوتا رہا۔ برخاست کے وقت
لالہ رام سرن داس لاہوری جو میرے والد ماجد کے دوست ہوتے ہیں وہ بھی
شریک محفل ہوے۔ برخاست کے وقت پھول پان سے تواضع کی گئی۔ سب اپنے
اپنے مقام پر چلے گئے۔ شب بخیر۔



بمبئی و جہاز اسٹریتھرڈ - ۱۳ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

بمبئی سے آج سفر یورپ پر میری روانگی کی تاریخ مقرر تھی - اس سفر میں میرے ہمراہ حسب ذیل اصحاب ہیں سید علمبردار صاحب جو میرے والد بزرگوار کے پرائیوٹ سکریٹری ہیں - لفٹننٹ سید ذکی بلگرامی فرزند نواب عابد نواز جنگ بہادر جو فوج سرکار عالی میں لفٹننٹ ہیں اور جو قبل ازیں میرے والد سرکار مہاراجہ بہادر کے اے - ڈی - سی تھے اور مسٹر پیرٹ جو جنرل سر ٹیرنس - بچ کیز صاحب عالیشان بہادر حیدرآباد کے پرسنل اسسٹنٹ ہوکر لنڈن سے آئے تھے اور اب یورپ کی سیر کرانے کے لئے میرے ہمراہ کردئے گئے ہیں - جو جہاز (Strathaird) نامی - پی - اینڈ - او کمپنی کا سفر کے لئے تجویز کیا گیا ہے وہ کمپنی مذکور کا سب سے بڑا جہاز ہے - جس کا وزن بائیس ہزار پانسو ٹن اور جس کی لمبائی (۶۳۰) اور چوڑائی (۸۰) فٹ ہے - اٹھائیس ہزار ہارس پاور کی اس میں قوت رکھی گئی ہے - اس جہاز میں اول درجہ کے مسافروں کے واسطے اے (A) سے لیکر ایف (F) تک چھ قسم کے ڈک (عرشے) ہیں جنمیں اے (A) ڈک میں صرف جہازی کھیلوں اور ورزشی کھیلوں کا انتظام ہے - بی (B) ڈک پر ڈرائینگ روم - سگریٹ کشی کا کمرہ - لائبریری اور خطوط تحریر کرنے کے کمرے ہیں - یہ بہت بڑا ڈک ہے جہاں اول درجہ کے مسافر آکر ڈک چیر پر یعنی کینوس

کی آرام کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور سمندر کی ہوا سے مستفید ہوتے ہیں - سی (C) ڈک پر مسافروں کے کمرے اور اسکے آخر میں تیرنے کا حوض (swimming bath) ہے جو بالکل نئے طریقہ پر بنایا گیا ہے - اس سے ملحق کپڑے بدلنے کے کمرے ہیں - ڈی (D) ڈک پر (cabin de luxe) اور سنگل برتھ کے کمرے ہیں - میں اور سکریٹری صاحب (۲۶۰) نمبر کے (cabin de luxe) میں ساتھ ہیں - سید ذکی صاحب ای (E) ڈک پر کمرے نمبری (۱۴۶) اور مسٹر پیرٹ کمرے نمبری (۱۳۴) میں ہیں - ایف (F) ڈک پر علاوہ کمروں کے (۲۷۲) اشخاص کے لئے کھانے کا کمرہ ہے جو نہایت ہی آرام دہ سامان سے آراستہ ہے - جہاز کے اس ڈک پر بجلی کے لفٹ لگے ہوئے ہیں جن کے ذریعہ سے ایک حصہ سے دوسرے حصہ پر جا آسکتے ہیں -

سرکار والد بزرگوار میرے بھائی خواجہ اسد اللہ خان صاحب میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ مع اپنے شوہر دولہا بھائی کپتان راجہ مدن گوپال سنچار - ایف آر - سی - یس - آئی - یم - یس اور انکے فرزند راجہ رتن گوپال دختران راج کنور بی بی و شاد کنور بی بی - میری چھوٹی عزیز بہن کرشن کنور بی بی - خواجہ حشمت اللہ خاں برادرخورد خواجہ اسد اللہ خاں صاحب - خواجہ عظمت اللہ خاں صاحب یعنی اقبال نواب صاحب برادرخورد خواجہ نصر اللہ خاں صاحب - راجہ تارا چند میرے بڑے بہنوی - کرنل جیلانی بیگ صاحب اے - ڈی - سی و میجر ابو القاسم صاحب اے - ڈی - سی سرکار - راجہ نرسنگ راج بہادر - جمعدار ماندور خانصاحب مہدوی - سید ناظر الحسن ہوش بلگرامی - رائے بھوانی پرشاد صاحب جاگیردار - گنپت راؤ صاحب دیسپانڈیہ وکیل

حیدرآباد سے اور جناب نواب لطف الدولہ بہادر لینہو لا سے جہاں وہ حیدرآباد سے بوجہ موسم گرما آئے ہوئے ہیں - اور راجہ دہن راج گیرجی مع اپنے سکرٹری مسٹر فیضی پونہ سے، اور راجہ اندرکرن بہادر و راجہ دھیراج کرن بہادر بمبئی سے نیز راجہ پرتاب گیرجی جن کے مکان نامی "سمندرا ترنگ" واقع نیپین سی روڈ میں والد صاحب اور ہم سب قیام پذیر تھے اور عثمان سبحانی صاحب - مسٹر واڈیا - راجہ گوردن داس فرزند راجہ بہادر بنسی لعل موتی لعل یہ سب لوگ خدا حافظ کہنے جہاز پر آئے تھے - حیدرآباد کے لوگون نے ضامنیاں باندھیں اور مجھے پھولوں کے ہار پہنائے - جہاز کی روانگی سے آدھ گھنٹہ قبل گھنٹی بجائی گئی جسکا یہ منشا، تھا کہ جو لوگ خدا حافظ کہنے کو آئے ہیں وہ جہاز سے اُتر جائیں - چنانچہ میں نے اپنے پیارے والد بزرگوار کو آداب کیا اور وہ مجھسے ملکر اُس سے زیادہ متاثر ہوئے جس قدر کہ مجھ پر اثر تھا -

جہاز نے سوا بجے دنکو لنگر اٹھایا اور ہم لوگ ڈک پر کھڑے رہ کر جب تک سب لوگ نظر آسکے دستیاں ہلاتے رہے اور جب تک بمبئی نظر آتی رہی ڈک پر کھڑے رہے - ڈیڑھ بجے لنچ کے لئے گھنٹی ہوئی لنچ کھایا -

چونکہ مسافروں کی جملہ تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے جس میں (۴۰۰) سے زیادہ اول درجہ کے مسافرین ہیں - لہذا کھانے کے اوقات ہر کھانے کے لئے دو حصوں میں کئے گئے ہیں کیونکہ وقت واحد میں (۲۷۲) اشخاص کے کمرے میں (۴۰۰) اشخاص کا بیٹھنا ناممکن ہے - مینو نہایت بڑا ہوتا ہے جس میں تقریباً ہر وقت بیس قسم کے مختلف کھانے ہوتے ہیں ان میں سے جس جس کھانے کے لئے طبیعت کو رغبت ہو وہ منگوایا جاسکتا ہے -

کھانے کے بعد ہم لوگ اپنے اپنے کمروں میں گئے جہاں پر (Steward) حاضر تھا۔ ہمارے کمرے کے (Steward) کا نام (Carling) ہے۔ اُس نے ہمارے صندوقوں کو کھولکر ہمارے سب کپڑے باہر نکالے اور انکو ہمارے حکم کے مطابق (wardrobe) یعنی کپڑونکی الماریوں میں جما دیا۔ شام میں جو کھانے کے کپڑے یعنی (Dress Suit) پہنا جاتا ہے اُسکو (Steward) نکالکر تیار رکھتا ہے۔ اور جوتوں کو بھی صاف کرتا ہے۔ علاوہ (Steward) کے ایک (Under Steward) بھی ہوتا ہے جو حمام کے لئے پانی کا اہتمام اور کمرے کی صفائی وغیرہ کرتا ہے۔ یہ لوگ اپنا کام اسقدر پابندی سے اور وقت پر انجام دیتے ہیں کہ کسی چیز کے کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

شام کے (۵) بجے لائف جیکٹ پریڈ ہوئی جس میں جملہ مسافرین مرد اور عورتوں کو لائف جیکٹ پہن کر ڈک پر تیار رہنا پڑا تا کہ اگر خدانخواستہ کبھی کوئی طوفان وغیرہ آئے تو انسے کام لیا جاسکے۔ اس کے متعلق جہاز کا کپتان ہدایات دیتا ہے کہ کسطرح جیکٹ کو پہن کر لائف بوٹ میں اُترنا چاہئیے۔ اس میں ہم سب نے شرکت کی اور یہ منظر بہت پرلطف معلوم ہوا جب کہ سب مسافر اپنے اپنے ہنسلیوں کو گلے میں ڈالکر ایک مقام پر جمع تھے۔

شام کی چاء کا وقت (۴½) بجے ہے جو ”بی“ ڈک پر دیجاتی ہے۔ شب کا خاصہ ہم لوگ دوسری نشست میں کھاتے ہیں جس کا وقت آٹھ بجے شب ہے۔ ڈنر کے بعد ”بی“ ڈک پر روزانہ ڈانس ہوتا ہے جس میں تقریباً تمام انگریز مرد عورتیں حصہ لیتی ہیں۔

آج (۱۰ ۱/۲) بجے نشست کو برخاست کرکے میں اپنے کیبن میں گیا - شب بخیر -

---

جہاز - ۱۴ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح (۷) بجے بیدار ہوکر (۸) بجکر (۴۵) منٹ پر کیبن کے باہر آیا - (۹) بجے ناشتہ کے لئے علمبردار صاحب - ذکی صاحب و مسٹر پیسرٹ کے ہمراہ ڈائننگ روم میں گیا - دس بجے ڈک پر گیا اور وہاں سے (Tourist) کلاس میں گیا تاکہ یہ دیکھوں کہ اُن لوگونکا کس پیمانہ پر انتظام ہے -

چونکہ اس جہاز میں صرف اول (Tourist) کلاس ہے اور دوم درجہ کوئی نہیں ہے لہذا (Tourist) کلاس والونکو جنکو فی الحقیقت سکنڈ کلاس سے کم کرایہ دینا پڑتا ہے اُسیقدر آرام و آسائش بہم پہنچانیکی کوشش کیجاتی ہے جتنی کہ درجہ دوم والونکو دوسرے جہاز پر ملتی ہوگی - ان لوگوں کے لئے بھی چھوٹے پیمانہ پر کھانے کے کمرے اسموکنگ روم اور ڈائننگ روم وغیرہ علٰحدہ ہیں - انکا حصہ جہاز کے پچھلے حصہ کے ساتھ ای (E) ڈک سے شروع ہوتا ہے اور ایچ (H) ڈک تک جاتا ہے -

شام میں اول درجہ کے ڈک پر (۵) بجے سے مختلف قسم کے ورزشی کھیل شروع ہو جاتے ہیں جنکا سلسلہ تقریباً (۶ ۱/۲) بجے تک رہتا ہے - ان کھیلوں میں ڈیک ٹینس - ڈیک ریکٹ وغیرہ شامل ہیں -

شب میں کھانے کے وقت بینڈ ہوتا ہے - اور وہی بینڈ ڈانس کے لئے

حاضر ہو جاتا ہے۔ آج لالہ رام سرن داس صاحب کی بیوی سے ملا۔ لالہ رام سرن داس صاحب لاہور کے معززین سے ہیں اور والد صاحب قبلہ کے قدیمی اور مخلص دوست ہیں اور میں بھی اُنکو اپنا بزرگ تصور کرتا ہوں۔ وہ مع اپنی بیوی اور داماد مسٹر بشی رام ولایت کو بغرض شرکت گول میز کانفرنس جارہے ہیں۔ اتفاق سے اسی جہاز میں انکا ساتھ ہو گیا۔ شام کو کھیل دیکھے۔ شب میں حسب معمول (۸) بجے ڈنر کھانے گیا۔ بعدہ ڈانس دیکھکر (۱۰ ۱/۲) بجے برخاست کیا۔ شب بخیر۔

جہاز ۔ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح (۷) بجے بیدار ہوا۔ (۸ ۱/۲) بجے تیار ہو کر سید علمبردار صاحب۔ سید ذکی صاحب و مسٹر پیسرٹ کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا۔ وقت کی پابندی کا اِس قدر لحاظ کیا جاتا ہے کہ ہر شخص وقت مقررہ پر کھانے کی میز پر آجاتا ہے۔ بریک فاسٹ کے بعد ڈک پر گیا۔ اُوپر آسمان اور نیچے سمندر کے سوا کوئی چیز نظر نہیں آتی اور اِن دونوں چیزوں سے طبیعت سیر ہو گئی ہے۔ ڈک کے اُوپر نصف میل صبح کو اور نصف میل سے زیادہ شام کو ہم سب چہل قدمی کرتے ہیں۔

لالہ رام سرن داس صاحب کے داماد مسٹر بشی رام سے ولایت کے متعلق آج بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اُنہوں نے آج میرا تعارف کرنل حکومت رائے سے کرایا جو عرصہ ہوا کہ سکندرآباد میں فوج کے کپتان تھے اور اب شملہ کے انگریزی فوج کے کالج کے پروفیسر ہیں۔ کرنل صاحب

نہایت وسیع معلومات رکھتے ہیں - ولایت کا کئی مرتبہ سفر کرچکے ہیں - ایک امریکن نامی مسٹر گرانٹ سے بھی ملاقات ہوئی - یہ مجھے اوٹی سے جانتے تھے کیونکہ یہ اور میں دونوں (Savoy Hotel) میں مقیم تھے جہاں کرنل (Babanau) نے ہمارا تعارف کرایا تھا - مسٹر پیرٹ نے ایک کتاب عدن سے متعلق لاکر دی تاکہ میں اُسکو پڑھوں اور عدن پہنچنے سے قبل وہاں کے مقامات وغیرہ سے واقف ہو جاؤں - میں نے آج اُسکے کئی صفحے پڑھے - جس روز ہم جہاز پر سوار ہوئے ہیں روزانہ وقت میں آدہ گھنٹہ کمی ہو رہی ہے - میں دو گھڑیاں ہمراہ لایا ہوں - ایک میں ہندوستان کا وقت رکھا ہے اور دوسری میں جہاز کا -

(۸) بجے ڈنر کھایا - (۱۰ ½) بجے تک ڈانس دیکھا اور بعدہ برخاست کیا - شب بخیر -

---

جہاز - ۱۶ مئی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح (۷ ½) بجے بیدار ہوا - گھڑی کے وقت کو آدھ گھنٹہ کم کیا - (۸ ½) بجے کپڑے پہن کر مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب اور رسید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے گیا - ہم تینوں کو کھانے کے کمرہ میں جو میز دی گئی ہے اُس کا نمبر (۲۸) ہے اور وہ داخلہ کے دروازہ سے بالکل ملحق بہت اچھی جگہ پر ہے - کھانے کے کمرے کا انچارج ہیڈ ویٹر ہوتا ہے جو جہاز کے مسافروں کے لئے کھانے کے کمرہ میں نشست کا انتظام

بھی کرتا ہے ایک مرتبہ جس کو جو جگہ مل جاتی ہے اس جگہ پر سفر ختم ہونے تک نشست رہتی ہے - اور ایسا روز نہیں ہوتا کہ جہاں جگہ خالی ہو وہاں بیٹھ جائے۔
جہاز پر آج نوٹس لگایا گیا ہے کہ جہاز عدن کل دوپہر کو پہنچیگا اور وہاں (۵) گھنٹے ٹھہریگا - اس خبر سے سب مسافر خوش ہیں کہ آخر کل زمین نظر آئیگی اور جہاز کے باہر جاکر عدن میں چار گھنٹے پھرنے کو ملینگے -
آج شام کے (۵) بجے جہاز کے ملاحوں اور ملازمین کی قواعد ہوی - یہ منظر بھی نہایت پر لطف تھا کہ ہر (Crew) اور ادنے و اعلےٰ ملازم اپنی اپنی لائف جیکٹ پہنے ہوئے کھڑا تھا - شب کو (۸) بجے کھانے کے لئے گیا - وہاں سے (۹½) بجے "بی" ڈک پر گیا - جہاں آج لکڑی کے گھوڑوں کی ریس ہوئی اور اسپر شرطیں لگائی گئیں - آج اس ریس کے وجہ سے ڈانس نہو سکا - (۱۰½) بجے برخاست کی - شب بخیر۔

جہاز و عدن - ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح (۷) بجے بیدار ہو کر کپڑے پہنے - بعدہ بڈ ٹی (Bed tea) نوش کی - (۹) بجے مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریکفاسٹ کی میز پر گیا - (۱۰) بجے وہاں سے واپس ہو کر ڈک پر گیا جہاں ایک میل چہل قدمی کی - ڈک پر ایک بورڈ نصب ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ اگر ڈک پر آٹھ چکر لگائے جائیں تو پورا ایک میل ہوتا ہے صبح میں روزانہ ایک میل اور شام میں نصف میل اسطرح میری ڈیڑھ میل کی واک (چہل قدمی) روز ہوجاتی ہے تقریباً ہر مسافر واک (walk) کرتا ہے - گیارہ بجے عدن کے پہاڑ نظر آئے ان پہاڑوں پر جابجا روشنی کے منار ہیں

جن کے ذریعہ شب میں آنیوالے جہازوں کو نشان معلوم ہو جاتا ہے - ایک بڑی چوٹی پر جہاز پہنچنے پر جھنڈا نصب کیا جاتا ہے اور آنیوالے جہاز اور اس چوٹی کے جھنڈے سے آپس میں سگنل ہوتا ہے - اور جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ دشمن کا جہاز نہیں ہے تو اس کی آمد میں دو توپوں کی سلامی ہوتی ہے اور ایک چھوٹا بوٹ جس کو پائیلٹ بوٹ کہتے ہیں جہاز کو راستہ بتانے کے لیئے تقریباً ڈیڑھ یا دو میل آگے جاتا ہے علاوہ بریں (Buoy) تیرنے والے نشانات بھی ہوتے ہیں جن کا رنگ سرخ ہوتا ہے وہ سمندر میں ساحل کے قریب رہتے ہیں کہ آنیوالے جہاز کو آگاہی ہو جائے کہ اُس سرخ حصہ کے باہر کی طرف جانے میں خطرہ ہے - عدن کے ساحل سے تقریباً ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ پر جہاز ٹہرتا ہے - جہاں سے موٹر بوٹ میں ساحل پر جانا پڑتا ہے - عدن کے شہر اور مشہور مقامات کو دیکھنے کے لیئے جو اصحاب خواہش کرتے ہیں اُن کو جہاز ہی پر ٹکٹ مل جاتے ہیں جس کی قیمت دس شلنگ ہوتی ہے اور اس میں یہ سہولت ہوتی ہے کہ کمپنی کی طرف سے کشتیوں میں جانے اور بعدہ گائڈس کے ہمراہ موٹر کوچ میں جانے کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے - چنانچہ ہم سب نے مثل دوسرے مسافروں کے جہاز کی توسط سے سیر کا انتظام کیا تھا - ایک بجے ہم سب لنچ کھانیکے بعد ڈیڑھ بجے موٹر بوٹ میں روانہ ہوے اور پانچ منٹ میں ساحل پر پہنچے اور فوراً (Blue Tour Service) کی موٹر کوچ میں جو نہایت آرام دہ ہے اور جس میں بیس مسافروں کی نشست کا مع آرام کو چمڑے کی گدی دار کرسیوں پر انتظام ہے روانہ ہوے - ساحل کے کنارے پر رزیڈنسی اور ایک چوٹی پر چیف کمشنر کا آفس ہے - ساحل

کے کنارے سے دو کانات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے - یہاں ہر طرف پہاڑ ہیں - ساحل سے دو میل بعد ایسا راستہ ہے جو پہاڑ کے اندر سے کمان میں ہو کر جاتا ہے - شہر کے اندر سے موٹر گزری اور بعدہ (Tanks) پر پہنچی جو یہاں کا مشہور مقام ہے - سنہ ۱۸۵۴ ع میں اسسٹنٹ رزیڈنٹ عدن نے اس مقام کا پتا چلایا جو کوڑے کرکٹ سے بھرا ہوا تھا - برٹش گورنمنٹ نے اس کو صاف کرایا تو معلوم ہوا کہ زمین کے نیچے متعدد قدیمی تالاب ہیں جن میں ایک تالاب ایسا ہے جس میں (۳۶۶۰۰۰) گیالن پانی رہ سکتا ہے اور بقیہ چار تالاب چھوٹے مگر نہایت خوشنما اور گہرے ہیں - یہ تمام تالاب چٹانوں کے درمیان میں واقع ہیں - یہاں سے ہم سب شیخ عثمان کو گئے - یہ مقام عدن سے (۱۲) میل کے فاصلہ پر ہے جہاں ایک مشہور سوداگر شیخ عثمان نے ایک بڑا باغ لگایا ہے اور ایک کنواں بنوایا ہے جس سے عدن کے تمام شہر کو پانی پہنچتا ہے - یہاں پانی کی سخت قلت ہے اور صرف یہی ایک کنواں ہے ۔

راستہ میں گالف اور پولو گراؤنڈ دیکھے نیز نمک کی کانیں اور ہوائی جہاز کا میدان اور (Wireless) کا اسٹیشن دیکھا - (۵) بجے جہاز کو واپس ہوے کیونکہ ساڑھے پانچ بجے جہاز کی روانگی تھی - عدن کے سوداگر اپنا سامان کشتیوں میں لاکر جہاز پر فروخت کرتے ہیں یہ سوداگر (Somalis) ہوتے ہیں - دو کارگو کے جہاز جنمیں ولایت سے سامان آرہا تھا یہاں پر ملے اور ایک جنگی جہاز (Aircraft Carrier) (Eagle) نامی یہاں آتا ہوا دکھائی دیا - چھ بجے جہاز عدن سے روانہ ہوا اور پھر وہی آسمان اور سمندر کا منظر پیش نظر ہو گیا - آٹھ بجے ڈنر

کے لئے ہم سب کھانیکے کمرہ میں گئے۔ سوا نو بجے وہاں سے بی (B) ڈک پر گئے۔ ساڑھے دس بجے تک ڈانس دیکھا اور بعدہ برخاست کیا۔ شب بخیر۔

جہاز۔ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح (۷) بجکر (۱۰) منٹ پر بیدار ہوا۔ مسٹر پیرٹ۔ سید علمبر دار صاحب و سید ذکی صاحب کے ہمراہ بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا۔ جہاں سے (۱۰) بجے واپس ہو کر بی ڈک پر جاکر تقریباً نصف گھنٹہ چہل قدمی کی۔ عدن سے نواب یامین خان صاحب ممبر لیجسلیٹیو اسمبلی دہلی جو میرٹھ (یو۔پی) کے باشندے اور رئیس ہیں سوار ہوے تھے۔ یہ گذشتہ جہاز راولپنڈی سے سفر کر رہے تھے لیکن عدن میں ان کے چھوٹے بھائی یٰسین خان صاحب مجسٹریٹ و جج ہیں اُن سے ملاقات کرنے کو ٹھہر گئے تھے۔ ان سے میں حیدرآباد میں مل چکا تھا جب یہ اپنے بھائی محمد احمد صاحب ناظم ٹپہ کی دختر کی شادی میں شرکت کی غرض سے وہاں آئے تھے اور سرکار کے اُس ڈنر میں جو الوال میں راجہ اندر کرن بہادر کو ولایت کا رخصتی ڈنر دیا گیا تھا شریک ہوے تھے۔ نواب صاحب نہایت تپاک سے ملے اور انہوں نے اپنے بھائی نیز دیگر احباب عدن سے جو وہاں کے نامور سوداگر ہیں اور نواب صاحب کو خدا حافظ کہنے آئے تھے اُن سے ملایا۔ یہ سب لوگ نہایت خوش اخلاق تھے۔ یٰسین خان صاحب نے خاص طور پر مجھ سے خواہش کی کہ میں واپسی میں اُن کو ضرور مطلع کروں تاکہ وہ مجھسے عدن پورٹ پر ملیں۔ آج جہاز میں مسز (Sethna) سے بھی ملاقات ہوئی جو بمبئی سے ولایت جا رہی ہیں۔

ان کے شوہر ٹاٹا کمپنی کے بمبئی میں ایجنٹ ہیں - ایک بجے لنچ کے لئے تیار ہوا - دو بجے وہاں سے کھانا کھانے کے بعد ڈک پر گیا - (۳ ۱/۲) بجے اپنے کیبن میں آیا اور (۴) بجے پھر ڈک پر چا، نوشی کے لئے گیا - بعدہ چہل قدمی کی - (۸) بجے شب کا ڈنر کھانے کی غرض سے ڈائیننگ سیلون میں گیا - (۹) بجے وہاں سے ڈانس دیکھنے کے لئے بی ڈک پر گیا - (۱۰ ۱/۲) بجے وہاں سے واپس ہو کر حضرت والد ماجد کو خط لکھکر برخاست کیا - شب بخیر -

جہاز و پورٹ سوڈان - ۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۳ع

آج جہاز صبح (۸) بجے پورٹ سوڈان پہنچنے والا تھا لہذا میں (۶ ۱/۲) بجے بیدار ہوا - (۷) بجے مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے گیا - وہاں سے (۸) بجے واپس ہو کر پورٹ سوڈان کے ساحل کا منظر دیکھا - جہاز (۹) بجے پہنچا اور باہر جانے سے قبل مسافرون کو اطلاع دے دی گئی کہ جہاز کی روانگی (۱۱) بجے ہے اس وقفہ میں ہم لوگوں نے ایک ٹیکسی موٹر لی اور شہر اور سرکاری عمارات کو جاکر دیکھا - (۱۰ ۱/۲) بجے جہاز پر واپس آکر پورٹ سوڈان کی تصاویر خریدیں اور اُن دوکانداروں کا سامان جو شہر سے پورٹ سوڈان کو آئے تھے دیکھا لیکن اُن میں کوئی چیز قابل خرید نہ تھی - یہاں کے سوداگر عرب ہیں - پورٹ سوڈان سے (Khartoom) اور پھر وہاں سے (Cairo) کو ریلوے ٹرین جاتی ہے اُس کے ڈبوں کو جن میں (Sleeping car) کے ڈبے بھی تھے دیکھا - یہ ڈبے نہایت آرام دہ ہیں اور نہایت ہی صاف پائے گئے - پورٹ سوڈان ایک چھوٹا مگر خوشنما بندرگاہ ہے (۱۱) بجے جہاز روانہ ہوا آج جہاز میں کرنل (Russell)

سے ملاقات ہوئی جو سکندرآباد دواخانہ میں سنہ ۱۹۱۰ع سے سنہ ۱۹۱۲ع
تک متعین تھے اور اب گورنمنٹ آف انڈیا میں ڈائرکٹر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ
ہیں۔ راجہ مدن گوپال دولہا بھائی کی تبادلہ کی مثل انہیں کے ہاتھ میں تھی
اُسکا بھی اُنہوں نے ذکر کیا سرکار کی خیریت دریافت کی نیز حیدرآباد کے دیگر
حالات دریافت کئے۔ امریکہ کے ایک سوداگر مسٹر جان گیالنٹ سے بھی ملاقات
ہوئی اور امریکہ کے متعلق تقریباً آدہ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔

شام میں (۴) بجے چاءنوشی کی۔ بعدہ چہل قدمی کرتا رہا۔ (۸) بجے کھانے کے لئے ڈائیننگ ہال گیا (۱۱) بجے شب تک (Dog Race) جو لکڑی کے کتوں سے ہوتی ہے دیکھی۔ اسمیں دو لیڈیز کو انعام میں کپ ملے۔ بعدہ برخاست کیا۔ شب بخیر۔

جہاز۔ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح سات بجے بیدار ہوا۔ منہ ہاتھ دہو کر "بڈٹی" نوش کی۔ نو بجے بریک فاسٹ کھانے کے لئے کھانے کے کمرے میں گیا۔ دس بجے وہاں سے بی ڈک پر گیا جہاں کرنل حکومت رائے آنریبل لالہ رام سرن داس۔ اُن کے داماد مسٹر بشی رام اور مسٹر رنگا ایر ممبر لیجسلیٹیو کونسل سے ملاقات ہوئی۔ اور تقریباً دو گھنٹے تک مختلف مقامات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ ایک بجے لنچ کے لئے کپڑے بدلنے کو اپنے کیبن میں آیا۔ دیڑھ بجے تیار ہو کر مسٹر پیسرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر لنچ کے لئے ڈائیننگ روم میں گیا۔ وہاں سے ڈہائی بجے واپس ہو کر بی ڈک پر کافی پینے کے لئے گیا۔

وہاں سے تین بجے برخاست کر کے اپنے کیبن میں آیا۔ سوئز کینال کے تاریخی حالات کے متعلق جو پرچہ دیا گیا ہے اُسکو شروع سے آخر تک پڑھا۔ والد ماجد صاحب قبلہ کا کیبل ریڈیو صبح میں وصول ہوا تھا جسکا جواب دیدیا کہ "عدن سے سترہ مئی کو روانہ ہوئے اور کل صبح سوئز کینال پہنچیں گے۔ ہم سب بعافیت ہیں اور امید ہے کہ سرکار وسب اعزہ بھی بعافیت ہونگے۔ سرکار کو ہم سب بہت یاد کرتے ہیں۔ خدا سرکار کو ہمیشہ سلامت رکھے"، چار بجے شام کو چاء نوشی کیلئے بی۔ ڈک پر گیا۔ پانچ بجے سے چھ بجے شام تک مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ساتھ لیکر برج کھیلتا رہا اور بعدہ آدھے گھنٹے تک چہل قدمی کی۔

آٹھ بجے ڈنر کیلئے ڈائیننگ ہال گیا۔ یہاں ہر روز آنہ بینڈ بجایا جاتا ہے اور اُسکا سلسلہ دونوں نشستوں کے ختم تک رہتا ہے اور بعدہ یہی بنیڈ بی ڈک پر ڈانس کے وقت مختلف راگ بجاتا ہے۔

(۹½) بجے ڈنر سے واپس ہو کر ڈانس دیکھنے گیا جہاں سے گیارہ بجے برخاست کیا۔ شب بخیر۔

جہاز سوئز کینال و قاہرہ۔ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح (۵) بجے بیدار ہوا کیونکہ جہاز سوئز کینال پر (۶) بجے پہنچنے والا تھا اور وہاں سے ہم لوگوں اور دیگر (۸۰) مسافروں نے قاہرہ کو بذریعہ موٹر جانے کا بتوسط ٹھامس کک اینڈ کمپنی انتظام کیا تھا۔ قاہرہ یہاں سے (۱۲۰) میل کے فاصلہ پر ہے (۶) بجے بریک فاسٹ تناول کرنے کیلئے تمام قاہرہ کو

جانیوالے مسافر ڈائیننگ روم میں گئے اور (۶ ½) بجے موٹر بوٹ پر جاکر سوار ہو گئے۔ (۷) بجے سوئز کینال کے ساحل پر پہنچے - یہاں سے قاہرہ تک ریلوے لائن بھی ہے اور پھر قاہرہ سے الکزنڈریہ تک جو قبل ازیں مشہور پورٹ تھا - سوئز کینال کا کچھ حصہ نظر آیا - موٹریں سات بجے روانہ ہوئیں - پہلے سوئز کے شہر کو دیکھا جو نہایت چھوٹی مگر خوبصورت جگہ ہے وہاں سے روانہ ہو کر گیارہ بجے قاہرہ پہنچے - قاہرہ جس کو (Cairo) کہتے ہیں مصر کا دارالسلطنت ہے - یہاں کی آبادی (۱۰۲۶۰۰۰) ہے - ہم لوگ شہر سے گزر کر پہلے (Continental Savoy) ہوٹل کو گئے وہاں سے ہاتھ منہ دھو کر عجائب خانہ دیکھنے گئے جو ایک بے مثل چیز ہے - یہاں (Tutankhamen) بادشاہ کی جو (۳۰۰۰) سال قبل گزرا ہے مختلف پتھروں پر تصاویر ہیں اور اُس کے قبر کو کھود کر جو جو سامان مثلاً پلنگ - میز - کرسیاں - زیورات - تاج وغیرہ دستیاب ہوے ہیں اُن کو عجائب خانہ میں نہایت سلیقہ سے آراستہ کیا گیا ہے - عجائب خانہ کی عمارت نہایت شاندار ہے اور اُس میں پہروں وغیرہ کا باضابطہ انتظام ہے - عجائب خانہ کو دیکھکر محمد علی مسجد کو گئے جو یہاں کی بہترین عمارات سے ہے - اس پر نہایت خوبصورت دو بہت اونچے مینار ہیں اور مسجد نہایت وسیع ہے - مسجد کے اندر کی عمارت میں اُسی طرح کی سونیکی پچی کاری کی گئی ہے جیسی کہ دہلی کے دیوان خاص وغیرہ میں ہے -

یہاں سے واپس ہو کر ہوٹل کو گئے - راستہ میں ہز میجسٹی کنگ فواد (Fuad) کا محل دیکھا - یہ بھی نہایت شاندار عمارت ہے - یہ شہر بمبئی وغیرہ سے بہت بڑا معلوم ہوتا ہے ہر سمت نہایت خوبصورت عمارتیں -

مکانات اور دکانات ہیں اور زیادہ تر لوگ انگریزی لباس میں رہتے ہیں
اور بجائے ہیٹ کے رومی ٹوپی پہنتے ہیں - ہوٹل میں جا کر لنچ کھایا اور وہاں سے
دو بجے اہرام مصر (Pyramids) جو دنیا کے سات عجائبات میں سے ایک
ہیں دیکھنے گئے - (Pyramids) پہلے سات تھے لیکن اب ہزارہا برس گزر
جانے کی وجہ سے دو اچھی حالت میں رہ گئے ہیں اور بقیہ شکستہ ہیں - چونکہ یہ
نہایت قدیم زمانہ کے بنے ہوئے ہیں لہذا ان کو دنیا کے سات عجائبات میں
تسلیم کیا گیا ہے ورنہ فی زمانہ انجنئیرنگ وغیرہ کے کمال کو دیکھنے کے بعد ان کی
ایسی قدر نظروں میں نہیں سماتی - ان کے اندر جانے کے بعد بادشاہ کی قبر
ہے اور یہ قبر ہر اہرام کے اندر بنائی گئی ہے - اُس کے قریب ابوالہول
(Sphinx) ہے یہ پتھر کی ایک بڑی مورت ہے جس کا چہرہ انسان کا اور
جسم شیر کا ہے یہ زمین کھود کر نکالی گئی ہے مصری گورنمنٹ یہاں زمین کے
دیگر حصہ جات کو بھی کھود رہی ہے کہ اُس میں شاید کچھ اور مورتیں برآمد
ہوں - اہرام دیکھنے ہم سب اونٹوں پر سوار ہو کر گئے تھے -

یہاں سے واپس ہو کر شہر دیکھنے گئے جو نہایت خوبصورت ہے - یہ مقام
بمبئی اور کلکتہ سے زیادہ خوبصورت ہے - ہر جگہ چہل پہل تھی - شہر سے
پانچ بجے ہوٹل کو واپس آ کر چاء نوش کی اور ساڑھے پانچ بجے قاہرہ
اسٹیشن کو گئے جہاں سے چھ بجے شام کو روانہ ہو کر سوا دس بجے شب کو
پورٹ سعید بذریعہ ریل پہنچے - ڈنر ریل میں کھایا - یہاں کے ریل کے
ڈبے بھی آرام دہ تھے گیارہ بجے تک پورٹ سعید دیکھا - ساڑھے گیارہ
بجے جہاز روانہ ہوا - شب بخیر -

جہاز - ۲۲ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح (۸) بجے بیدار ہوا - (۹) بجے بریک فاسٹ کھایا اور بعدہ بی ڈک
پر گیا اور وہاں مسٹر اسفہانی سے جو کلکتہ کے مشہور سوداگر ہیں اور جو پورٹ
سعید سے شب کو اسی جہاز پر سوار ہوے ہیں ملاقات ہوئی - مہاراجہ صاحب
سرمور ناہن اور اُن کی مہارانی صاحبہ سے بھی ملاقات ہوئی جو اسی جہاز میں
یورپ کی سیر و سیاحت کو جا رہے ہیں - ان کی جاگیر تقریباً (۱۰) لاکھ کی شملہ
اور انبالہ کے درمیان ہے اور ان کو (۱۱) توپوں کی سلامی بھی ہے -
مجھ سے کئی منٹ تک باتیں کرتے رہے - اور پھر سکریٹری صاحب سے
حیدرآباد کے حالات دریافت کرتے رہے - دوران گفتگو میں کہا کہ وہ
سرکار یعنی میرے پدر بزرگوار سے اگرچہ واقف نہیں ہیں مگر نام اور تعریف
عرصہ سے سنتے ہیں - مسز سیتھنا جو بمبئی سے ہمراہ ہیں آج آکر ملیں اور وہ بھی
بہت دیر تک جہاز کے اور یورپ کے متعلق گفتگو کرتی رہیں - نواب یامین
خان صاحب سے روزانہ صبح و شام کو جہاز پر ملاقات ہوتی ہے - نوابصاحب
نہایت خوشدل اور دلچسپ باتیں کرتے ہیں - لالہ رام سرن داس صاحب
کو کل کے قاہرہ کے سفر سے گٹھیہ کی شکایت ہوگئی ہے - اُن کی بیوی
صاحبہ سے اُن کی خیریت دریافت کرائی اور جو میوہ کہ راجہ بنسی لعل صاحب
کے فرزند گوردن داس صاحب نے بمبئی میں دیا تھا اُس میں سے تھوڑا سا
میوہ مہاراجہ صاحب سرمور اور تھوڑا میوہ مسٹر پیسرٹ اور تھوڑا میوہ
لالہ رام سرن داس صاحب کے پاس بھجوایا - ڈیڑھ بجے لنچ کھایا اور چار بجے
شام کی چاء نوش کرکے ایک گھنٹہ تک مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و

سید علمبردار صاحب کے ہمراہ برج کھیلا - آج جہاز کے پورے انجن کو دیکھنے کے لیئے مسافروں کو اجازت دیگئی تھی - ہم سب نے پوری مشنری دیکھی جس سے معلوم ہوا کہ کروڑہا روپیہ کے صرفہ سے یہ جہاز تیار ہوا ہوگا - یہ ایک غیر معمولی چیز تھی جس کا دیکھنے سے تعلق ہے - شب کو نو بجے ڈنر کھایا اور بعدہ بی ڈک پر جاکر گیارہ بجے تک ڈانس دیکھا - اور پھر برخاست کیا - شب بخیر -

---

جہاز - ۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح سات بجے بیدار ہوا - کل شام سے جہاز پر ایکایک سردی شروع ہوگئی ہے میں نے سلک سوٹ بدلکر گرم کپڑے پہنے - جہاز پر تمام مسافروں نے گرم کپڑے پہن لیئے ہیں - ہر شخص بدلا ہوا نظر آتا ہے -

نو بجے حسب معمول بریک فاسٹ کھانے کے لیئے ڈائیننگ روم میں مسٹر پیبرٹ - سید علمبردار صاحب وسید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر گیا - دس بجے آج جہاز کے اوپر کے حصہ کو دیکھنے کی اجازت دیگئی تھی جہاں ہم سب گئے اور وہاں کی مشنری دیکھی - دس بجے واپس ہوکر بی ڈک پر آئے جہاں مسٹر اسفہانی وغیرہ سے تقریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی - آج کرنل حکومت رائے صاحب بھی شریک گفتگو رہے - ڈیڑہ بجے لنچ کھانے کیواسطے میں اپنے ہمراہیوں کو ساتھ لیکر ڈائننگ روم کو گیا جہاں سے ($2\frac{1}{2}$) بجے واپس ہوا - چونکہ مارسیلز قریب آرہا ہے لہذا آج سامان پیکنگ کرایا اور سرکار کو خط بھی تحریر

کیا- کل صبح دس بجے جہاز مالٹا پہنچیگا جہاں چار گھنٹہ تک قیام ہوگا-
چار بجے شام کو چار پی اُسکے بعد برج کھیلا جس میں مسٹر اسفہانی بھی شریک
ہوئے- آج اُن سے معلوم ہوا کہ وہ سید ابوالحسن صاحب رضوی برادر
میجر سید ابوالقاسم صاحب کی بیوی کے قریبی عزیز ہیں اور مجھکو کلکتہ میں
دیکھ چکے ہیں - یہ نہایت شریف طبیعت انسان ہیں -

شام میں آٹھ بجے کپڑے بدلکر ڈنر کیلئے کھانے کے کمرہ میں گیا- نو بجے بی ڈک
پر آج گھوڑوں کی دوڑ تھی یعنی لکڑی کے گھوڑوں کو تار سے کھینچا جاتا تھا-
اُن میں ذکی صاحب بھی شریک ہوئے اور اگرچہ شروع میں انکا گھوڑا جیت
رہا تھا مگر آخر میں تھوڑے فاصلے سے ہار گیا- گیارہ بجے برخاست کیا- شب بخیر-

---

جہاز و مالٹا- ۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح سات بجے بیدار ہوا- آٹھ بجے اپنی کیبن سے باہر آیا اور مسٹر پیرٹ-
سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کیلئے گیا-
نو بجے وہاں سے آکر بی ڈک پر گیا اور وہاں سے مالٹا کا منظر دیکھا
($9\frac{1}{2}$) بجے جہاز سے ذریعہ موٹر بوٹ مالٹا کے ساحل پر گیا- وہاں سے
ایک بجلی کے لفٹ (جھولے) کے ذریعہ ایک ایسے بلند مقام پر پہنچا جہاں
سے پورا مالٹا نظر آتا ہے- یہ مقام بھی بڑا ہے- یہاں پر طرح طرح کے جنگی
جہاز جن کی تعداد کم از کم بیس ہو گی موجود تھے- علاوہ جنگی جہازوں کے
ایک جاپانی جہاز بھی آیا ہوا تھا- اس شہر کی سڑکیں نہایت تنگ ہیں-

یہاں کے باشندے کشتیوں کو جہاز کے قریب لیکر آتے ہیں اور جب جہاز کے مسافر اُن کو شلنگ پھینکتے ہیں تو وہ غوطہ لگا کر اُس کو فوراً نکال لاتے ہیں میں نے بھی دس شلنگ پھینکے اور اس تماشہ سے محظوظ ہوتا رہا - مالٹا میں ایک عجائب خانہ ہے جس میں قدیم زمانہ کے ہتیار اور طرح طرح کے اسلحہ (Armour) ہیں علاوہ بریں تین ہزار سال قبل کے ریشم کے کپڑوں پر بنائی ہوئی نہایت خوبصورت تصویریں ہیں جن پر ہاتھ کا کام ہے اسکے علاوہ اور بہت سی تصویریں ہیں جن کو نہایت سلیقہ سے پینٹ کیا گیا ہے - یہاں کا گرجا بھی نہایت قدیمی اور مشہور ہے (۱۲) بجے جہاز روانہ ہوا - ایک بجے تک دوربین سے مالٹا کے منظر کو دیکھا کیا بعدہٗ لنچ کھانے کے لئے گیا جہاں سے (۲ ۱/۲) بجے واپس ہوا - آدھ گھنٹے تک کیبن میں آرام لیکر تین بجے ڈک پر گیا اور وہاں ایک گھنٹہ تک مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کے ہمراہ برج کھیلا - چار بجے چاء نوشی کے بعد تقریباً نصف گھنٹہ تک جہاز پر ٹہلتا رہا - (۶) بجے سے سات بجے تک مسٹر اسفہانی - کرنل حکومت رائے و مسٹر بشی رام سے گفتگو کی - لالہ رام سرن داس صاحب بھی جن کو گٹھیہ کی شکایت ہوگئی تھی آج بہتر ہیں مگر مہاراجہ سرمورناہن کو کل سے بخار ہوگیا ہے - آج مزاج پرسی کرائی تھی معلوم ہوا کہ بخار (۱۰۳) درجہ پر ہے -

آٹھ بجے کھانے کے لئے تیار ہو کر ڈائننگ روم میں گیا - نو بجے وہاں سے واپس ہو کر ڈک پر گیا جہاں آج گھوڑوں کی ریس ہے - اس ریس میں پانچ لکڑی کے گھوڑے ہوتے ہیں جن کے سرے پر تار باندھا جاتا ہے اور

تقریباً دس گز کے فاصلہ پر مقابلہ کرنیوالے بٹھائے جاتے ہیں اُن کو ڈوری کا آخری حصہ دیدیا جاتا ہے جو ایک مشین میں ڈال دینا پڑتا ہے اسی سے گھوڑے آگے بڑھتے ہیں - مقابلہ کرنیوالوں کی پشت گھوڑوں کی طرف رہتی ہے - پہلے مستورات کے مقابلے ہوئے پھر ایک شرط مردوں کیواسطے تجویز ہوئی - اسمیں ذکی صاحب بھی شریک ہوئے اور شروع سے آخر تک برابر اول نمبر تھے لیکن آخر میں ڈوری مشین سے باہر نکل جانیکی وجہ سے پیچھے رہ گئے اور ایک انگریز کیپٹن ہرلین اول نمبر آیا - بارہ بجے برخاست کیا - شب بخیر -

---

جہاز - ۲۵ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح سات بجے بیدار ہوا - آٹھ بجے تیار ہو کر باہر آیا اور تھوڑی دیر تک جہاز پر چہل قدمی کی - نو بجے مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے گیا - دس بجے وہاں سے واپس ہو کر جہاز کے بی ڈک پر گیا اور مسیز سیتھنا - مسز میتھا - اور مسیز وکیل سے ایک گھنٹہ تک مختلف موضوع پر گفتگو ہوتی رہی - بعدہ مسٹر اسفہانی - مسٹر پیرٹ و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر برج کھیلا - ایک بجے وہاں سے کیبن کو آیا - $1\frac{1}{2}$ بجے لنچ کھانے کے واسطے گیا - $2\frac{1}{2}$ بجے لنچ کے کمرے سے واپس ہو کر سرکار کو خط لکھا - آج سمندر میں طوفان شروع ہو گیا ہے - چار بجے جہاز (Gulf of Lion) پہنچا یہاں اور طوفان میں زیادتی ہوئی - جہاز کے ملاح و ملازمین کا بیان ہے کہ یہ معمولی چیز ہے - البتہ جب بڑا طوفان آتا ہے تو

اُن لوگوں کے پاؤں بھی اُکھڑ جاتے ہیں سید صاحب و سید ذکی صاحب دونوں کو گھومنی شروع ہو گئی اور وہ کمروں میں جا کر لیٹ گئے۔ مجھکو اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور سب انگریزا ور ہندوستانی مسافروں نے مجھکو مبارکباد دی کہ میں بہت اچھا (Sailor) ثابت ہوا۔ آج جہاز میں مسٹر اور مسیز (Alves) سے ملاقات ہوئی جو لندن کے ایک مشہور تاجر ہیں اور فی الوقت کولمبو سے ولایت جا رہے ہیں۔ ان کا ایک نہایت بڑا اور شاندار پیالیس (Wales) میں ہے جہاں مجھے آنے کی دعوت دی ہے۔ میں نے بھی ان کو حیدرآباد آنے کی دعوت دی جس کو قبول کرتے ہوے کہا کہ آئندہ جب ہندوستان آئینگے تو حیدرآباد ضرور آئینگے۔ ایک اور انگریز نامی مسٹر نیوٹن جو (New Zealand) کے باشندے ہیں جہاز پر ملے اور انہوں نے (New Zealand) کی تمام تصویریں بتائیں جو فی الحقیقت نہایت اچھی ہیں۔ بعدہ اُنہوں نے میری۔ سید صاحب و ذکی صاحب کی تصویریں ایک ساتھ اور پھر ایک میری تصویر علیحدہ لی اور اُن کو لندن روانہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ بہت خوش خلق اور شریف انگریز ہیں۔

سید صاحب و ذکی صاحب طوفان کی وجہ سے شام سے کیبن میں ہیں۔ ڈنر پر میں اور مسٹر پیرٹ ہمراہ گئے۔ نو بجے واپس ہو کر میں مسٹر پیرٹ کو لے کر بی ڈک پر گیا اور وہاں اُن انعامات کی تقسیم کو جو جہاز کے سفر میں مختلف لوگوں نے جیتے ہیں دیکھتا رہا۔ گیارہ بجے واپس آیا اور کپڑے بدل کر آرام کیا۔ کل صبح سات بجے جہاز مارسیلز پہنچیگا جو فرانس کا علاقہ ہے۔ شب بخیر۔

جہاز و مارسیلز - ۲۶ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح پانچ بجے بیدار ہوا جہاز سات بجے صبح مارسیلز پہنچنے والا تھا۔ چھہ بجے تیار ہوکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائیننگ روم مسٹر پیرٹ۔ سید علمبردار صاحب اور سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر گیا۔ وہاں سے پونے سات بجے ڈک پر گیا جہاں سے مارسیلز کا ساحل اور منظر دیکھا۔ جہاز نے سات بجے مارسیلز پر لنگر کیا اور ہم سب ساڑھے سات پر جہاز سے اُترے اور اپنا سامان پی۔ اینڈ۔ او۔ اکسپرس ریلوے ٹرین سے جانے کے لئے تھامس کک کے ایجنٹ کے سپرد کیا۔ تمام سفر میں سامان وغیرہ کی حفاظت کا نہایت معقول انتظام رہتا ہے۔ صرف اپنے صندوق اور دوسرا سامان قلی کے حوالے کر دینا پڑتا ہے اور پھر وہ بغیر کسی پریشانی کے منتقل ہو جاتا ہے۔ مارسیلز پر کروڑگیری کی بہت پابندی ہے۔ ہر مسافر کو اپنا اپنا سامان جو ساتھ ٹرین کے ڈبوں میں جانے والا ہوتا ہے بتانا پڑتا ہے البتہ رجسٹر شدہ سامان کا لندن ہی میں امتحان ہو جاتا ہے اور اگر کچھ زیورات یا پریزنٹ ہمراہ ہوں تو اُن پر محصول لیا جاتا ہے۔ ریلوے ٹرین کی روانگی کا وقت شام کے چار بجے تھا۔ ہم دس بجے ذریعہ سواری موٹر مارسیلز کے دیکھنے کو روانہ ہوے۔ یہ فرانس کا پیارس کے بعد سب سے بڑا شہر ہے یعنی دوسرے نمبر کا۔ اور دکانات کی آراستگی میں بہت مشہور ہے۔ یہاں کا (Cathedral) گرجا بھی جو نیا بنایا گیا ہے بہت مشہور ہے۔ سمندر کے کنارے سے گزر کر اس گرجا پر پہنچے اور پھر وہاں سے ایک دوسرے

گرجا کو گئے جو نہایت بلند مقام پر ہے جہاں سے پورا مارسیلز کا شہر نظر آتا ہے - اس پر جانے کے لئے بجلی کی لفٹ ہے جو بہت بلندی تک لیجاتی ہے - وہاں سے واپس ہو کر میوزیم اور فوارہ دیکھا جو بہت خوشنما منظر ہے - بعدہ موٹر میں پھر کر تمام شہر دیکھا - ایک بجے ہوٹل کو جا کر لنچ کھایا - دو بجے وہاںسے پیدل دوکانات دیکھنے گئے اور تین بجے ہوٹل واپس ہو کر وہاں سے پھر ذریعہ موٹر اسٹیشن گئے - چار بجے پی - اینڈ - او - اکسپرس ٹرین جہاز کے مسافروں کے لئے پلیٹ فارم پر آئی - اور ہم سب اپنی اپنی جگہ پر جو پہلے سے (Book) تھیں گئے - اس ٹرین میں مارسیلز سے (Calais) کیلے تک جانا پڑتا ہے جو اُنیس گھنٹہ کا راستہ ہے - ہر مسافر کیواسطے (Sleeping Car) میں علٰحدہ ڈبہ ہوتا ہے - میں اور علمبردار صاحب دونوں ایک ڈبے میں تھے جس میں ڈبل برتھ تھا اور مسٹر پیسرٹ اور ذکی صاحب دوسرے علٰحدہ ڈبوں میں - شام کی چاء اور شب کا کھانا ٹرین میں کھایا - یہاں پر کھانے کی قیمت بہت زیادہ دینا پڑتی ہے کیونکہ فی الوقت ایک انگریزی پونڈ کے (۸۶) فرانکس ملتے ہیں - پہلے ایک پونڈ میں (۱۲۰) فرانکس ملتے تھے - مارسیلز سے ہر چیز میں انگریزیت شروع ہو جاتی ہے - صرف فرق اسی قدر ہے کہ یہاں کے لوگ اپنی مادری زبان فرنچ بولتے ہیں اور انگریزی داں شاذونادر ہیں - کسٹم یعنی کروڑ گیری کے افسر بھی انگریزی سے نابلد ہیں - اس لئے انگریزی داں اشخاص کو بھی جبتک کہ فرنچ نہ آئے کام نکالنا مشکل ہے - اکسپریس ٹرین کی رفتار تقریباً پچاس میل فی گھنٹہ تھی - جب جہاز کے سفر میں اور یہاں شام کے آٹھ بجتے ہیں اور ڈنر کا وقت ہو جاتا ہے تو دھوپ

موجود رہتی ہے گویا کہ ہندوستان کا وہ وقت پانچ بجے کا ہوتا ہے اور دھوپ
کے موجود ہوتے ہوے ڈنر کھانا نہایت عجیب معلوم ہوتا ہے - رات کو
گیارہ بجے آرام کیا- شب بخیر-



کیلے۔ڈوور۔لندن۔۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح سات بجے بیدار ہوا۔کپڑے بدلکر آٹھ بجے ناشتہ کرنے کے لئے ڈائننگ کار میں مسٹر پیسرٹ۔سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر گیا۔جب ٹرین چلتی ہوتی ہے اُسوقت تمام مسافر ٹرین کے ایک کونے سے ڈائننگ کار تک جو آخری حصہ میں ہوتی ہے جا سکتے ہیں۔ٹرین میں ایک گیالری رکھی گئی ہے تاکہ آمدورفت ہوسکے۔نو بجے ناشتہ کرکے اپنے ڈبے میں آیا۔صبح میں پیارس اسٹیشن پر سے گزرے اور ٹرین میں سے بہت سا بیرونی حصہ اور سڑکیں اور مکانات نظر آئے جن کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت خوبصورت شہر ہے۔گیارہ بجے (Calais) پہنچے اور یہاں ٹرین سے اُترے یہاں سے (Dover) تک پھر اسٹیمر پر انگلش چینل کو پار کرنا پڑتا ہے۔اسٹیمر پر آکر اپنے کیبن میں گئے جس کو پہلے سے (Reserve) کرلیا گیا تھا اور وہاں سامان چھوڑ کر میں نے پورے اسٹیمر کا چکر لگایا۔یہ اسٹیمر نیا اور بہت آرام دہ ہے۔انگلش چینل کو پار کرنے میں سمندر میں تقریباً ہر وقت طوفان رہتا ہے۔چنانچہ آج سب مسافر اس سے بہت پریشان نظر آتے تھے مگر بفضلہ آج سمندر بالکل پرسکون تھا اور لوگ تعجب کر رہے تھے کہ ایسا سکون بمشکل ہوتا ہے۔آج ذکی صاحب کو بھی چکر وغیرہ نہیں آیا۔(Dover) سوا گھنٹہ میں ذریعہ اسٹیمر

پہنچے - یہاں پر کسٹم کے افسروں نے سامان کا معائنہ کیا اور بعدہ ہم سب
لندن جانیوالی ٹرین میں سوار ہوئے - ٹرین (۲½) بجے روانہ ہوئی -
راستہ میں اپنے ڈبوں میں کھانے کی میز لگی ہوئی تھی - چونکہ ہم
چاروں کا ایک ڈبہ تھا لہذا ہم لوگوں نے اپنی میز پر لنچ کھایا - ٹرین
لندن وکٹوریہ اسٹیشن پر سوا چار بجے پہنچی - اسٹیشن پر بہت بڑا مجمع تھا
کیونکہ ہر شخص کے اعزا و رفقا اُن لوگوں سے جو ہندوستان سے آ رہے ہیں
ملنے آئے تھے - مسٹر پیسرٹ کی والدہ اور اُنکی ہمشیرہ نیز سید ذکی صاحب کے
بھائی سید ہادی بلگرامی صاحب جو لندن میں الکٹرک انجنیرنگ کی تعلیم حاصل
کر رہے ہیں اسٹیشن پر ہماری پارٹی سے ملنے کے لئے آئے تھے - ان سب
سے ملکر سامان اتروایا گیا - اور جو دو صندوق ہمارے ریل کے (Wagon)
میں آئے تھے اُنکا کسٹم میں پھر امتحان کیا جاتا تھا - اُن کا سامان بتا کر
ہم لوگ اسٹیشن کے باہر گئے اور وہاں سے موٹریں جو پہلے سے ہوٹل سے
آگئی تھی سوار ہو کر (Rembrandt Hotel) کو روانہ ہوئے جہاں ہمارا
قیام ہونا طے پایا ہے - یہاں پانچ بجے پہنچے اپنے کمروں کو دیکھا جو آرام دہ
اور ہوا دار ہیں - میں ایک کمرہ میں ہوں اور میرے برابر کے کمرے میں
سید علمبردار صاحب - ان دونوں کمروں میں آمد و رفت کا راستہ ہے جسکی
وجہ سے علمبردار صاحب میرے ہر وقت ساتھ ہیں - میرے کمرے کا نمبر (۲۶۲)
ہے - ذکی صاحب اور مسٹر پیسرٹ اوپر کے حصہ میں ہیں - ڈنر کھانے کے بعد
موٹریں سوار ہو کر لندن کا ایک سرسری چکر لگایا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ کونسی
جگہ کہاں ہے - ہائیڈ پارک جو یہاں کا بہت مشہور بڑا پارک ہے

دیکھا - بعدہ بکنگھم پیالیس کو گئے جو شہنشاہ معظم کی قیامگاہ ہے - گیارہ بجے شب کو آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۲۸ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح (۸) بجے بیدار ہوا - (۹) بجے بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم کو مع مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کے گیا - دس بجے وہاں سے آکر چند منٹ کمرے میں ٹھرا اور بعدہ موٹر میں مسٹر پیسرٹ کے ہمراہ ٹریفالگر اسکوئر - ہاؤس آف کامنس - ہاؤس آف لارڈس - وائیٹ ہال - ریجنٹ اسٹریٹ - آکسفورڈ اسٹریٹ - پیکیڈلے - ہائیڈ پارک و بکنگھم پیالیس دیکھنے گیا - ان تمام عمارتون اور بازاروں کو دیکھکر ہائیڈ پارک میں موٹر سے ہم سب اُتر گئے - اتوار کے دن لندن کی تمام دکانات و بازار تقریباً بالکل بند رہتے ہیں اور کوئی کار و بار نہ ہونے کی وجہ سے شہر بالکل سنسان معلوم ہوتا ہے - لیکن اُس روز یا تو لوگون کا اجتماع ہائیڈ پارک میں ہوتا ہے یا گرجاؤں میں یا دریائے (Thames) کے کنارے - ہائیڈ پارک میں بہت مجمع تھا - کہیں کئی سو لوگ گھوڑے کی سواری کر رہے تھے کہیں کشتی رانی کر رہے تھے کہیں چہل قدمی - غرض کہ وہاں ہزارہا آدمی تھے - وہاں سے ایک بجے واپس آکر لنچ کھایا اور ۲½ بجے (Kreisler) کا جو دنیا کا سب سے بہترین وائیلن بجانیوالا ہے وائیلن سننے کے لئے (Albert Hall) گئے - یہ نہایت شاندار عمارت ہے جس میں ایک وقت میں دس ہزار آدمی آسکتے ہیں - اس کو نہایت خوبصورتی سے بنایا اور آراستہ

کیا گیا ہے۔(Kreisler) اپنے فن کا ماہر ہے جس کو سننے کے لئے پورا ہال بھرا ہوا تھا۔ جس وقت اُسنے گانا شروع کیا اُس وقت ہر طرف خاموشی تھی اور یہ تعجب معلوم ہوتا تھا کہ اسقدر بڑا مجمع اسقدر خاموش کس طرح رہ سکتا ہے۔ لیکن یہاں کی تہذیب کا یہ بہترین نمونہ ہے۔ پانچ بجے شام کو یہ (Show) ختم ہوا جس کے بعد میں۔ مسٹر پیسرٹ۔ سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب مسٹر پیسرٹ کی والدہ اور بہن کے پاس چاء نوشی کی دعوت میں گئے جس کو میں نے قبول کر لیا تھا۔ (۶ ½) بجے وہاں سے ہوٹل (Rembrandt) کو واپس ہوے جہاں ہمارا قیام ہے۔ آٹھ بجے ڈنر کھا یکے بعد ایمپائر سنیما کو گئے جو لندن کا ایک مشہور سینما ہے۔ اس کا اسٹیج بہت شاندار ہے اور تقریباً پانچ ہزار آدمی اُس میں بیٹھ سکتے ہیں۔ یہاں کا ٹاکیز فلم "قاہرہ کی ایک رات" (A Night in Cairo) تھا جو مجھے پسند آیا۔ چونکہ گزشتہ ہفتہ کو ہم لوگ قاہرہ دیکھکر آئے ہیں لہذا اس فلم سے بہت دلچسپی ہوئی۔ (۱۱ ½) بجے تماشہ ختم ہوا اور (۱۲) بجے شب کو ہم سب ہوٹل واپس ہوئے اور یہاں کپڑے بدل کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن - ۲۹ مئی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح سات بجے بیدار ہوا۔ نو بجے ناشتہ کرنے کے بعد مسٹر پیسرٹ۔ سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر نواب مہدی یار جنگ بہادر کے پاس پارک لین ہوٹل میں کارڈس چھوڑے۔ وہاں سے نواب حیدر نواز جنگ بہادر (سر اکبر حیدری) و لیڈی حیدری کے پاس ہائیڈ پارک ہوٹل

میں کارڈس چھوڑے اور بعدہ انڈیا آفس میں کرنل ٹیرینس کے پاس کارڈس چھوڑے۔ عام طور سے انڈیا آفس میں کارڈس چھوڑنے کا دستور ہے تاکہ اُن کو اطلاع ہو جائے کہ کون کون ہندوستانی اصحاب لندن میں ہیں اور وہ دیگر لوگوں کو بھی اطلاع دیسکیں۔ علاوہ بریں اگر ہندوستانیوں کو کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو انڈیا آفس سے بہت مدد ملتی ہے۔

گیارہ بجے درزی کی دوکان کو گیا تاکہ وہاں سوٹوں کا آرڈر دوں۔ ہندوستان کے جو لوگ ولایت کو آتے ہیں اور یہاں ہندوستان کے سلے ہوے کپڑے پہنتے ہیں اُنکو خراب سلائی اور کٹ کی وجہ سے اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے۔ عام طور پر جن ہندوستانیوں کو بڑی سوسائٹی میں جانا پڑتا ہے وہ بغیر کپڑے بنوائے ہوے یہاں ملنا جلنا شروع نہیں کرتے۔ میرے کپڑے پنجشنبہ تک تیار ہو جائیں گے جس کے بعد میں ہر جگہ کارڈس چھوڑوں گا۔ لیڈی کیز مع ہر دو صاحبزادی یعنی (Rose Mary) اور (Lavendar Keyes) کل یہاں اپنے بھائی (Sir Henry MacMohan) کے پاس دو روز کے واسطے مہمان آنیوالی ہیں میں نے اُنکو (Derby Race) میں میرے مہمان ہو کر جانے کی دعوت دی ہے جس کو اُنہوں نے قبول کرلیا ہے۔ ایک بجے ہوٹل واپس ہو کر لنچ کھایا اور ($2\frac{1}{2}$) بجے مسٹر پیرٹ۔ سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر (Buss) کے اوپر کے حصہ میں بیٹھ کر پرانا لندن شہر دیکھنے گیا۔ وہاں سے تھوڑی دیر کیلئے نیشنل پراونشیل بنک گیا اور بعدہ ٹیوب ریلوے کے ذریعہ جو زمین کے نیچے سے جاتی ہے اور بجلی کے ذریعہ چلتی ہے میوزیم کو واپس ہوا۔ جاپلی

اور تھوڑی دیر کیلئے چہل قدمی کے واسطے روانہ ہوا - آٹھ بجے کھانا کھا کر (Variety Show) دیکھنے گیا - اس تھیٹر میں مختلف قسم کی شعبدہ بازی اور طرح طرح کے گانے اور ڈانس ہوتے ہیں - ایک جیب کٹ نے اپنا یہ کمال بتایا کہ چھ اشخاص کو اسٹیج پر بلاکر بٹھایا اور ہر شخص کی دستی گھڑی اُن کے ہاتھ سے بغیر اُن کو علم ہونیکے نکل گئی اور ایک شخص کے (Braces) تک نکال لئے -

اگرچہ آجکل موسم گرما ہے تاہم اچھی خاصی سردی ہے - یعنی حیدرآباد کے جاڑے کے موسم سے کہیں زیادہ اور اوٹی کے موسم گرما سے بھی کچھ زیادہ - شب کے بارہ بجے کھیل سے واپس ہوا اور آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح سات بجے بیدار ہوا - آٹھ بجے بریک فاسٹ کھا کر نو بجے کمرے میں آیا - دس بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر مختلف موٹرون کی دوکانون کو گیا تاکہ اپنے واسطے موٹر پسند کر کے والد ماجد صاحب قبلہ سے ذریعہ کیبل اُس کی خریدی کی اجازت حاصل کرون - چنانچہ رولس کمپنی و ڈیملر کمپنی و سن بیم کمپنی میں جا کر گاڑیون کو دیکھا اور سب کو دیکھنے کے بعد ایک رولس اور ایک ڈیملر پنجشنبہ کے روز ٹرائیل کے لئے ہوٹل منگوائی ہے اور سرکار سے رولس کی نسبت عرض کیا ہے کہ اُس کی قیمت دو ہزار چار سو پونڈ ہے خریدی کی اجازت سرفراز ہو - دیڑھ بجے ہوٹل کو واپس ہو کر

لنچ کھایا اور (۱/۲ ۲) بجے ہم سب لوگ اولمپیا شو دیکھنے گئے جہان ڈیوک اور ڈچس آف یارک کو بھی دیکھا - ملک معظم ہز مجسٹی جارج پنجم کی سالگرہ کی تقریب میں فوجی کرتب ہر سال ایک ہفتہ تک دکھائے جاتے ہیں - ان کیلئے جو جگہ ہے وہ نہایت اچھی آراستہ کیگئی ہے - اس میں بھی ہزارہا آدمی کا مجمع تھا - (۱/۲ ۵) بجے تک مختلف ورزشیں اور گھوڑوں اور موٹر سائیکلوں کی دوڑ وغیرہ دیکھکر ہوٹل کو واپس ہوئے - (۱/۲ ۷) بجے کھانا کھایا - (۸) بجے ایک سنیما گئے جو (Pall Mall) میں ہے - گیارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن وایپسم - ۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح سات بجے بیدار ہو کر کپڑے بدلکر تیار ہوا اور ساڑھے آٹھ بجے بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا - ساڑھے نو بجے بریک فاسٹ کھانے کے بعد لیڈی کیز اور اُنکی دونون صاحبزادیون کو اُن کے بھائی سر ہنری مکموہن کے مکان سے اپنے ہمراہ ڈربی ریس میں اپنے مہمان کی حیثیت سے لانے کے لئے گیا - آج میں نے ایک نہایت اچھی ڈیملر موٹر ان سب مہمانوں کو ایپسم لیجانے اور لانے کے لئے جو ڈربی ریس کا مقام اور لندن سے (۲۰) میل ہے کرایہ پر لی ہے اور آٹھ اشخاص کا ایک بکس بھی (Reserve) کرایا ہے جو جنرل سر ٹرنس کیز کی تحریر پر اُنکے بہنوئی (Sir Henry MacMohan) نے میرے واسطے (Reserve) کرایا تھا - علاوہ بریں میں نے لیڈی کیز اور اُن کی دونون بیٹیون کو آج شرطون میں لنچ و چاء نوشی کی بھی دعوت دی ہے

کیونکہ وہ تمام دن میرے (Box) میں میرے ساتھ رہیں گی چنانچہ ان سب سے ملا اور لیڈی کیز کی خیریت وغیرہ دریافت کر کے ہم سب روانہ ہوئے اور گیارہ بجے (Epsom) پہنچے - ساڑھے بارہ بجے لنچ کھایا - (۱$\frac{1}{2}$) بجے لنچ سے واپس ہو کر شرطیں دیکھیں - مجمع کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی - ہز مجسٹی و ہر مجسٹی - پرنس آف ویلز - ڈیوک و ڈچس آف یارک - پرنس جارج غرضکہ تمامی شاہی خاندان ریس میں موجود تھا - ڈربی ریس میں لارڈ ڈربی کا گھوڑا (Hyperion) بازی لے گیا - میں نے بھی دو نامی گھوڑوں یعنی (Manitoba) اور (Young Lover) پر شرط لگائی تھی مگر ان میں کوئی نہیں آئے - چونکہ ڈربی کی ریس میں (۲۵) گھوڑے دوڑ رہے تھے لہذا یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ کونسا گھوڑا جیتیگا - لارڈ ڈربی کو تین ہزار گنی اس گھوڑے کی جیت کیوجہ سے ملینگی - پانچ بجے ہم لوگ وہاں کے جم غفیر سے واپس ہو کر چھ بجے لندن پہنچے اور لیڈی کیز کو اُنکے بھائی کے مکان پر چھوڑ کر ہوٹل آئے -

آج (۸) بجے شب کو لیڈی کیز اُنکی صاحبزادیاں اور مسٹر پیرٹ کی والدہ اور اُنکی بہن مسٹر پیرٹ کی مہمان ہو کر (Opera) جائینگی چنانچہ ہم سب ساتھ ملکر (۸) بجے (Opera) گئے اور (۸$\frac{1}{2}$) بجے تماشہ شروع ہوا - یہ عمارت بھی نہایت خوبصورت اور شاندار ہے - چونکہ مجھے یہ تماشہ مطلق پسند نہیں آیا لہذا میں لیڈی کیز سے معذرت کر کے (۱۰) بجے ہوٹل واپس آیا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

لندن - یکم جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح سات بجے بیدار ہوا - آٹھ بجے تیار ہو کر اخبار دیکھا - نو بجے بریک فاسٹ کیلئے مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا - دس بجے وہان سے فارغ ہوا اور موٹرون کو دیکھنے گیا - ساڑھے بارہ بجے درزی کے پاس گیا تاکہ وہان سوٹون کا ٹرائیل کرون - لیکن چونکہ مجھے آج سر رجینلڈ گلانسی نے لنچ کی دعوت دی ہے لہذا اُسوقت مجھے فرصت نہ تھی اور مین نے پانچ بجے شام کا وقت ٹرائیل کیلئے مقرر کیا - وہان سے کوئین این مینشن گیا جہان سر رجینلڈ اور لیڈی گلانسی رہتی ہین - اُنہون نے نواب ظہیر الدین خان بہادر فرزند نواب معین الدولہ بہادر اور اُن کی بیگم صاحبہ کو بھی مدعو کیا تھا - اُن لوگون سے بھی وہان ملاقات ہوئی اور مین نے اپنے قیام کا پتہ اُنکو اور اُنہون نے اپنے قیام کا پتہ مجھکو دیا - سر رجینلڈ اور لیڈی گلانسی نہایت اخلاق سے ملین اور زیادہ تر وقت میرے والد ماجد کی خیریت و کیفیت دریافت کرنے مین گزرا - (۲ ½) بجے وہان سے واپس آیا اور چار بجے ٹرائیل کیلئے ڈیملر موٹر موجود تھی اُس مین بیٹھ کر ایک گھنٹہ تک ٹرائیل لی - پانچ بجے درزی کی دوکان جاکر کپڑون کی آزمایش کی چھ بجے ہوٹل واپس آکر سات بجے ڈنر کھایا اور آٹھ بجے (King Kong) کنگ کونگ نامی سینما کا فلم دیکھنے گیا - تقریباً ہر روز نئے نئے سینماؤن کو دیکھ رہا ہون یہ عمارت بھی بہت خوبصورت تھی لیکن فلم اگرچہ بہت اچھا ہے مگر اسمین نہایت ہی خوفناک شکلین بتائی گئی تھین - گیارہ بجے ہوٹل واپس ہوا - سرولیم بارٹن سابق رزیڈنٹ حیدرآباد کا خط ملا کہ وہ (Sussex) سے لندن

دو دن کیواسطے آئے ہوئے ہیں اور اُنکو نواب مہدی یار جنگ بہادر سے میرے لندن آنیکی اطلاع ملی ہے - لہذا اُنکو بڑی مسرت ہو گی اگر کوئی تاریخ مقرر کر کے میں اُنکے مکان (Sussex) کو جاکر اُن کے اور لیڈی بارٹن کے ہمراہ لنچ کھاؤں گا - کل میں اُن سے خود جاکر کلب میں ملونگا - شب بخیر -

---

لندن - ۴ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے ناشتہ کرنے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہان مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب ہمراہ تھے - دس بجے ناشتہ ختم کر کے رولس رائس میں جسکو میں خرید چکا ہون سیر کرنے گیا اور تقریباً (۱۲) بجے واپس ہوا - آج مسٹر پیرٹ کی والدہ اور ہمشیرہ نے ہم سبکو لنچ کی دعوت دی ہے - ایک بجے ہم سب اُن کے پاس لنچ کیلئے گئے وہان علاوہ ہمارے مسٹر پیرٹ کے ایک دوست جو بہت بڑے انجنیر ہیں اور اُنکی امریکن بیوی مس کیر مسٹر پیرٹ کی والدہ اور انکی ہمشیرہ اور ایک (Austria) کی خاتون جو آٹھ زبانین جانتی ہیں موجود تھیں - (۲ ۱/۲) بجے وہان سے روانہ ہو کر کرنل سر رچرڈ و لیڈی ٹرنچ کے پاس (Savoy) ہوٹل جاکر کارڈس چھوڑے - وہان سے یونائیٹیڈ سروس کلب گئے جہان سر ولیم بارٹن سے ملاقات ہوئی - وہ مجھ سے ملکر بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ اب میں بہت لانبا ہو گیا ہون - والد ماجد قبلہ کی صحت و کیفیت دریافت کرتے رہے - ادھ گھنٹہ تک وہان ٹھہر کر میں نے اجازت لی اور اُن سے کہدیا کہ میں جولائی کے مہینہ میں جب بھو جب پروگرام (Sussex) آؤنگا تو قبل از قبل صاحب موصوف کو تحریر کرونگا

نیز یہ کہ مجھے لیڈی بارٹن و نیز سر ولیم سے ملنے کی خود بہت خواہش تھی اور میں بغیر اُنکے پاس گئے ہوئے ولایت سے ہرگز واپس نہ جاتا - وہ اسپر بہت خوش ہوئے - یہاں سے جا کر سر کرافورڈ کے یہاں کارڈس چھوڑے جو آجکل اسکاٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں -

چار بجے سر چارلس اور لیڈی بیلی کے پاس اور بعدہ سر ہنری اور لیڈی مکمو ہن کے پاس کارڈس چھوڑے - یہاں سے ہوٹل کو واپس آ کر چاء پی - نواب یامین خان صاحب بھی آج ملنے آئے - بہت دلچسپ گفتگو کرتے ہیں - اُن سے معلوم ہوا کہ لالہ رام سرن داس صاحب پہلے (Vienna) گئے ہیں - پندرہ یوم کے بعد لندن کو آئینگے - (۵ ½) بجے ہوٹل سے ایک نئے درزی (Anderson & Sheppard) کے یہاں گیا اور وہاں دو سوٹوں کا کپڑا پسند کرکے ناپ دی کہ وہ اُنکو جلد تیار کردین - چنانچہ چہارشنبہ کو ٹرائیل لینے کا وعدہ کیا ہے - واپسی میں (Mayfair) ہوٹل پر نواب ظہیر الدین خان بہادر کے قیام گاہ پر کارڈس چھوڑے - سر ولیم برڈوڈ کے پاس آئندہ ہفتہ لندن سے لنکن جو سوا سو میل ہے ذریعہ موٹر جاؤنگا وہ والد ماجد صاحب قبلہ کے نہایت عزیز دوست ہیں اور اُن سے ملنا ضرور ہے لیڈی کیرنے بھی (Sussex) میں لنچ کی دعوت دی ہے لہذا وہاں بھی تاریخ مقرر کرکے جاؤنگا - سات بجے ڈنر کیلئے ڈائننگ روم گیا - آٹھ بجے ڈنر کھا کر انگریزی تھیٹر دیکھنے گیا - تماشہ پر مذاق تھا - گیارہ بجے وہاں سے واپس ہوا - شب بخیر -

---

لندن - ۳ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - کپڑے بدلکر نو بجے مسٹر پیرٹ - سید علمبردار

صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھانے کے لئے
ڈائننگ روم میں نیچے گیا - دس بجے وہاں سے ڈرائینگ روم میں گیا اور
تھوڑی دیر تک وہاں آپس میں گفتگو کرتا رہا - ($10\frac{1}{2}$) بجے امپیریل بنک
آف انڈیا گیا تا کہ وہاں اپنا ڈرافٹ پیش کرکے بنک مذکور سے کھاتہ
کھولوں - بارہ بجے بنک سے ہوٹل واپس ہوا - یہاں اخبار میں دیکھا کہ
لیڈی کیز کو طلائی قیصر ہند مڈل اور ساہو بنسی لال موتی لعل کو سر کا
خطاب ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب میں عطا ہوا ہے - مسٹر ہیرٹ سے
لیڈی کیز کا پتہ دریافت کرکے اُن کو مبارکباد کا تار دیا - ایک بجے
لنچ کھایا - آج دوپہر میں ہوٹل میں ٹھیر کر آرام لیا - شام کو ($4\frac{1}{2}$) بجے چاء
نوشی کے بعد (Westminster Abbey) گیا جہاں پر بادشاہ کی
تاجپوشی ہوتی ہے - یہاں پر متعدد بادشاہوں کی قبریں ہیں اور علاوہ ازیں
بڑے بڑے جنرل وغیرہ بھی مدفون ہیں - اس گرجا کی بہت حفاظت کیجارہی
ہے کیونکہ عمارت بہت قدیم ہے - ایک حصہ جو سڑک سے ملحق ہے اسکی
چھت بوجہ زیادہ ٹرافک ہونیکے شق ہوگئی ہے - اُس کی درستی
تیزی کیساتھ کیجارہی ہے - ملک معظم چرچ سروس کے روز جس جگہ بیٹھتے
ہیں اُس کو دیکھا - یہ گرجا ہاؤس آف لارڈس اور بگ بن گھنٹہ گھر کے
متصل ہے - یہاں سے واپسی پر دریائے تھیمس کے کنارے چہل قدمی کی اور
وہاں سے سینٹ جیمس پارک اور وائیٹ ہال پر سے گذرتا ہوا ولنگٹن اسٹیچو
پر پہنچا اور وہاں سے ذریعہ موٹر ٹکسی ہوٹل آیا - آج ملک معظم کی
سالگرہ کیوجہ سے لندن میں ہرطرف چہل پہل ہے - اور ہر سرکاری عمارت

پر جھنڈے لہرا رہے ہیں۔

سات بجے ہوٹل واپس ہو کر کھانا کھایا اور آٹھ بجے وکٹوریہ سینما گیا جو نیا تیار ہوا ہے۔ اس کی عمارت بہت شاندار ہے اور ہزارہا آدمی اس میں وقت واحد میں بیٹھ سکتے ہیں۔ گیارہ بجے سینما سے واپس ہو کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن۔ ۴ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے تیار ہو کر مسٹر پیرٹ۔ سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھایا۔ دس بجے ذریعہ موٹر ہائیڈپارک گیا۔ آج اتوار کا دن ہونیکی وجہ سے لندن بالکل سنسان نظر آتا ہے۔ البتہ پانچ سات ہزار آدمیوں کا مجمع ہائیڈ پارک میں رہتا ہے۔ یہاں سے میڈم (Tussauds) کی نمایش دیکھنے گیا جہاں انگلستان کے قدیم شہنشاہوں۔ موجودہ ملک معظم اور رائیل فیملی نیز دوسرے بڑے بڑے ماہروں اور لیڈروں کی موم کی قد آدم تصویریں ہیں۔ اس میں مسٹر گاندھی کی تصویر بھی ہے اور اُن کو ہندوستان کے لیڈر کی حیثیت سے ان میں جگہ دی گئی ہے۔ علاوہ بریں مشہور موٹرران۔ مشہور کریکٹیر اور مشہور ٹینس کھیلنے والوں اور ناولسٹ کی تصویریں ہیں۔ یہاں سے (۱۲) بجے واپس ہو کر راستہ میں سر مرزا اسمٰعیل صاحب دیوان میسور کے پاس کارڈس چھوڑے اور ایک بجے ہوٹل آکر لنچ کھایا۔ (۲ ۱/۲) بجے سے چار بجے تک ہوٹل میں آرام کیا۔ (۴ ۱/۲) بجے چار پیکے پانچ بجے نیشنل گیالری دیکھنے گیا

جہاں پر مختلف سائز کی حضرت مسیح و دیگر معززین کی بیمثل تصویریں ہیں -
یہاں سوا گھنٹہ تک ٹہرا - بعدہ مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و سید
ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر ہائیڈپارک میں سات بجے چہل قدمی کی اور بعدہ
ٹکسی میں ہوٹل واپس ہوکر سوا سات بجے ڈنر کھایا اور آٹھ بجے (Palaza)
سینما دیکھنے گیا جہاں سے گیارہ بجے واپس ہوکر آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۵ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح ساڑھے سات بجے بیدار ہوا - ساڑھے آٹھ بجے تیار ہوکر مسٹر پیرٹ -
سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے
ڈائیننگ روم گیا جہاں سے (۹ ۱/۲) بجے واپس ہوکر ٹاور آف لندن دیکھنے
کے لئے ذریعہ زمین دوز ریلوے گیا - ٹاور آف لندن نہایت قدیم قلعہ ہے
جہاں پر دو چرچ نہایت قدیم زمانہ کے ہیں - یہاں گورنر بھی رہتا ہے اور
یہ آنریری اعزاز اُس شخص کو دیا جاتا ہے جس کے خدمات ملک و مالک کیلئے
نمایاں رہے ہوں - یہاں ایک دروازہ (Traitors Gate) ہے جس میں
سے پہلے زمانہ میں قیدیوں کو قلعہ کے اندر لایا جاتا تھا - اُس کے بعد ایک
دروازہ (Bloody Gate) ہے جہاں دو شہزادوں کو قتل کرکے ہنری ششم
تخت نشین ہوگیا تھا اور دو سال تک اُس نے سلطنت کی - بعدہ اُس جگہ کو
دیکھا جہاں دونوں شہزادوں کو قتل کیا گیا تھا - یہاں وہ جگہ بھی دیکھی
جہاں (Sir Walter Raleigh) کو قید رکھا گیا تھا - وہاں سے ایک دوسری
جگہ دیکھی جہاں پہلے چبوترہ ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر اب صرف زمین کے

حصہ کو زنجیروں سے محفوظ کر دیا گیا ہے - یہاں انگلستان کی تین ملکہ اور چار شہنشاہ قتل کئے گئے تھے آخر میں (Jewel House) دیکھا جہاں مختلف تاج محفوظ ہیں - نیز کوہ نور ہیرا جو پہلے مغل بادشاہوں کے قبضہ میں تھا اور بعدہ پنجاب کی لڑائی میں انگریزی حکومت کو ملا اُس کا ماڈل بھی محفوظ ہے - اس جگہ علاوہ ان جواہرات کے ان مختلف تمغہ جات کے نمونے بھی رکھے ہوئے ہیں جو سلطنت برطانیہ کے خطاب حاصل کرنے والوں کو دے گئے ہیں - مثلاً جی سی ایس آئی - جی سی آئی بی - سی بی بی وغیرہ - یہاں سے میں نے لندن برج (London Bridge) کو دیکھا - جب جہاز اس کے قریب آتا ہے تو پل ہٹا لیا جاتا ہے تا کہ جہاز آسانی سے گزر جائے - بعدہ چند توپیں دیکھیں جو ترکوں سے دستیاب ہوئی ہیں - ساڑھے بارہ بجے یہاں سے روانہ ہو کر ایک بجے ہوٹل پہنچا اور (۲) بجے لنچ کھانے کے بعد مسٹر پیرٹ وسید علمبر دار صاحب کو اپنے کمرہ پر بلا کر ولایت کے مختلف مقامات کو جانے کا پروگرام تیار کیا - سر ولیم بارٹن نے (Sussex) سے خط لکھکر ۱۲ - جون کو ہم چاروں کو اپنے مکان پر لنچ کے لئے مدعو کیا ہے جس کو میں نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا ہے - البتہ ہز ہائنس مہاراجہ ٹراونکور کے ڈنر کی دعوت کو میں قبول نہ کر سکونگا جسکی تاریخ ۱۵ - جون ہے کیونکہ میں ۱۴ - جون کی صبح کو لندن سے روانہ ہو رہا ہوں - آج نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر بھی ہوٹل آئے تھے مگر میں موجود نہ تھا - کل میں اُن کے پاس جاؤنگا - تین بجے ہائیڈ پارک و پکیڈلی چہل قدمی کرتا ہوا گیا اور وہاں ایک رسٹورانٹ اسکاٹ نامی میں چاء پی - آج عیسائیوں کا ایک خاص دوشنبہ ہے جس کی وجہ سے عام تعطیل ہے - لہذا حسب معمول شہر

سنسان اور پارک لوگوں سے بھرے ہوئے تھے - سات بجے ہوٹل واپس
ہو کر آٹھ بجے کھانا کھا کر (Variety Show) گیا جہاں چند (Spanish)
لڑکے اور لڑکیوں نے نہایت عمدہ ورزشی کمال دکھائے - نیز ایک جاپانی نے
بیلنس کا بہترین کمال دکھایا - گیارہ بجے شب کو واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

لندن - ۶ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح سات بجے بیدار ہوا - آٹھ بجے تیار ہو کر مسٹر ہیرٹ - سید علمبردار
صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ
روم میں گیا جہاں سے نو بجے واپس ہوا - دس بجے امپریل بنک گیا جو لندن
کے اندرونی اور شہر کے قدیم حصہ میں واقع ہے - لندن میں جس قدر بنک ہیں
اُن کے ہیڈ آفس شہر کے قدیم حصہ میں ہیں - البتہ اُن کی شاخیں تقریباً ہر
بڑے مقام پر ہیں - یہاں سے برکلی اسٹریٹ تھامس کک کے یہاں گیا
کہ معلوم کر سکوں کہ کوئی خطوط میرے نام وصول ہوئے ہیں یا نہیں -
کوئی خط نہ ملا - یہاں سے رولس کمپنی کو گیا کیونکہ اُن کو چک دینا تھا -
وہاں سے ایک بجے ہوٹل واپس ہو کر کھانا کھایا اور چار بجے بعد چاء نوشی
درزی کے پاس گیا جہاں کپڑوں کا ٹرائیل لیا - آج سے چار روز قبل جب
میں نے ٹرائیل لیا تھا تو کپڑے ناپ میں برابر تھے مگر آج کوٹ چھوٹا ہوا
بعد کو معلوم ہوا کہ میں چار یوم میں دو انچ بڑھ گیا ہوں - آج مہدی حسن
صاحب سابق پرائیوٹ سکرٹری والد ماجد قبلہ نے جو جرمنی میں تعلیم حاصل
کر رہے ہیں جرمنی کے مختلف مقامات کی تصویریں ایک کتاب کی شکل میں

میرے پاس بطور تحفہ روانہ کی ہیں اور میرے یورپ کے سفر پر خیر مقدم کیا ہے۔
اُن کو آج شکریہ کا خط لکھا۔ آج ہی سر مرزا اسمٰعیل صاحب دیوان میسور اور
کرنل سر رچرڈ ٹرنچ دونوں اصحاب مجھسے ملنے کے لئے ہوٹل آئے تھے مگر
میں موجود نہ تھا لہذا کارڈس چھوڑ گئے۔ کل میں ان اصحاب سے ملوں گا۔
شام کے سات بجے ڈنر کھا کر آٹھ بجے انگریزی تھیٹر دیکھنے گیا۔ گیارہ بجے
واپس ہو کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن۔ ۷ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے تیار ہو کر مسٹر پیرٹ۔ سید علمبردار
صاحب اور سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا۔ دس بجے نواب
سر حیدر نواز جنگ بہادر (سر اکبر حیدری) و لیڈی حیدری سے ملنے کی غرض سے
سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر ہائیڈ پارک ہوٹل گیا
جہاں وہ مقیم ہیں۔ لیڈی حیدری سے تقریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو ہونے
کے بعد سر اکبر حیدری بھی کانفرس سے واپس آگئے آدہ گھنٹہ تک
سر اکبر سے گفتگو ہوئی۔ وہ بہت اخلاق سے پیش آئے اور لیڈی حیدری نے
بھی بہت تواضع کی۔

ایک بجے ہوٹل واپس ہوا کیونکہ آج مسٹر پیرٹ کی والدہ اور
ہمشیرہ کو میں نے لنچ پر مدعو کیا ہے۔ ($1\frac{1}{2}$) بجے یہ دونوں لنچ کے لئے آئے۔
تین بجے برخاست کر کے رولس موٹر کمپنی کو گیا اور وہاں سے (Sir Ernest Hotson)

سابق گورنر بمبئی اور لیڈی ہاٹسن کے پاس (Carlton Hotel) چاء کی دعوت میں گیا - یہاں سوا گھنٹہ تک ٹھہرا اور (Sir Ernest Hotson) سے حیدرآباد - ٹرکی - شام و بیت المقدس وغیرہ کے متعلق بہت گفتگو ہوتی رہی - اُنہوں نے کہا کہ کیا اچھا ہو اگر مہاراجہ بہادر بھی لندن آسکیں - سکرٹری صاحب نے اُن سے کہا کہ اگر آپ کبھی ہندوستان تشریف لائیں تو حیدرآباد آپ کے پروگرام میں ضرور ہونا چاہیئے جس پر اُنہوں نے کہا کہ میں حیدرآباد ضرور آؤں گا - شام کو اپنی رولس موٹر میں واپس ہوا - ساتھ بجے ڈنر کے لیۓ گیا - آٹھ بجے ڈنر کھا کر (Kensington) سینما گیا جہاں سے سوا گیارہ بجے شب کو واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۸ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے بریک فاسٹ کھانے کے لیۓ ڈائننگ روم گیا - دس بجے وہاں سے واپس ہو کر جانس پیگ اور اندرسن اینڈ شیپرڈ دونوں درزیوں کی دوکانوں کو گیا کہ اپنے سوٹوں کا ٹرائیل لوں - بارہ بجے وہاں سے واپس ہو کر ہوٹل آیا اور لنچ کھانے کے بعد دو بجے ڈاکٹر (Adams) (جو ولایت میں آنکھ کے ماہر ہیں) کے پاس جا کر آنکھ دکھائی - اُنہوں نے نصف گھنٹہ تک امتحان کر کے جو رپورٹ دی اُس کو والد ماجد صاحب قبلہ کیخدمت میں سکریٹری صاحب روانہ کر رہے ہیں - ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ پتلی میں جو روشنی کی قوت ہوتی ہے وہ ضایع ہو گئی ہے اور اگر تھوڑی سی بھی امید ہوتی کہ روشنی آسکے گی تو وہ ضرور مشورہ دیتے کہ علاج کیا جاۓ ۔

(۳½) بجے ہم لوگ مسٹر پیسرٹ کی والدہ اور ہمشیرہ کے پاس چا، نوشی کیواسطے گئے - وہاں میجر نیگٹن سے ملاقات ہوئی جو سکندرآباد میں چند سال قبل فوجی ڈاکٹر تھے اور اب ولایت میں متعین ہیں - یہاں سے سر مرزا اسمٰعیل صاحب کے پاس ڈارچسٹر ہوٹل گئے - وہ نہایت تپاک سے ملے اور آدہ گھنٹہ تک نہایت اچھی باتیں کرتے رہے سرکار کی خیریت دریافت کی اور فرمایا کہ سرکار کو وہ بھی تحریر کرینگے کہ ہم لوگ اُنسے ملے - رخصت ہوتے وقت اُنہوں نے اپنے قیام کے کمرے بتائے اور اوپر سے نیچے کی منزل تک چھوڑنے آئے اور میری موٹر دیکھی اور اُس میں بیٹھے اور بہت پسند کی - (۷) بجے ہوٹل واپس ہو کر کھانا کھایا - آٹھ بجے سرکار کی خدمت میں عریضہ تحریر کیا - نو بجے ہم لوگ واک کو گئے اور ساڑھے دس بجے واپس ہوئے - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۹ جون سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے مسٹر پیسرٹ - سید علمبردار صاحب - سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا - دس بجے وہاں سے واپس ہو کر (Burberry) کی دکان گیا کہ وہاں سے اور کوٹ سلواؤں - وہاں تقریباً ایک گھنٹہ تک ہر قسم کے کپڑے دیکھے جو مجھے پسند نہیں آئے لہذا (Harrods) کی دکان آیا اور یہاں ایک کپڑا پسند کر کے کوٹ کا ناپ دیا - ایک بجے ہوٹل واپس آکر کھانا کھایا اور (۳) بجے میوزیم دیکھنے گیا - یہ دنیا کا سب سے بڑا میوزیم بیان کیا جاتا ہے -

اس کی عمارت بہت وسیع اور شاندار ہے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک یہاں ٹھہر کر واپس ہوا کہ پھر کبھی صبح میں آؤں گا کیونکہ اس کے دیکھنے کو کئی دن درکار ہوں گے۔ وہاں سے واپس آکر چار، پانچ اور پانچ بجے (Hacker) درزی کی شاپ کو گیا۔ اُس نے آج آخری ٹرائیل لیا۔ سوٹ سہ شنبہ کو مل جائیں گے اپنی موٹر ہونے کی وجہ سے بہت آرام ہو گیا ہے ورنہ ٹکسی میں روپیہ بہت صرف ہوتا تھا۔ میں نے اپنی رولس رائس موٹر کے واسطے اُسی کمپنی سے ایک ڈرایور کو رکھا ہے جو بہت اچھا چلاتا ہے اور بہت تجربہ کار ہے۔ شام کو واپس آکر (۸) بجے ڈنر کھایا۔ نو بجے سید علمبردار صاحب اور سید ذکی صاحب اور بہادر علی بیگ صاحب فرزند نادر علی بیگ صاحب مرحوم (فرزند جنرل سر افسر الملک) کے ہمراہ چہل قدمی کے لئے گیا۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن۔ ۱۰ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے بریک فاسٹ کھایا۔ دس بجے گولڈ اینڈ سلور سمتھ کی دوکان کو اپنی تین گھڑیاں درست کرانے دینے گیا۔ انہوں نے سہ شنبہ کو اسٹیمیٹ (Estimate) دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وہاں سے رولس رائس کمپنی کو گیا اور وہاں گاڑی کے متعلق چند ضروری باتیں دریافت کیں۔ بعدہ (Harrods) کی دوکان گیا جہاں سے مجھے (Countries) کے سفر کے واسطے چھوٹے سوٹ کیس خریدنا تھے۔ ایک سوٹ کیس اور ایک اٹیچی کیس خرید کئے۔ ایک بجے ہوٹل واپس ہو کر لنچ کھایا اور ($2\frac{1}{2}$) بجے مہاراجہ جے پور کی پولو ٹیم کا فائنل میچ جو ولایت کی مشہور ٹیم (Omatson)

کے مقابلہ میں تھا دیکھنے گیا۔ وہاں جنرل برین سے جو گذشتہ ہفتہ سکندر آباد سے ولایت آئے ہیں ملاقات ہوئی اور وہ بہت اچھی طرح ملے۔ جے پور ٹیم بہت اچھا کھیلی اور خصوصاً مہاراجہ خود بہت محنت و کوشش سے کھیلے۔ جے پور ٹیم دو گول سے کامیاب رہی۔ پانچ بجے ہم لوگوں نے وہاں چاء پی۔ بعدہ وہاں کے باغ و سبزہ زار کی سیر کی اور (۶) بجے ہوٹل واپس ہوئے۔ سات بجے ڈنر کھانے کی غرض سے ڈائننگ روم میں گئے۔ وہاں سے آٹھ بجے واپس ہو کر ایمپائر سینما دیکھنے گئے۔ آج کا تماشہ کچھ زیادہ دلچسپ نہ تھا لہذا ہم سب لوگ ساڑھے دس بجے وہاں سے ہوٹل واپس آئے۔ (۱۱½) بجے تک ذکی صاحب و علمبردار صاحب سے گفتگو کر کے برخاست کیا۔ شب بخیر۔

لندن۔ ۱۱ جون سنہ ۱۹۳۳ع

صبح ساڑھے سات بجے بیدار ہوا۔ نو بجے بریک فاسٹ کھانے کے لئے مسٹر پیرٹ۔ سید علمبردار صاحب اور سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا۔ دس بجے موٹر میں (Beaconsfield) جو لندن سے (۲۰) میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوا۔ وہاں ذکی صاحب کی بیوی کی خالہ رہتی ہیں جنھوں نے ذکی صاحب کو اپنے مکان پر لنچ کی دعوت دی ہے۔ ہم سب نے یہ طے کیا کہ ذکی صاحب کو وہاں اتار کر ہم سب گاؤں دیکھیں گے اور تفریح کریں گے بعدہ ہوٹل میں لنچ کھائیں گے۔ (۱۱½) بجے ذکی صاحب کو اتار کر ہم لوگوں نے موٹر کو ہوٹل میں چھوڑا اور سوا گھنٹہ تک جنگل میں چہل قدمی کی۔ ولایت میں ہر جگہ سبزی و شادابی ہے اور چھوٹے چھوٹے مقامات

پر بھی پھول وغیرہ بکثرت ہوتے ہیں - یہاں کے گھوڑے جو نہایت مضبوط ہیں بجائے بیلوں کے کھیتوں کے جوتنے میں استعمال کئے جاتے ہیں - (Beaconsfield) میں بھی متعدد مقامات پر ان گھوڑوں کو ہل میں جوتا ہوا دیکھا- (۱) بجے ہوٹل میں لنچ کھایا- (۱ ½) بجے ذکی صاحب کو لینے گئے- وہاں ان کی دو خالہ ساس اور ایک ماموں خسر سے ملاقات ہوئی اور وہاں سے (۳) بجے روانہ ہو کر (۴) بجے لندن پہنچے- یہاں ہوٹل میں منہ ہاتھ دھو کر چا، نوش کی اور (۵ ½) بجے یہاں سے ذریعہ ٹیوب ٹرین پکیڈلی گئے وہاں سے ایک ہندوستانی ہوٹل شفیع نامی میں گئے جہاں سب قسم کا ہندوستانی کھانا ملتا ہے - اور یہاں جو بڑے بڑے لوگ آتے ہیں وہ بھی اس ہوٹل میں آکر ہندوستانی کھانا کھاتے ہیں- آج کھانا سیر ہو کر کھایا (۸ ½) بجے وہاں سے روانہ ہو کر (۹) بجے فرنچ ورائٹی شو گئے- یہ تماشہ بالکل فضول معلوم ہوا- البتہ آخر میں ایک (Band) اچھا بجایا گیا- گیارہ بجے ہوٹل واپس ہو کر آرام کیا- شب بخیر-

---

لندن - ۴ جون سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا- نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا- سوا نو بجے ناشتے کیلئے ڈائننگ روم گیا جہاں مسٹر پیسرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب ہمراہ تھے - دس بجے موٹر میں سوار ہو کر شیپرڈس اور جانس پیک کی دو کانوں کو سوٹوں کی ٹرائیل لینے گیا- وہاں سے ایک بجے سر ہنری مکموہن کے یہاں جو برٹش انڈیا میں فارن سکرٹری تھے اور جنرل سر ٹرنس کیز کے برادر

نسبتی ہیں یعنی لیڈی کیرز کے بھائی لنچ کی دعوت میں گیا اور وہاں لیڈی مکموہن سے بھی ملاقات ہوئی - میرے ہمراہ مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب تھے - (۲ ½) بجے لنچ ختم کر کے ہز مجسٹی کنگ ایمپرر کو دیکھنے گیا جو آج (Economic) کانفرنس میں بغرض افتتاحی تقریر کرنے جا رہے ہیں - تین بجے کرامویل روڈ سے ملک معظم گزرے اور میں نے ٹوپی اُتار کر اُنکو سلام کیا جسکا جواب اُنہوں نے اپنی ٹوپی اُتار کر نہایت خندہ پیشانی سے دیا - بعدہ ہم سب سرہنری مکموہن کے مکان کو واپس گئے تا کہ وہاں سے ذریعہ (Radio) ہز مجسٹی کی اسپیچ جو براڈکاسٹ (Broadcast) کیجا رہی ہے سنیں - وہاں بالکل صاف آواز آرہی تھی - (۳ ½) بجے وہاں سے واپس ہو کر سرمائیکل اور لیڈی اوڈائر کے پاس کارڈس چھوڑنے گئے - وہاں سے چار بجے ہوٹل واپس ہو کر چاء پی اور پانچ بجے نواب مہدی یار جنگ بہادر صدرالمہام سیاسیات حیدرآباد اسٹیٹ سے جو گول میز کانفرس میں آئے ہوے ہیں اور پارک لین ہوٹل میں مقیم ہیں ملنے گیا مگر وہ موجود نہ تھے لہذا خط لکھکر واپس ہوا - آج شام میں نے پھر ہندوستانی شفیع کے ہوٹل میں جا کر پلاؤ - بریانی - کباب سیخ - مرغ قورمہ وغیرہ کھایا - (۸ ½) بجے فرنیچ ورائٹی شو دیکھنے گیا - گیارہ بجے شب کو واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۱۳ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے تیار ہو کر بریک فاسٹ کیلئے ڈائننگ روم میں مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لے کر گیا -

دس بجے وہاں سے واپس ہو کر ہیرڈ کی دوکان کو گیا اور وہاں سے اینڈرسن اینڈ شیپرڈ درزی کی دوکان اور گھڑی ساز کی دوکانوں کو گیا۔ آج نواب عقیل جنگ بہادر صدرالمہام تعمیرات و پائیگاہ کے فرزند سید نقی بلگرامی صاحب جو پہلے نظام کالج میں پڑھتے تھے اور اب کیمبرج میں انجنیرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ہم سب سے آکر ملے۔ ایک بجے کرنل سر رچرڈ ٹرنچ صدرالمہام مال و پولیس حیدرآباد نے (Savoy) ہوٹل میں لنچ پر مدعو کیا ہے۔ وہاں گیا۔ وہ نہایت خندہ پیشانی سے ملے۔ لیڈی ٹرنچ کہیں باہر مدعو تھیں۔ اُن سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ڈھائی بجے وہاں سے واپس ہوا۔ کرنل سر رچرڈ نے میری موٹر دیکھنے کی خواہش کی اور اُس میں میرے ساتھ سوار ہو کر ہائیڈ پارک ہوٹل تک آئے اور موٹر کی بہت تعریف کرتے رہے۔ تین بجے ہوٹل واپس آیا۔ (۴½) بجے میرے جاگیردار کالج کے دوست عبدالوہاب صاحب عبدالحئی صاحب فرزندان جمعدار عبدالجبار صاحب کے پاس چاء کی دعوت میں گیا۔ یہ دونوں کرنل نوز کے ساتھ رہتے ہیں جنھوں نے تقریباً پانچ سال ہوئے کہ پنشن لیکر ولایت میں سکونت اختیار کر لی ہے۔ میرے دوستوں نے نہایت پر تکلف چاء کا انتظام کیا تھا اور چند دوسرے انگریزوں کو بھی مدعو کیا تھا اُن سب سے ملا اور وہاں سے چھ بجے شام کو (Aldershot) کو جہاں انگریزی فوج کا ہیڈ کوارٹر ہے (Tattoo) دیکھنے گیا۔ (Tattoo) میں رات کے وقت سرخ لائیٹ کے ذریعہ سے دس مختلف قسم کے فوجی کرتب دکھائے گئے۔ یہ (Show) برابر ایک ہفتہ جاری رہیگا۔ لیکن اسکی مقبولیت کی یہ حالت ہے کہ اگرچہ اسی ہزار اشخاص کی نشست کا انتظام ہے لیکن دیر سے آنیوالے کیلئے ایک جگہ

بھی خالی نہیں ملتی ہے - یہ مقام یعنی (Aldershot) لندن سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے - یہاں ایک (Viscount) وائی کاؤنٹ لارڈ فارسس نے جو اب پادری ہو گئے ہیں ہم لوگوں کو (Tattoo) جانے سے قبل ڈنر پر مدعو کیا تھا- چنانچہ اُن کے یہاں سات بجے شام کو پہنچکر ڈنر کھایا-اُن کے ڈنر کا مینو بھی بہت اچھا تھا اور سلیقہ بھی قابل تعریف تھا- بعد ختم ڈنر اُنکا مکان دیکھا- چمن باغ وغیرہ بہت اچھا ہے -نو بجے (Tattoo) کو گئے کیونکہ نو بجکر چالیس منٹ پر کرتب شروع ہو جاتے ہیں- (۹$\frac{1}{2}$) بجے ہم لوگ اپنی جگہ پر پہنچے -مجمع غیر معمولی تھا- انگریزی فوج کے مختلف یونیفارم مثلاً لائف گارڈ کی وردی - ہائی لینڈرس کی وردی وغیرہ سب سرخ لائیٹ میں نہایت خوشنما معلوم ہو رہی تھی - بارہ بجے شب کو یہ تماشہ ختم ہوا - دو بجے ہم لوگ لندن واپس ہوئے اور آرام کیا- شب بخیر-

---

لندن و برائٹن -۱۴ جون سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا- نو بجے بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا- دس بجے وہاں سے واپس ہو کر سید نقی بلگرامی صاحب سے ملا گیارہ بجے (Harrods) کی دوکان اپنے اُورکوٹ کا ٹرائیل لینے گیا- وہاں سے جانس پیک کی دوکان کو سیکول اسٹریٹ گیا- واپس آکر پہلے تمام سامان ویلے کو پیک کرنیکا حکم دیا کیونکہ آج میری اور پارٹی کی لندن سے برائٹن کو جو سمندر کے کنارہ لندن سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہے روانگی

مقرر ہے۔اور وہاں تین دن قیام کر کے لندن کے دیگر مقامات دیکھنے جانا ہے۔ دو بجے لنچ کھانے گیا۔ تین بجے وہاں سے واپس ہو کر ایک دوکان پر انگلینڈ کا نقشہ خریدا۔ اور ہوٹل واپس ہوا۔ یہاں چاء پی اور ساڑھے پانچ بجے ذریعہ موٹر برائٹن کو روانہ ہوا۔ سات بجے برائٹن پہنچا اور یہاں پہنچکر دی رائل البین ہوٹل میں جو سمندر کے کنارے پر واقع ہے قیام کیا۔ اُسکے مالک سرالبین پرسٹین ہیں جنکو سال حال (Knight) بنایا گیا ہے وہ بھی کل آکر ملے اور اسکا اطمینان کیا کہ ہم لوگ آرام سے ہیں۔ (۸) بجے کھانا کھایا۔ نو بجے (Pier) دیکھنے گئے جو نہایت خوبصورت مقام ہے۔ یہاں تفریح کیلئے زیادہ تر قماربازی کا انتظام ہے۔ بہت سے لوگ مختلف کھیلوں میں مصروف تھے۔ گیارہ بجے تک میں مسٹر پیسرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب چہل قدمی کرتے رہے۔ ($11\frac{1}{2}$) بجے ہوٹل واپس ہو کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

برائٹن۔ ۱۵ جون سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر کمرے کے باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ۔ سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیجاکر بریک فاسٹ کھایا۔ دس بجے برائٹن پیر (Pier) دیکھنے گیا جو ہوٹل کے سامنے ہی ہے۔ یہ بہت خوشنما مقام ہے اور اطراف میں موٹر بوٹ اور اسٹیمر چلتے رہتے ہیں۔ برائٹن لندن سے صرف (۵۰) میل کے فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے یہاں ہر شنبہ کی شام کو لندن سے بکثرت لوگ آتے ہیں اور دوشنبہ کی

صبح کو واپس چلے جاتے ہیں - ایک بجے واپس ہو کر لنچ کھایا - (۲ ۱/۲) بجے ایسٹ بون کو گیا جو سمندر کے کنارے پر برائٹن سے (۲۰) میل کے فاصلہ پر ایک دوسرا مشہور مقام ہے - وہاں کے بیچ پر آج بہت بڑا مجمع تھا کیونکہ (Carnival) کا جلوس نکالا جارہا تھا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ پچاس سال قبل ایسٹ بون کی کیا حالت تھی اور اب تک کیا کیا ترقی ہوئی ہے - اس جلوس و مقام کو دیکھکر ایک ہوٹل میں (جس کو کوئن ہوٹل کہتے ہیں) جا کر چاء پی اور پانچ بجے روانہ ہو کر تقریباً چھ بجے برائٹن واپس ہوئے - سات بجے ڈنر کھایا اور (۸ ۱/۲) بجے (Pier) پر کیبرے شو دیکھنے گئے - یہ کیبرے شو کیا بہ لحاظ گانے اور کیا بہ لحاظ ایکٹنگ کے مجھے بہت پسند آیا - اسکا پروگرام بھی نہایت دلچسپ تھا - گیارہ بجے شب کو تماشہ ختم ہونے کے بعد ہوٹل واپس آیا - ساڑھے گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

برائٹن - ۱۶ جون سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے تیار ہو کر بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کے ہمراہ ڈائننگ روم کو گیا - وہاں سے دس بجے واپس ہو کر (Pier) پر گیا اور وہاں (۱۲) بجے تک چہل قدمی کی نیز اسپیڈ بوٹ پر بھی بیٹھا جو سمندر کے اندر بہت تیز جاتا ہے - (۱۲ ۱/۴) بجے (Linsfield) کو سرولیم اور لیڈی بارٹن کے پاس لنچ کی دعوت میں جانے کیلئے روانہ ہوا یہ مقام برائٹن سے (۲۲) میل کے فاصلہ پر ہے - ایک بجے سرولیم کے بنگلے پر پہنچا (۱ ۱/۴) بجے لنچ کے لئے گیا - لیڈی بارٹن اور سرولیم نہایت محبت

سے ملے اور بہت خاطر کی۔ انہوں نے اپنی دونوں چھوٹی لڑکیوں کو بھی آج بلایا تھا۔ وہ دونوں بھی ملیں اور بہت دیر باتیں کرتی رہیں۔ لنچ کے بعد میجر رابسن سے بھی ملاقات ہوی جو حیدرآباد میں سرولیم بارٹن کے سکرٹری اور بعدہ بہرت پور کے (Administrator) ہو گئے تھے اور اب ایکسال سے رخصت پر ہیں۔ کافی پینے کے بعد سرولیم اور لیڈی بارٹن نے اپنا پورا مکان اور باغ وغیرہ دکھایا۔ اُن کے پاس دس ایکڑ زمین ہے جس پر باغ بہت اچھا تیار کیا ہے۔ طرح طرح کے پھولوں کے علاوہ ہر قسم کی ترکاریاں ہیں اور ایک اچھا خاصہ (Poultry Yard) بھی ہے۔ مکان بہت اچھا ہے جس میں بلیرڈ روم وغیرہ سب موجود ہیں۔ آخر میں اُن دونوں نے میری موٹر دیکھی اور بہت تعریف کی۔ تین بجے واپس ہو کر چار بجے برائٹن پہنچا۔ اور چا نوشی کے بعد (Aquarium) دیکھنے گیا۔ بعض بعض مچھلیاں یہاں بہت اچھی ہیں۔ وہاں سے واپس ہو کر تقریباً تین میل سمندر کے ساحل پر چہل قدمی کی۔ سات بجے ہوٹل واپس ہو کر کھانا کھایا۔ ($8\frac{1}{2}$) بجے پیالیس سینما گیا جہاں (Laughter in Hell) کا فلم دیکھا۔ فلم اچھا نہ تھا۔ ($10\frac{1}{2}$) بجے واپس ہو کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

برائٹن و آئیل آف وائیٹ۔ ۱۷ جون سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے ناشتہ کرنیکے لئے مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہو کر چہل قدمی کے لئے باہر گیا اور تقریباً تین میل

پھرا - بارہ بجے واپس ہو کر برائٹن پیر (Pier) پر گیا - ایک بجے لنچ کھایا - (۲$\frac{1}{2}$) بجے برائٹن سے آئیلز آف وائیٹ کو جانیکے لیۓ روانہ ہوا - روانگی سے قبل رائیل البین ہوٹل کے مالک سر البین پرسٹین سے ملاقات کی - انہوں نے ہم سب کے قیام پر اپنی دلی خوشنودی کا اظہار کیا جس پر میں نے اُن کے انتظام اور مجھکو اور میری پارٹی کو آرام پہنچانے کا شکریہ ادا کیا - (۳) بجے وردنیگ پہونچے جو سمندر کے کنارے ہے اور اکثر لوگ اس مقام پر آرام لینے آتے ہیں - یہ برائٹن کے مقابلہ میں بہت چھوٹی جگہ ہے - وہاں سے روانہ ہو کر ایس وردہتہ وغیرہ سے گزر کر (۴$\frac{1}{4}$) بجے پورٹس متہ پہنچے اور یہاں سے ہم سب لوگ ذریعہ فیری کشتی آئیلز آف وائیٹ کے لیۓ روانہ ہوے - اسی کشتی میں ہماری موٹر بھی ساتھ ہے - آئیلز آف وائیٹ پانچ میل کے فاصلہ پر ہے جہاں ہم لوگ سوا پانچ بجے پہنچے اور وہاں سے (Ryde) کو روانہ ہوۓ جہاں ہمارا دو یوم قیام ہے - یہ جزیرہ نہایت خوبصورت اور پرفضا ہے - ہمارے ہوٹل کے سامنے پارک اور سمندر ہے - شام کی چاء پینے کے بعد تقریباً دو گھنٹے تک چہل قدمی کی - آٹھ بجے ڈنر کھایا اور (۹$\frac{1}{4}$) بجے پھر (Tank) کو گیۓ جہاں چھوٹی چھوٹی خوبصورت کشتیاں ہیں - (۱۰$\frac{1}{2}$) بجے واپس ہو کر آرام کرنے کے لیۓ اپنے کمرے میں گیا - اس ہوٹل کے کمرے بہت وسیع اور ہوادار ہیں - شب بخیر -

---

رائیڈ - آئیلز آف وائیٹ - ۱۸ جون سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے ناشتے کے لیۓ مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب

وسید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا - دس بجے وہاں سے واپس ہو کر (Sandown) اور نیو چرچ کو گیا جو رائیڈ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے - یہ جزیرہ جہاں ہم لوگ مقیم ہیں نہایت ہی خوشنما ہے - بارہ بجے موٹر کے ڈرائیو سے واپس ہو کر ایک بجے مسٹر پیسرٹ کی والدہ صاحبہ و ہمشیرہ کے پاس لنچ کی دعوت میں گئے - چونکہ اُنکا یہ وطن ہے لہذا انہوں نے دعوت کے قبول کرنے پر بہت اصرار کیا اور بہت پر تکلف انتظام کیا تھا - مسٹر پیسرٹ کا مکان دیکھا جو بہت وسیع اور نہایت ہی آراستہ ہے - اس میں باغ بہت اچھا ہے - ہر طرف سبزہ و پھول نظر آتے تھے - یہاں علاوہ ہماری پارٹی کے دو اور مہمان لڑکیاں بھی تھیں جن کے متعلق معلوم ہوا کہ چندسال قبل انکے چچا لندن کے نہایت امیر لوگوں میں سے تھے لیکن جہازوں کی تجارت میں نقصان ہونے سے اب وہ بات باقی نہیں رہی - لیکن ان لڑکیوں کے آداب و اطوار سے ظاہر ہوتا تھا کہ نہایت تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار ہیں - تین بجے ہوٹل واپس آکر چار بجے پھر یہاں سے مسٹر پیسرٹ کے ایک دوست مسٹر (Wickerham) کے یہاں گیا جو رائیڈ سے بیس میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں اور جہاں اُنکے بہت اچھے فارم اور باغ ہیں صاحب موصوف نے ہم لوگوں کو چاء پر مدعو کیا تھا جس کا بہت اچھا انتظام کیا تھا - انکے پاس دوسوا ایکڑ زمین ہے - مکان نہایت آراستہ تھا - چھ بجے ہوٹل واپس ہو کر سات بجے کھانا کھایا اور آٹھ بجے (Variety Show) ورائٹی شو دیکھنے گیا جہاں سے گیارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

رائیڈ - ۱۹ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے تیار ہو کر مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیجا کر ناشتہ کیا - دس بجے مسٹر گریفن دندانساز کے یہاں گیا جہاں مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب اپنے اپنے دانتوں کا امتحان کرانے گئے تھے - یہاں سے بارہ بجے ہوٹل واپس ہوا - اور ایک بجے اپنے کمرے سے ہوٹل کے ڈرائنگ روم میں گیا جہاں مسٹر پیسرٹ کی والدہ صاحبہ و ہمشیرہ و نیز دو اُنکے دوستوں کا جن کو آج میں نے لنچ پر مدعو کیا ہے انتظار کیا - یہ سب (۱ ½) بجے آئے جس کے بعد لنچ کھایا - تین بجے ان سب نے برخاست کیا اور (۳ ½) بجے میں (Osborne) جانے کے لئے روانہ ہوا - یہ وہ مقام ہے جو کوئن وکٹوریہ کو بہت پسند تھا اور موسم گرما میں یہیں رہا کرتی تھیں اور یہیں اُنکا انتقال ہوا بعدہ نعش (Windsor) کو گئی جہاں وہ مدفون ہیں - یہاں ایک کمرہ اسٹیٹ (Apartment) کے نام سے مشہور ہے جس میں ہندوستان کے کاسکٹ جو کوئن وکٹوریہ کو دئے گئے تھے بحفاظت محفوظ ہیں - اس کے علاوہ بہت سی تصویریں ہیں جو بطور پریزنٹ ہندوستان کے نوابون اور راجاؤن (قدیم اور موجودہ) نے دی تھیں - ان میں ایک تصویر اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی کی بھی دستخطی ہے - مجھے ولایت میں اعلیٰحضرت قدر قدرت کی تصویر دیکھکر بہت خوشی ہوئی - پانچ بجے یہاں سے (Miss Davis) کے یہاں گیا جو مسٹر پیسرٹ کے خاندانی دوست ہیں اور جنھون نے ہم سب کو چاء پر مدعو کیا تھا - وہاں سے چھ بجے ہوٹل واپس آیا - سات بجے ڈنر کھایا - (۷ ¾) بجے شنیکن کو

(Variety Show) دیکھنے گیا - یہ مقام رائیڈ سے (۱۰) میل کے فاصلہ پر ہے اور سمندر کے کنارے ہے - گیارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

ساؤتھ سی - پورٹس متھ - ۲۰ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے آٹھ بجے تیار ہو کر ناشتہ کرنے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں مسٹر پیسرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب شریک بریک فاسٹ ہوئے - آج صبح ساڑھے نو بجے رائیڈ سے (South Sea) کو روانگی مقرر تھی جو یہاں سے سمندر کے دوسری طرف نہایت عمدہ مقام ہے - وقت مقررہ پر روانہ ہوا اور گیارہ بجے وہاں پہنچا - ۱۲ ۱/۲ بجے تک ساحل پر چہل قدمی کرتا رہا اور پھر کوئن ہوٹل آکر ہاتھ منہ دھو کر لنچ کے لئے تیار ہوا - یہاں سے تین بجے پورٹس متھ جانا ہے جہاں کمانڈر رابنسن نے جنگی جہاز اور نہایت قدیم جہاز "وکٹوریہ" دکھانے کا وعدہ کیا ہے - کمانڈر و مسز رابنسن کو میں نے آج لنچ پر کوئنس ہوٹل میں مدعو کیا ہے کہ وہ بعد لنچ مجھے لے جائیں - تین بجے کمانڈر رابنسن نے ہم کو انگریزی نیوی کا سب سے بڑا جہاز (Hood) نامی دکھایا - اس میں چار توپیں اتنی بڑی لگائی گئی ہیں جو پندرہ میل تک گولا پھینکتی ہیں - اور ہوائی جہاز کے گرانے کے لئے ہر سمت آٹھ آٹھ توپیں ہیں - علاوہ بریں دس میل تک گولہ باری کرنے کی متعدد توپیں ہیں - یہ جہاز جنگ عظیم کے ختم ہونے کے بعد ہی مکمل ہوا اور دنیا کا سب سے بڑا جنگی جہاز کہا جاتا ہے - بعدہ وکٹوریہ جہاز کو دیکھا جو ٹریفالگر کی مشہور لڑائی میں استعمال ہوا تھا

اور جس میں نیلسن نے نپولین کو شکست دی تھی مگر آخر میں نیلسن خود اُسی جہاز میں مارے گئے۔ اُس میں (۱۲۰) توپیں ہیں۔ اُس جہاز اور اِس نئے جنگی جہاز (Hood) کو باہم مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ آجکل سائنس نے کسقدر غیر معمولی ترقی کی ہے۔ نیز یہ کہ آئندہ جنگ اب صرف توپوں سے ہوگی۔

نوٹ:- منجانب پرائیوٹ سکریٹری مولوی سید علمبردار حسین صاحب

فہرست مقامات مع اسماء ہوٹل جنکو جناب راجہ بہادر طولعمرہ نے ابتک ملاحظہ کیا ہے۔ مع نام ہوٹل :-

1. Aden.
2. Port Sudan.
3. Suez.
4. Cairo—*Continental Savoy Hotel.*
5. Port Said.
6. Malta.
7. Marseilles.
8. London—*Rembrandt Hotel.*
9. Epsom.
10. Beaconsfield.
11. Brighton—*Royal Albion Hotel.*
12. New Haven.
13. Eastbourne—*Queens Hotel.*
14. Lewes.
15. Lindfield.
16. Ashdown Forest.
17. Worthing.
18. Portsmouth.
19. Ryde—(*Hotel Ryde Castle*).
20. New Church.
21. Sandown.
22. Shanklin.

23. New Port.
24. Cowes.
25. Brook.
26. South Sea, (*Queens Hotel*).
27. Southampton.
28. Lyndhurst.
29. Bournemouth, (*Burlington*).
30. Christ Church.
31. Lyme Regis.
32. Exeter.
33. Torquay (*Grand Hotel*).
34. Plymouth.
35. Moreton Hampstead.
36. Tiverton.
37. Dulverton.
38. Mine Head, *Metropole.*
39. Wells.
40 Berth.
41. Cheltenham.
42. Broadway.
43. Hereford.
44. Great Malvern.
45. Worcestor.
46. Stratford-on-Avon, *Shakespeare's Hotel.*
47. Warwick.
48. Banbury.
49. Woodstock.
50. Oxford, *Randolph Hotel.*

وہاں سے (۴½) بجے روانہ ہو کر چار پلی اور پانچ بجے بورنمتہ کے واسطے روانہ ہوا جو یہاں سے (۵۰) میل کے فاصلہ پر ہے - راستہ میں (Southampton) دیکھا اور سات بجے بورنمتہ پہنچکر (Burlington) ہوٹل میں قیام کیا - یہ ہوٹل سمندر کے کنارے واقع ہے - اس کی عمارت نہایت شاندار ہے - اور

کمرے نہایت آراستہ ہیں - کھانا بھی بہت اچھا تھا - چونکہ بورنمتہ میں میرا قیام پرسوں صبح تک ہے لہذا آج ہی شب میں سر اسٹیورٹ فریزر اور سر برائن ایجرٹن کو ٹیلیفون کرکے اپنی آمد کی اطلاع (Christ Church) کو دی جو یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ان سے ملاقات کے وقت کا تعین کیا - سر (Stuart Fraser) نے کل ساڑھے گیارہ بجے صبح اور سر برائن. ایجرٹن نے کل شام کو (۴½) بجے چاء پر مدعو کیا ہے - چونکہ کل ٹپہ ہندوستان جانیوالا ہے لہذا آج ڈنر کھاکر والد ماجد صاحب قبلہ و ہر دو ہمشیرگان یعنی کوئنی آپا ماں اور چھوٹی ماں کو خطوط لکھے - ساڑھے گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

برلنگٹن ہوٹل بورنمتہ - ۲۱ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے تیار ہوکر مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لیئے ڈائننگ روم میں گیا - وہاں سے دس بجے واپس ہوکر (Sir Stuart and Lady Fraser) سے ملاقات کرنے کے لیئے کرائسٹ چرچ گیا جو یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے - سر اسٹیورٹ حیدرآباد میں رزیڈنٹ تھے جو سنہ ۱۹۲۰ ع میں وظیفہ لیکر ولایت آئے اور (Hants) میں مقیم ہیں - یہ بہت اخلاق سے ملے اور تقریباً سوا گھنٹہ تک حضرت و الد ماجد صاحب قبلہ اور حیدرآباد کے دیگر احباب کا ذکر خیر کرتے رہے - میں نے رخصت چاہی مگر اُنہوں نے کہا کہ لیڈی فریزر اور مس فریزر باہر گئی ہوئی ہیں اور ابھی آنیوالی ہیں -

ہیں اُن سے بغیر ملے نہیں جاسکتا - آدھے گھنٹہ میں لیڈی اور مس فریزر بھی آگئیں اور اُن سے بھی تقریباً نصف گھنٹہ تک ولایت اور حیدرآباد کی نہایت دلچسپ گفتگو رہی - اُنہوں نے بھی والد ماجد صاحب کی خیریت بار بار دریافت کی - اسکے بعد اپنا مکان اور باغ دکھایا - ایک بجے وہاں سے واپس ہوا - (۱ ۱/۲) بجے ہوٹل میں لنچ کھایا - (۲ ۱/۲) بجے چہل قدمی کے لئے سمندر کے کنارے گیا - چار بجے سر برائن ایبجرٹن کے پاس چاء نوشی کے لئے (Christ Church) گیا - یہ بہت اخلاق اور خندہ پیشانی سے ملے اور موٹر تک میرا استقبال کیا - بعد چاء نوشی کے اپنا مکان دکھایا جو بہت ہی اچھے مقام پر ہے ایون دریا مکان کے کمپونڈ کے اندر سے بہتا ہے - باغ نہایت اچھا ہے - ایسے اچھے اور بڑے گلاب میں نے اب تک کہیں نہیں دیکھے - والد صاحب کی خیریت اور کیفیت بہت دیر تک دریافت کرتے رہے - اور میری آمد پر بیحد مسرت کا اظہار کیا - چھ بجے واپس ہو کر سات بجے ڈنر کھایا - آٹھ بجے انگریزی تھیٹر گیا - گیارہ بجے واپس ہوا - ساڑھے گیارہ بجے اخبار پڑھ کر آرام کیا - شب بخیر -

---

بورنمتہ وٹورکی - ۲۲ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے تیار ہو کر مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کیلئے ڈائننگ روم گیا - جہاں سے دس بجے واپس ہو کر سامان پیک کرنے کیلئے (Valet) کو حکم دیا - یہاں ہوٹل کے ملازمین کیوجہ سے اسقدر آرام ملتا ہے کہ کبھی اسکی ضرورت

محسوس نہیں ہوتی کہ ایک بات کو دوبارہ کہنا پڑے - ہر کام وقت پر پورا کردیا جاتا ہے - گیارہ بجے بورنتہ سے ٹورکی کیلئے روانگی مقرر تھی - وقت مقررہ پر روانہ ہوا اور (Devonshire) کے حصہ سے گزرتے ہوئے جو مسکے اور کریم کیلئے مشہور ہے شام کو چار بجے ٹورکی پہنچا جسکا فاصلہ بورنتہ سے (۱۰۹) میل ہے - راستہ میں ایک بجے رائم لایم پر لنچ کھایا جو سمندر کے کنارے ایک خوبصورت چھوٹا بندرگاہ ہے - راستہ میں (Exeter) سے بھی گزرے جو بہت قدیم اور بڑا شہر ہے - ٹورکی بھی سمندر کے کنارے ایک بندرگاہ ہے جسکا منظر مجھے اُن سب مقامات سے جو میں نے ابتک دیکھے ہیں زیادہ پسند آیا - کیونکہ ایک طرف یہاں سمندر ہے اور دوسری جانب پارک اور خوبصورت درخت - پانچ بجے چاء کے بعد شہر دیکھنے گیا - وہاں سے واپسی میں (Pier) پر ٹھیرا اور سات بجے ہوٹل واپس آکر ڈنر کھایا - آٹھ بجے (Concert) دیکھنے گیا - جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا - سید علمبردار صاحب سے آدہ گھنٹہ تک گفتگو کرتا رہا - آج (۱۰ ½) بجے شب کو بھی کافی اُجالا ہے - ۲۴ - جون تک راتیں اسیطرح روشن رہیں گی - بعدہ جب موسم سرما آئیگا تو تین بجے دن کو اندھیرا ہو جایا کریگا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

ٹورکی و مائین ہیڈ - ۲۳ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کے ہمراہ بریک فاسٹ کے لئے نیچے گیا - دس بجے بریک فاسٹ ختم کرکے مائین ہیڈ کیلئے روانہ ہوا جو ٹورکی سے ایکسو بیس میل

کے فاصلہ پر ہے - ولایت میں مختلف مقامات کا فاصلہ بمقابلہ یورپ کے دیگر ممالک اور ہندوستان کے حصوں کے بہت کم ہے اور یہاں کی سڑکیں ٹار کی ہونیکی وجہ سے سوا سو میل کا سفر تین گھنٹہ میں ختم ہو جاتا ہے - راستہ میں لنچ کھایا اور بعدہ تھوڑی دیر تک اُسی ہوٹل میں بلیرڈ کھیلا اور اخبار پڑھا اور (۳$\frac{1}{2}$) بجے روانہ ہو کر (Exeter) پہنچا جو (Devonshire County) کا سب سے بڑا شہر ہے - یہاں کا ایک نہایت قدیم اور مشہور (Cathedral) (گرجا) دیکھا جسکو دیکھنے کیلئے لوگ دور دور سے آتے ہیں - بعدہ شہر جا کر دیکھا اور وہاں سے روانہ ہو کر چاء نوش کی - چھ بجے وہاں سے روانہ ہو کر (Mine Head) پہنچے جہاں آج شام کو قیام ہے - یہ مقام سمندر کے کنارے واقع ہے - اور اس کا منظر بہت خوبصورت ہے - آج ٹورکی سے مائین ہیڈ کا راستہ نہایت خوشنما اور قابل دید تھا - بعض بعض حصص اوٹی کے چند مقامات سے مشابہ تھے - لیکن یہاں جنگل میں ہر طرف اور ہر جگہ سبزہ اور شادابی ہے اور نہایت پرلطف مناظر ہیں (Mine Head) کے میٹرو پول ہوٹل میں قیام کیا - جو سمندر کے کنارے بہت بڑا ہوٹل ہے آٹھ بجے ڈنر ختم کر کے ہم لوگ چہل قدمی کیلئے گئے اور (۹$\frac{1}{2}$) بجے واپس ہوے - (۱۰$\frac{1}{2}$) بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

مائین ھیڈ و براڈوے - ۲۴ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہو کر نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لے جا کر ڈائننگ روم میں

بریک فاسٹ کھایا - (۱۰) بجے وہاں سے روانہ ہو کر (۱½) بجے باتھ (Bath) پہنچا جو مائین ہیڈ سے ستر میل کے فاصلہ پر ہے - یہ تقریباً ایکسو سال قبل فیشن ایبل شہر کہا جاتا تھا - اور بادشاہ اکثر یہاں آ کر رہتے تھے - یہ جگہ بہت بڑی ہے - اور ہوٹل بھی متعدد اور بڑے شاندار ہیں - علاوہ بریں جو لوگ گٹھیا سے بیمار ہوتے ہیں وہ یہاں آ کر پانی سے حمام کرنیسے اچھے ہو جاتے ہیں - ان حماموں کو جا کر ہم سب نے دیکھا وہاں بہت سے مریض موجود تھے - ایک جگہ ایسی بھی ہے جہاں قدیم سے چشمہ بہتا ہے - اس کا پانی جو تازہ مگر گرم ہوتا ہے ایک پنس کو ایک گلاس ملتا ہے - جس کو مسٹر پیرٹ اور سید صاحب نے پیا - یہاں کے چند مقامات یعنی (Crescent) بلڈ نگ اور سرکس جہاں پہلے شہنشاہ رہا کرتے تھے دیکھے اور بعد لنچ تین بجے یہاں سے روانہ ہو کر (Amberley) پہنچے اور وہاں ایک ہوٹل میں چاء پی جہاں مسٹر پیرٹ کی ہمشیرہ بھی مع ایک لیڈی دوست کے آ کر ملیں اور ہمارے ساتھ چاء پی - اس مقام پر (Golf links) بہت اچھے ہیں اور سواری کے لئے بڑا میدان ہے - یہاں کے مناظر بہ لحاظ بلندی اور پستی اور سڑکوں کی اُونچائی میں اوٹی کے بہت مشابہ ہیں - چھ بجے یہاں سے روانہ ہو کر سات بجے (Broadway) پہنچے - جہاں آج شب کو قیام ہے - یہ بہت چھوٹا مقام ہے اور یہاں کے ہوٹل میں قدیم اشیاء کا ذخیرہ ہے جسکو امریکن بہت شوق سے آ کر دیکھتے ہیں اور یہاں قیام کرتے ہیں - مجھے یہ جگہ مطلق پسند نہیں آئی - نو بجے ڈنر کھا کر باہر چہل قدمی کی - بارش ہونے لگی اسلئے دس بجے ہوٹل واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

براڈوے واسٹراٹ فورڈ آن ایون - ۲۵ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیہرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا - (۱۰½) بجے براڈوے سے روانگی مقرر تھی مگر شب سے بارش کا سلسلہ برابر جاری ہے - تھوڑی دیر انتظار کر کے بجائے (۱۰½) کے (۱۱½) بجے روانہ ہوئے - گریٹ مالورن میں (۱) بجے پہنچ کر اپنے ہوٹل میں لنچ کھایا - یہ مقام بھی بڑا اور ہوٹل بھی اچھا ہے - تین بجے یہاں سے روانہ ہو کر ورسٹر اور بعدہ لیسٹر سے گزر کر (۴½) بجے اسٹراٹ فورڈ آن ایون پہنچے جہاں آج شب کو ہمارا قیام ہوگا - یہ مقام وہ ہے جہاں ولایت کا مشہور و معروف شاعر شکسپیر پیدا ہوا تھا - اور جہاں اُس نے ڈرامے لکھے یہیں اُس کی قبر ہے - دریائے ایون کے کنارے یہ چھوٹا سا شہر ہے مگر ہر جگہ کوئی نہ کوئی چیز ایسی بنائی گئی ہے کہ شکسپیر کی یاد موجود ہے - مثلاً جس ہوٹل میں ہم لوگ مقیم ہیں یہ شکسپیر ہوٹل ہے - یہاں ایک مستقل تھیٹر ہاؤس بھی ہے جہاں شکسپیر کے ڈرامے ہوتے ہیں لیکن وہ کسی وجہ سے جل گیا تھا - اب چندہ کیا جا کر پانچ لاکھ کی ایک نئی عمارت تیار ہوئی ہے جو قابل دید ہے - شام کو سات بجے واپس ہو کر ڈنر کھایا - نو بجے جھیل قدمی کے لئے مسٹر پیہرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر باہر گیا - (۱۰½) بجے واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

اسٹراٹ فورڈ آن ایون و آکسفورڈ - ۲۶ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر کمرے کے باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو اپنے ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کیا - وہاں سے دس بجے آکر موٹر پر سامان روانہ کیا - اور ساڑھے دس بجے روانہ ہو کر پہلے شکسپیر کے اُس مکان کو جہاں وہ پیدا ہوا تھا اور رہتا تھا دیکھا - بعدہ شکسپیر کی قبر کو دیکھا جو ایک گرجے کے اندر ہے - وہاں سے (۱۱$\frac{1}{2}$) بجے روانہ ہو کر (Warwick) وارک پہنچے - یہاں (Earl of Warwick) ارل آف وارک کا مشہور قلعہ (Castle) ہے اس کے اندر جو تصاویر - فرنیچر - ہتیار وغیرہ ہیں وہ بہت قیمتی ہیں - موجودہ ارل کی عمر صرف (۲۳) سال ہے اور آئندہ ماہ میں اُنکی شادی ہونے والی ہے - بعدہ ایک نہایت قدیم (Vase) دیکھا اور یہاں کی چند تصاویر خرید کیں - اس (Castle) میں (۷۰۰) ایکڑ زمین ہے اور باغ اور پارک بھی نہایت اچھا ہے - وہاں سے روانہ ہو کر (Banbury) جو وارک سے (۲۴) میل ہے تقریباً دو بجے دن کو پہنچے اور وہاں لنچ کھایا تین بجے وہاں سے روانہ ہو کر و ڈاسٹاک پہنچے - یہاں پر ڈیوک آف مارلبرو کا قلعہ ہے لیکن اب اُس کے اندر جانیکی اجازت نہیں ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں بھی بہت قیمتی اور قدیم سامان ہے - وہاں سے چار بجے روانہ ہو کر (۴$\frac{1}{2}$) بجے آکسفورڈ پہنچے جو ولایت کا تعلیمی مرکز ہے - یہاں (Randolph Hotel) میں قیام کیا - آج یہاں سر ارنسٹ اور لیڈی ہاٹسن سے پھر ملاقات ہوئی اور تقریباً ایک گھنٹہ تک سفر سے متعلق گفتگو رہی -

آٹھ بجے ڈنر کھا کر سنیما دیکھا - (۱۰ $\frac{1}{2}$) بجے واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

آکسفورڈ - رینڈالف ہوٹل - ۲۷ جون سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہو کر کرائسٹ چرچ و نیو کالج آکسفورڈ کو پیدل گیا جو ہوٹل سے بہت قریب ہیں - آکسفورڈ میں (۲۷) کالج ہیں کرائسٹ چرچ کالج میں ذکی صاحب کے والد نواب عابد نواز جنگ بہادر نے تعلیم پائی ہے اور نیو کالج میں مسٹر پیسرٹ نے - کرائسٹ چرچ کالج میں جو کھانے کا میز ہے وہ تین سو برس کا ہے اور وہاں کے ڈائننگ ہال میں اُن تمام مشہور اور بڑے لوگوں کے پینٹنگ آویزاں ہیں جو یہاں کے تعلیم یافتہ تھے نیز ان بادشاہوں کے جنھوں نے کالج کا معائنہ کیا - طلباء کے لئے ایک گرجا بھی کالج سے متصل ہے - نیو کالج بھی بڑا کالج ہے یہاں کے بھی متعدد کمرے اور چیپل دیکھا - ماڈلن کالج کی عمارت و باغ کو دیکھا علاوہ بریں تقریباً تمام کالجوں کو باہر سے دیکھا - یہ مقام تعلیمی مرکز ہے اور ہر طرف طلبا نظر آتے ہیں - ایک بجے لنچ کھایا - چار بجے شام کو موٹر میں (Wantage) اور (Dorchester) کو ڈرایو کے لئے گیا جو آکسفورڈ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہیں - ڈارچیسٹر پر چا پی اور سات بجے آکسفورڈ واپس ہوا - راستہ میں خط کے کاغذ و لفافہ جات خرید کئے - آٹھ بجے ڈنر کے لئے گیا اور ۹ $\frac{1}{4}$ بجے ڈنر

ختم کر کے ریڈنگ روم میں جاکر اخبار پڑھا۔ گیارہ بجے آرام کرنے کے لئے گیا۔ شب بخیر۔

آکسفورڈ و لندن۔ ۲۸ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے تیار ہو کر مسٹر پیسرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم میں گیا دس بجے وہاں سے واپس ہو کر موٹر پر سامان روانہ کرا دیا اور ($10\frac{1}{2}$) بجے آکسفورڈ سے لندن کے لئے (جو پچاس میل کے فاصلہ پر ہے) روانہ ہوا تاکہ نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر فینانس ممبر و صدر ڈیلیگیٹ حیدرآباد اسٹیٹ کی پارٹی میں جو آج شب نو بجے سے گیارہ بجے تک ہو گی شریک ہو سکوں۔ راستہ میں مسٹر (Wickhem) کا مکان جو (Thames) میں واقع ہے دیکھا یہ بہت بڑا مکان ہے اور اسمیں بہت اچھے پینٹنگ ہیں۔ ایک بجے لندن پہنچا اور ریمبرینٹ ہوٹل میں سامان رکھوا کر ہندوستانی رسٹورنٹ شفیع ہوٹل نامی کو گیا تاکہ وہاں ہندوستانی کھانا کھاؤں۔ شفیع کے ہوٹل میں مرغ پلاؤ۔ بریانی۔ خشکہ۔ کباب سیخ۔ شامی۔ کوفتہ کا سالن۔ مرغ کا سالن۔ قیمہ بٹانے اور طرح طرح کے میٹھے تیار رہتے ہیں اور یہاں بڑے سے بڑے ہندوستانی اکثر کھانیکو آتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی بہت سے ہندوستانی تھے۔ ($2\frac{1}{2}$) بجے وہاں سے واپس ہو کر درزی کی دوکان واقع سیکول اسٹریٹ کو گیا اور وہاں سے جوتوں کی مشہور دوکان (Abbotts) کو گیا جہاں آج شب کے واسطے (Patent Shoe) خریدا کیونکہ میرا جوتا چھوٹا ہو گیا ہے۔

پانچ بجے ہوٹل واپس آکر چاء پی اور بعدہ کرنل پیرسن کو خط کا جواب تحریر کیا کہ اگر ہز مجسٹی کی جانب سے مجھے بکنگھم پیالیس میں بتاریخ ۲۰ - جولائی پارٹی کی شرکت کی دعوت آئے گی تو میں نہایت خوشی سے اُسے قبول کرونگا۔

سات بجے ڈنر کے لیئے کھانے کے کمرے میں گیا - آٹھ بجے وہاں سے واپس آکر پونے نو بجے نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر کے ایٹ ہوم میں شرکت کے لیئے ہائیڈ پارک ہوٹل گیا جہاں دعوت کا وقت نو بجے سے گیارہ بجے شب تھا - وہاں پر مندرجہ ذیل اصحاب سے ملاقات ہوئی - سر اکبر و لیڈی حیدر نواز جنگ بہادر - سر رچرڈ و لیڈی ٹرنچ - نواب و بیگم مہدی یار جنگ بہادر - سر ولیم و لیڈی بارٹن - سر اسٹورٹ و لیڈی و مس فریزر - سر برائین ایجرٹن - سر مرزا اسمٰعیل - ڈاکٹر سر حسن سہروردی - نواب و بیگم ظہیر الدین خان بہادر - سر رجینلڈ و لیڈی گلانسی - مسٹر مک ایون جو حیدرآباد کے طلبا کے نگران ہیں - بعدہ سر اکبر نے لیاقت حیات خان صاحب (پٹیالہ اسٹیٹ) - سر پربھا شنکر پٹانی وزیر بھاؤنگر - سر میتھا وزیر بیکانیر - ہز ہائنس سر آغا خان - مسٹر پٹرو ممبر مدراس کونسل و چودھری ظفراللہ خان صاحب ممبر پنجاب کونسل سے تعارف کرایا - پارٹی بہت کامیاب رہی - سر اکبر و لیڈی حیدری نے میرے پارٹی میں شریک ہونے پر خوشنودی کا اظہار کیا - ($11\frac{1}{2}$) بجے ہم لوگ وہاں سے رخصت ہوکر واپس ہوٹل آئے - بارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

لندن - ۲۹ جون سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہو کر مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کے ہمراہ ناشتہ کرنے کے لئے کھانے کے کمرے میں گیا - دس بجے وہاں سے واپس آ کر ہیرڈس کی دوکان کو گیا کہ وہاں اورکوٹ کا ناپ دوں - گیارہ بجے بکنگھم پیالیس میں جا کر (Visiting Book) میں اپنا نام درج کیا - بعدہ (Moss) کی دوکان کو جو کونٹ گارڈن میں واقع ہے گیا اور وہاں سے ایک بجے واپس ہو کر لنچ کھایا اور دو بجے (Wimbledon) کو ٹینس دیکھنے گیا جہاں دُنیا کے بہترین ٹینس کھیلنے والے ہر ملک سے انتخاب کئے جا کر بھیجے گئے ہیں - آج امریکہ و جرمنی کے درمیان ایک کھیل تھا جس میں (Suller) امریکہ سے اور وان گرین جرمنی سے مقابلہ کر رہے تھے جس میں امریکن کو کامیابی ہوئی - بعدہ دوسرا میچ ایک انگریز و امریکن سے تھا جس میں انگریز آسٹن نامی کو کامیابی ہوئی - تیسرا میچ ڈبل کا جاپان و اسپین کا تھا جس میں جاپان کو کامیابی ہوئی - بعدہ ایک میچ لیڈیز کا ہوا جس میں امریکہ کی مسز موڈی کا مقابلہ جو دُنیا کی عورتوں میں بہترین ٹینس کھیلنے والی ہے ایک انگریز خاتون مس ہیلن سے ہوا اور مسز موڈی نے بہت جلد کامیابی حاصل کی - چھ بجے وہاں سے ہوٹل کو واپس ہوئے - سات بجے انڈین رسٹورنٹ کو جا کر کھانا کھایا - اور وہاں سے سنیما جا کر گیارہ بجے ہوٹل واپس ہوا - کل صبح دس یوم کے لئے اسکاٹ لینڈ کو روانگی ہے جہاں ایڈنبرا - گلاسگو - لیک ڈسٹرکٹ وغیرہ دیکھنے ہیں اور گیارہ تاریخ کو لندن واپس آ کر یہاں لیڈی ولنگڈن یعنی وائسرائے ہند

کی خاتون کو پارٹی ہائی کمشنر آف انڈیا کی جانب سے دیجانے والی ہے اُس
میں شرکت کرنا ہے اور پھر یہاں آخر جولائی تک قیام کرکے فرانس وغیرہ
کو جانا قرار پایا ہے - شب بخیر -

لندن وایڈنبرا - ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۳ع

صبح سات بجے بیدار ہوا - آٹھ بجے مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید
علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کیلئے گیا جہانسے نو بجے واپس ہو کر
اپنے کمرے کو گیا - ساڑھے نو بجے لندن سے ایڈنبرا کیلئے ذریعہ موٹر روانہ ہوا
جس کا فاصلہ (۴۰۰) میل ہے راستہ میں حسب ذیل مقامات پر سے گزرا
(Doncaster–Bradford–Stamford Bridge–Welwyn) ڈان کیسٹر
(۱½) بجے پہنچکر وہاں لنچ کھایا اور (۲½) بجے وہاں سے روانہ ہوا راستہ میں
(Darlington) پر سے گزرا اور (۴½) بجے (Durham) پہنچکر وہاں چاء پی -
پانچ بجے وہاں سے روانہ ہو کر (Newcastle-on-Tyne) پر پہنچا جو ایک بڑا
اور خوبصورت شہر ہے - یہاں شہر اور پل وغیرہ کو دیکھکر (۶½) بجے روانہ
ہو کر (Berwick-on-Tweed) پہنچا - یہ بھی خوبصورت شہر ہے -
(۸½) بجے شب کو ایڈنبرا پہنچا اور یہاں (North British Station)
ہوٹل میں قیام کیا جو یہاں کا بہترین اور نہایت شاندار ہوٹل ہے - ولایت میں
سڑکیں اسقدر اچھی اور صاف ہیں کہ ہر گھنٹہ میں موٹریں (۵۰) میل تک جاتی
ہیں - جانے والے اپنے بائیں کیجانب چلاتے ہیں - اور دوسری طرف والے
اپنی بائیں جانب اور راستہ میں بنڈی گھوڑے وغیرہ بھی نہیں ملتے - اسلئے

موٹروں کی تیز رفتاری میں کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا ہے۔

۹ بجے ڈنر کھایا اور اُسکے بعد اپنے کمرے پر آیا۔ دس بجے حمام کیا جس سے طبیعت بہت بحال ہوگئی۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

ایڈنبرا۔ یکم جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر مسٹر پیسرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ناشتے کے کمرے میں گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا۔ گیارہ بجے (Woolworth) کی دکان دیکھنے گیا جو ہمارے ہوٹل کے بالکل روبرو ہے۔ اس نام کی دکانیں ولایت کے ہر بڑے شہر میں موجود ہیں اور اس کی خوبی یہ ہے کہ یہاں ہزارہا قسم کی چیزیں ہیں اور ہر چیز کی قیمت چھ پنس سے زیادہ نہیں ہے۔ زیادہ کارآمد سامان گھر گرستی کا ہے۔ یہاں سے واپس ہو کر ایک گھنٹہ تک چہل قدمی کر کے پرنس اسٹریٹ کو دیکھا جو یہاں کی سب سے بڑی سڑک ہے اور جہاں بڑی بڑی شاپس ہیں۔ بعدہ موٹر میں سینٹ میری چرچ کالج اور دیگر عمارات دیکھیں۔ ایک بجے ہوٹل کو واپس ہو کر لنچ کھایا اور تین بجے (Castle) اور پیالیس جو دونوں میری کوئن آف اسکاٹس (Mary Queen of Scots) کے رہنے کے مقامات تھے جاکر دیکھا۔ یہ دونوں مقام اسکاٹ لینڈ میں بہت مشہور ہیں۔ کاسل کے اندر میوزیم۔ بیانکوٹ ہال۔ زیورات۔ وارمیموریل دیکھے اور پھر اوپر جاکر ایڈنبرا شہر کا منظر دیکھا جو بہت خوبصورت تھا۔ پیالیس

یں کوئن کا فرنیچر اور اُس زمانہ کی تصاویر اور گرجا دیکھا - چھ بجے واپس ہو کر (Firth-on-Forth) کو گئے جہاں ریل کا مشہور پل ہے - اس پل کے تیار ہونے میں سات سال صرف ہوئے اور فی الحقیقت یہ (Masonry) معماری کا بہترین نمونہ ہے - وہاں سے (۷½) بجے واپس ہو کر ایڈنبرا اسٹیشن دیکھا (۹) بجے ڈنر سے فارغ ہو کر سنیما دیکھا - گیارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

ایڈنبرا و ایبرڈین - ۲ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا - مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا - دس بجے واپس ہو کر کمرے پر آیا - گیارہ بجے ایڈنبرا سے ایبرڈین کیلئے روانہ ہوا - راستہ نہایت پر فضا تھا جو یہاں کے مشہور (Highlands) کے مناظر سے گزرتا ہے یہ سب مناظر دیکھے - راستہ میں حسب ذیل مقامات پر سے گزرا - Gleneagles–Perth–Stirling - اس مقام پر جو نہایت خوبصورت اور پر فضا مقام ہے ایک نہایت شاندار ہوٹل ہے جہاں ہم لوگوں نے لنچ کھایا - بڑے بڑے پیالیس اس ہوٹل کا مقابلہ نہیں کر سکتے - ہوٹل کے سامنے گالف کھیلنے کے لنکس ہیں جہاں امریکہ سے آئے ہوئے کھلاڑی مشق کر رہے تھے کیونکہ کل سے گالف کے ورلڈ چمپین شپ کے مقابلے ہونے والے ہیں - یہاں سے تین بجے روانہ ہو کر (۴½) بجے (Bræmar) پر چا پی اور (۵) بجے یہاں سے روانہ ہو کر ملک معظم

کے نامی بارمورل کاسل پر سے گزرے جو نہایت خوبصورت ہے اور جہاں ہز مجسٹی اکثر آکر قیام فرماتے ہیں - وہاں سے بالاتر (Ballater) سے گزر کر سات بجے ایبرڈین داخل ہوئے اور یہاں کے مشہور ہوٹل پیالیس ہوٹل میں قیام کیا - (۸½) بجے ڈنر سے فارغ ہو کر ایبرڈین کے پلر کو دیکھنے گیا اور تین میل تک چہل قدمی کرکے دس بجے ہوٹل واپس آکر مسٹر پیبرٹ اور سید صاحب سے گیارہ بجے تک گفتگو کرتا رہا - گیارہ بجے برخاست کرکے آرام کیا - شب بخیر -

---

ایبرڈین و ڈے متھہ کاسل - ۳ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا - دس بجے بریک فاسٹ کھانیکے بعد باہر آیا - گیارہ بجے روانہ ہو کر پہلے ایبرڈین کے مشہور کالج مارشیل کالج نامی کو دیکھا - وہاں سے شہر کے اندر موٹر میں پھر کر دوسرے مقامات دیکھے بعدہ ڈے متھہ کاسل کے لئے روانہ ہوا راستہ میں Stonehaven Arbroath-Montrose اور Carnoustie پر سے گزرا اور موحرالذکر مقام پر لنچ کھایا - وہاں سے (۲½) بجے روانہ ہو کر Dundee پہنچا اور وہاں سے ذریعہ فیری بوٹ موٹر ہم سب نے سمندر کو پار کیا اور St. Andrews پر پہنچے جو ایک نہایت قدیم شہر ہے اور یہاں پر سب سے پرانا گالف کا میدان ہے جہاں آج تمام دنیا کے گالف کے کھلاڑی مقابلہ کر رہے ہیں - راستہ میں Firth-of-Tay کے پل کو بھی دیکھا جو بہت مشہور ہے اور یہی وہ پل ہے جہاں ساٹھ سال قبل ایک مرتبہ انجن اور ریل

کے ڈبے پل کے شکست ہو جانے کی وجہ سے ندی میں گر گئے تھے اور کثیر جان و مال کا نقصان ہوا تھا St. Andrews سے (۵½) بجے روانہ ہو کر (۶½) بجے پرتھ پہنچ کر وہاں سے حضرت والد ماجد قبلہ کو کیبل روانہ کیا سات بجے ٹےمتھ کاسل پہنچے - یہ ایک قدیم مشہور کاسل ہے جس کو اس کے مالک نے جو بڑے لارڈ تھے فروخت کر دیا اور اب یہ ہوٹل ہے - یہاں کے خوشگوار مناظر - کاسل کی عمارت - اُسپر کام اور فرنیچر لاجواب ہیں - ڈنر کھانے کے بعد نو بجے سے گیارہ بجے تک کمپونڈ میں اپنی پارٹی کے ہمراہ چہل قدمی کی بعدہ آرام کرنے کو گیا - شب بخیر -

---

ٹےمتھ کاسل و اوبن - ۴ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے تیار ہو کر مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا - دس بجے وہاں سے واپس ہو کر کاسل کے باغ میں چہل قدمی کی - بارہ بجے یہاں سے ذریعہ موٹر روانہ ہو کر (Ben More) پہنچے اور وہاں سے (Crianlarich) پر ایک بجے پہنچکر لنچ کھایا - وہاں سے (۲½) بجے روانہ ہو کر ایک مشہور جھیل (Loch Awe) نامی پر سے گزرے جسکا منظر بے نظیر تھا - اس جھیل کے کنارے پر ایک خوبصورت ہوٹل بھی تھا - اطراف میں پہاڑ اور بیچ میں یہ جھیل عجیب دلکش منظر پیدا کر رہی تھی - پانچ بجے اوبن پہنچے اور وہاں (Great Western Hotel) میں قیام کیا - اوبن سمندر کے کنارے اسکاٹ لینڈ میں ایک (Sea Sight) ہے جو نہایت خوبصورت ہے - چھ بجے چاء پینے کے بعد

(Pier) پر چہل قدمی کرنے کو مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کے ہمراہ گیا اور وہاں سے چند دکانوں کو گیا اور ایک فونٹن پن اپنے واسطے خرید کیا - بعدہ اوبن کے مناظر کی تصاویر خریدیں اور پھر وہاں کے شہر کو دیکھکر سات بجے ہوٹل واپس آیا - آٹھ بجے ڈنر کھانے کیلئے گیا - نو بجے وہاں سے واپس ہو کر ذکی صاحب کے ساتھ ایک گیم بلیرڈ کا کھیلا - دس بجے بلیرڈ روم سے واپس آکر اخبار پڑھا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

اوبن و گلاسگو - ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے نو بجے کپڑے پہن کر بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب میرے ساتھ بریک فاسٹ میں شریک رہے - گیارہ بجے اوبن سے روانہ ہو کر دیڑھ بجے تاربت پہنچے جہاں سے (Loch Lomond) اسکاٹ لینڈ کی مشہور لیک گزرتی ہے - اس مقام پر ایک نہایت خوبصورت ہوٹل ہے جہاں لنچ کھایا اور بعدہ کچھ تصاویر اس مقام کی خرید کیں - یہ مقام اسکاٹ لینڈ کے تمام مناظر میں سب سے بہتر معلوم ہوا - یہاں سے ایک دوسری لیک (Loch Long) نامی کو جو تین میل کے فاصلہ پر ہے دیکھنے گئے - وہاں سے روانہ ہو کر (Loch Katrine) کو اور وہاں سے (Trossachs) کو گئے جو سنیری کے لحاظ سے دنیا میں بہترین مقام بیان کیا جاتا ہے - یہاں تقریباً دیڑھ میل پیدل جا کر مختلف مناظر دیکھے اور پانچ بجے واپس ہو کر (Glasgow) کے لئے روانہ ہوئے - گرمی چند روز سے ہر جگہ سخت ہو رہی ہے اور آج

پارہ شیڈ میں (۸۲) درجہ اور باہر (۱۱۶) درجہ تھا۔ اسکاٹ لینڈ ایسا مقام ہے جہاں گرمی بہت کم ہوتی ہے لیکن اس سال گرمی کی شدت کی وجہ سے ہزارہا لوگ سمندر کے کنارے پڑے رہتے ہیں اور چونکہ یہاں آج کل گیارہ بجے رات تک روشنی ایسی رہتی ہے گویا ہندوستان میں چھ بجے ہیں لہذا لوگ بارہ بجے رات تک باہر ہی رہتے ہیں۔ آج (Glasgow) کو آتے ہوئے (Duke of Montrose) کے کاسل کو دیکھنے گیا جہاں ڈیوک سے ملا جنکی عمر (۷۰) سال کی ہے مگر (۵۰) سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتے۔ نہایت خوش اخلاق و خوش مزاج تھے۔ اپنا پورا کاسل خود لیجاکر بتایا اور بعدہ فرمایا کہ اگر ہمارے آنیکی انہیں اطلاع ہوتی تو ایک دو روز ٹہرائے بغیر نہ جانے دیتے۔ ($7\frac{1}{2}$) بجے گلاسگو پہنچے۔ یہ اسکاٹ لینڈ میں بہت بڑا مقام ہے۔ آٹھ بجے کھانا کھایا۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

گلاسگو۔ سنٹرل ہوٹل۔ ۶ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا۔ ساڑھے دس بجے چہل قدمی کے لئے شہر گیا اور ایک دکان سے فونٹن پن خریدا۔ وہاں سے دوسری دکانات پر گیا اور منھ کا برش اور پیسٹ (یعنی منجن) خرید کیا۔ بعدہ ٹکسی میں بیٹھ کر یہاں کے شہر کا کچھ حصہ دیکھا۔ ڈیڑھ بجے ہوٹل واپس آکر لنچ کھایا۔ ڈھائی بجے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کو نیز

کوئینی آپا صاحبہ - عزیزہ چھوٹی ماں طولعمرہا یعنی اپنی بڑی ہمشیرہ اور چھوٹی ہمشیرہ کو خطوط لکھے - پانچ بجے موٹر میں سوار ہوکر پہلے یونیورسٹی کی عمارت - مڈیکل کالج - انفرمری - کتھیڈرل - بچوں کا دواخانہ دیکھنے کے بعد ڈاک یا رڈس دیکھنے گیا کیونکہ گلاسگو کا ڈاک یا رڈس جہازونکو تیار کرنیکا دنیا میں سب سے بڑا مقام ہے - یہاں ایک جہاز زیر تیاری ہے جو ولایتی جہازوں میں سب سے بڑا ہوگا - یہاں پر (Blue Funnel) جہازوں کو بھی دیکھا جو ہندوستان جاتے ہیں - وہاں سے ذریعہ فیری موٹر ہم سب دوسری طرف گئے اور وہاں سے بازار کی طرف ہوکر ہوٹل واپس ہوے - آٹھ بجے ڈنر کھاکر آج (Picture) سنیما کو (جو گلاسگو کا سب سے بڑا سنیما ہے) جاکر دیکھا اور وہاں سے گیارہ بجے شب کو واپس ہوکر آرام کیا - شب بخیر -

---

گلاسگو و ونڈرمیر ۔ ۷ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور نو بجے مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا - گیارہ بجے گلاسگو سے روانہ ہوا - راستہ میں (Ayr) اور (Prestmick) یہ دو بڑے مقام دیکھے آج ونڈرمیر (لیک ڈسٹرکٹس) کو جارہے ہیں جو انگلینڈ میں سینری کے لحاظ سے بہت مشہور جگہ ہے - راستہ میں (Castle Douglas) بھی ملتا ہے جہاں نواب عقیل جنگ بہادر صدرالمہام تعمیرات سرکار عالی کے چھوٹے فرزند

سید باقر بلگرامی جو میرے حیدرآباد کے دوست ہیں مسٹر جان ٹرنر یعنی مسٹر ٹرنر پرنسپل نظام کالج اور اُنکی والدہ کے ساتھ رہتے اور یہاں تعلیم پاتے ہیں گلاسگو سے میں نے ذریعہ ٹیلیفون اُنہیں اپنی آمد سے مطلع کر دیا تھا اور سوا بجے جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو وہ سب ہمارے منتظر تھے ہم سب نے مل کر لنچ بھی وہیں کھایا - یہاں پر باقر کے بڑے بھائی سعید نقی صاحب سے بھی آج دوبارہ ملاقات ہوئی - یہاں سے تین بجے روانہ ہو کر (Dumfries) پہنچے جو بڑا شہر ہے اور وہاں سے ($4\frac{1}{2}$) بجے (Carlisle) پہنچکر چار پی - (Carlisle) بھی بڑا شہر ہے - یہاں سے ($5\frac{1}{2}$) بجے روانہ ہوئے اور (Penrith) اور (Kendal) اور (Ullswater) پر سے گزرے اور ($6\frac{1}{6}$) بجے ونڈرمیر پہنچے اور سات بجے سے آٹھ بجے تک کشتی میں بیٹھکر جھیل میں پھرے بعدہ چہل قدمی کی - آٹھ بجے ڈنر کھایا - دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

اولڈ انگلینڈ ھوٹل ونڈرمیرو بلیک پول - ۸ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آکر مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب وسید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے گیا دس بجے وہاں سے واپس ہو کر اخبار پڑھا - اب میں نے انگریزی اخبار پابندی سے پڑھنا شروع کر دیا ہے کیونکہ اس کے پڑھنے سے روزانہ نئی خبریں معلوم ہوتی ہیں اور دنیا کی ہر نئی کیفیت سے واقفیت رہتی ہے - گیارہ بجے یہاں سے بلیک پول کے لئے روانہ ہوئے - کل (Castle Douglas) سے موسم بدل گیا ہے - وہاں اور راستہ میں بارش بھی ہوئی اور بہت سے

مقامات پر بجلی گری اور کئی جانیں بھی ضائع ہوئیں - آج راستہ میں بہت کم گرمی تھی- آج کا سفر ونڈرمیر سے بلیک پول تک صرف چالیس میل کا تھا - گیارہ بجے روانہ ہوکر (۱۲ ½) بجے بلیک پول پہنچے - اور یہاں کے ایک بڑے ہوٹل میٹرا پول ہوٹل نامی میں قیام کیا- راستہ میں صرف ایک بڑا شہر (Lancaster) ملا جو (Lancashire) کونٹی کا صدر مقام ہے - اور جہاں ایک قدیمی (Castle) بھی ہے جو (War of Roses) کے زمانہ سے موجود ہے - بلیک پول سمندر کے کنارے پر واقع ہے - علاوہ یہاں کے (Beach Pier) اور (Promenade) کے یہاں کا شہر بھی بڑا اور خوبصورت ہے- یہاں ایک مشہور ٹاور ہے جس پر ہم لوگ بجلی کی لفٹ سے چڑھے اور وہاں سے بلیک پول اور اطراف کا بیسیوں میل تک منظر دیکھا- آج یہاں بھی بارش ہوئی (۸ ½) بجے ڈنر کھاکر (Variety Show) جاکر دیکھا گیارہ بجے واپس آکر آرام کیا- شب بخیر-

---

بلیک پول وڈربی - ۹ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع - یوم یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر کمرے سے باہر آیا- دس بجے بریک فاسٹ کھانے کے بعد جس میں مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب شریک رہے بلیک پول شہر کو موٹر میں دیکھا - یہ نہایت خوبصورت جگہ ہے مگر زیادہ تر متوسط درجہ کے لوگ اور مزدور یہاں آتے ہیں - گیارہ بجے یہاں سے روانہ ہوکر راستہ میں پریسٹن اور بولٹن دونوں جگہوں سے گزرا اور ایک بجے منچسٹر پہنچکر وہاں نڈلینڈ ہوٹل میں (جو بہت بڑا

ہوٹل ہے) لنچ کھایا۔ منچسٹر تجارتی مقامات میں انگلینڈ میں سب سے بڑا مقام ہے جہاں کی آبادی آٹھ لاکھ سے زیادہ ہے - یہ شہر میلوں تک چلا گیا ہے - (۲½) بجے موٹر میں سوار ہو کر شہر دیکھا مگر بوجہ اتوار دکانات بند تھین - بعض مشہور عمارات کو دیکھکر تین بجے یہاں سے روانہ ہو کر اسٹاک پورٹ - بکسٹن - میٹلاک سے گزر کر (۴½) بجے ڈربی پہنچے جہاں رولس رائس موٹر کا کارخانہ ہے اور جس کو کل صبح میں دیکھنا چاہتا ہوں تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اسقدر اچھی اور مضبوط موٹر بنانے کے لئے کونسے مشین استعمال ہوتے ہیں - ڈربی میں فراٹری ہوٹل میں قیام کیا - شام کو (۵) بجے چاء پی - سات بجے شب کو ڈنر کھایا - بعدہ مسٹر پیرٹ و سید علمبردار صاحب کو ساتھ لے کر ڈرائنگ روم گیا اور وہاں (Continent) کے دورہ کرنے سے متعلق ضروری گفتگو کی اور نقشہ وغیرہ دیکھا - گیارہ بجے شب کو برخاست کرکے آرام کرنے کے لئے گیا - شب بخیر -

---

ڈربی و لندن - ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے نو بجے کپڑے پہن کر کمرے کے باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے گیا - وہاں سے ساڑھے دس بجے واپس ہو کر ڈربی سے روانہ ہو کر رولس رائس موٹر ورکس کو دیکھنے گیا - یہاں کے منیجر سے قبل از قبل ذریعہ ٹیلیفون تصفیہ کر لیا تھا - لہذا وہ وہاں موجود تھے - یہ بہت بڑا کارخانہ ہے جس میں ہوائی جہاز بھی (جن کی قوت (۹۲۰)

ہارس پاور تک ہے) تیار ہوتے ہیں - ہر ہفتہ سات بڑے موٹر اور سترہ چھوٹے رولس رائس تیار ہوتے ہیں اس کارخانہ کو ڈیڑھ گھنٹے تک خوب پھر کر دیکھا - اور ہر پرزے کے متعلق حالات معلوم کئے لیکن عجیب بات یہ معلوم ہوئی کہ جس قدر ضروری پرزے بنانیکی مشین یہاں ہیں وہ سب امریکن ہیں - آخر میں اُنسے پرزے تیار کئے جانیکے بعد اُن پر نام انگریزی ساخت کا ڈالا جاتا ہے - یہاں سے پونے بارہ بجے روانہ ہو کر (۱ ۱/۴) بجے رگبی پہنچے جہاں گرانڈ ہوٹل میں لنچ کھایا - مسٹر پیرٹ آج مجھ سے اجازت حاصل کر کے میجر فشر سکرٹری صاحب عالیشان بہادر کے فرزند کو جو (Rugby) اسکول میں زیر تعلیم ہیں لنچ کھانے کیلئے کسی دوسرے ہوٹل کو لیگئے ہیں تا کہ وہ اُن سے ملکر اُن کی پوری کیفیت حاصل کریں - اور پھر اُن کے والد صاحب کو اُس کی اطلاع دیں - تین بجے (Rugby) سے لندن کیلئے روانہ ہوئے جس کا فاصلہ (۸۵) میل تھا - راستہ میں حسب ذیل مقامات پر سے گزرے :-

(St. Albans–Luton–Daventry) - (۵ ۱/۲) بجے لندن پہنچے - (۶) بجے چانوشی کے بعد شفیع انڈین ہوٹل کو جا کر آج دس یوم کے بعد ہندوستانی کھانا کھایا - دس بجے ہوٹل واپس ہو کر گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

هوٹل ریمبرنٹ لندن - ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے نو بجے کپڑے پہن کر بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر گیا -

ساڑھے دس بجے واپس ہو کر (Harrods) کی دکان کو گیا جہاں چھوٹی ماں یعنی اپنی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ کرشن کنور بی بی سلمہا کے واسطے ایک ٹائیلٹ سٹ خریدا - وہاں سے ریجنٹ اسٹریٹ و پکیڈلی گیا - ایک بجے واپس ہو کر لنچ کھایا - آج رقم حاصل کرنے کے لیئے امپریل بنک لندن کو جانا ضروری تھا جو قدیم شہر کے اندر ہے مسٹر پیسرٹ - اور سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر وہاں گیا اور ساڑھے چار بجے شام کو واپس ہو کر چاء پی اور پھر (Moss) کی دکان پر (Covent Gardens) گیا - وہاں سے واپس ہو کر سات بجے ڈنر کھانے کے لیئے گیا - آٹھ بجے واپس ہو کر کپڑے بدلے کیونکہ آج سر بھوپندرا ناتھ مترا ہائی کمشنر فار انڈیا کی جانب سے کاؤنٹیس ویلنگڈن کا (Reception) ہے اور مجھ کو دعوت آئی ہے - نیز میرے ہمراہ سید علمبر دار صاحب اور ذکی صاحب کو بھی جانا ہے - سوا نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور سید علمبر دار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر ہائیڈ پارک ہوٹل کو گیا کیونکہ آجکی تقریب میں میں نواب سر اکبر و لیڈی حیدر نواز جنگ بہادر کے ہمراہ جارہا ہوں - دس بجے سر اکبر اور لیڈی حیدری میری موٹر میں سوار ہو کر انڈیا آفس گئے - وہاں سر اکبر نے مجھے پہلے بھوپندرا ناتھ مترا ہائی کمشنر فار انڈیا بعدہ کونٹیس ویلنگڈن - ہز ہائنس سر آغا خاں - لارڈ و لیڈی ارون - لارڈ و لیڈی ریڈنگ - لارڈ ہارڈنگ - مسٹر فلس پٹرک انڈر سکریٹری سے ملایا - بعدہ میں سر مرزا اسمٰعیل - سر تیج بہادر سپرو - لالہ رام سرن داس - نواب یامین خاں صاحب - ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب - لیڈی کیز - لیڈی گاف - سر رچرڈ و لیڈی ٹرنچ - نواب و بیگم مہدی یار جنگ بہادر و کرنل حکومت

راے سے ملا - نہایت بڑا اور اچھے لوگوں کا مجمع تھا - پارٹی تقریباً شب کے بارہ بجے ختم ہوئی - ساڑھے بارہ بجے ہوٹل واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - دس بجے بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیسرٹ - سید علمبر دار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر گیا - ساڑھے دس بجے بریک فاسٹ سے واپس ہو کر مسٹر پیسرٹ کو ہمراہ لیکر ان کے درزی کی شاپ کو وکٹوریہ اسٹریٹ گیا اور وہاں کچھ کپڑے پسند کر کے سوٹوں کا آرڈر دیا - وہاں سے پکیڈلی گیا اور ایک بجے ہوٹل واپس ہوا - آج مسز تحسین حسن خاں کو جو حیدر آباد کے ڈاکٹر تحسین کی بیوی ہیں اور نواب معشوق یار جنگ کی بھاوج ہیں میں نے لنچ پر بلا یا تھا - (۱ ۱/۲) بجے ان کے ساتھ لنچ کھایا اور (۲ ۱/۲) بجے موٹر میں سوار ہو کر ہیمپسٹیڈ (Hampstead) گیا - پھر تھامس کک اینڈ کمپنی کو گیا اور وہاں سے ہائیڈ پارک ہوتا ہوا ہوٹل واپس آیا جہاں چار بجے چاء پی - (۵ ۱/۲) بجے نواب اور بیگم مہدی یار جنگ بہادر سے ملنے گیا لیکن وہ اپنے ہوٹل میں موجود نہ تھے - (۶ ۱/۲) بجے ہوٹل واپس ہو کر سات بجے ڈنر کے لئے گیا - آٹھ بجے ڈنر کھا کر مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر وائیٹ سٹی گیا جہاں آج انگلینڈ کے سب سے بہتر گھونسہ باز پیٹرسن نامی کا آئرلینڈ کے مشہور گھونسہ باز (Doyle) سے مقابلہ تھا جس کا انعام جیتنے والے کے لئے پانچ ہزار پونڈ تھا - پونے

دس بجے (Boxing) کا مقابلہ شروع ہوا - لیکن تین منٹ مقابلہ کے بعد آئرشس (Doyle) نامی کو ناجائز طریقہ پر گھونسہ بازی کرنے سے روکا گیا لیکن اُس پر اثر نہ ہوا - اور وہ اُسی طرح لڑتا رہا - اسلئے اُسس کو (Disqualify) کر دیا گیا اور ایک ایسا زبردست مقابلہ اس بری طرح ختم ہوا - گیارہ بجے ہوٹل واپس آکر آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - اور مسٹر سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا - ساڑھے دس بجے کمرے پر واپس آیا اور گیارہ بجے موٹر میں اینڈرسن شیفرڈ درزی - بعدہ 'ہکسٹر پو' اور 'ایبوٹ' کی دکانوں کو گیا اور اپنی قمیصوں کا آرڈر دیا - ایک بجے ہوٹل کو واپس آیا اور یہاں آکر اخبار پڑھا - ($1\frac{1}{2}$) بجے لنچ کھایا - ($2\frac{1}{2}$) بجے کپڑے پہن کر تیار رہا کیونکہ سکرٹری آف اسٹیٹ کی جانب سے جو انڈین ریفارم کمیٹی کو ایٹ ہوم دیا گیا ہے اُس میں میری دعوت بھی آئی ہے اور اُسکا وقت ($3\frac{1}{2}$) بجے کا ہے - ($3\frac{1}{4}$) بجے موٹر میں سوار ہو کر وہاں گیا - اس پارٹی میں بکثرت لوگ تھے جن میں میری ملاقات سر اکبر حیدری و لیڈی - سر رچرڈ ٹرنچ - نواب یامین خان صاحب وغیرہ سے ہوئی - آج سر ولیم برڈوڈ کو خط لکھکر دریافت کیا ہے کہ میں ان سے کہاں اور کب مل سکتا ہوں - جواب آنے پر اُن سے ملنے جاؤنگا - آج ایک دوسری دعوت آئی ہے جو ہاؤس آف

کانفس کے مباحثہ سننے کی شرکت سے متعلق ہے۔ بتاریخ ۱۷ - جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع بوقت تین بجے دن مسٹر پیرٹ - سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر میں شریک ہونگا - میں نے بھی لوگون کو دعوتین دیناشروع کردی ہیں جن کا سلسلہ ۱۵ - جولائی سے شروع ہوگا - آج شام کو چھ بجے شفیع رسٹوران کو جاکر وہاں ہندوستانی کھانا کھایا مسٹر پیرٹ کو وہ کھانا پسند نہیں لہذا وہ ہمراہ نہیں ہوئے - آٹھ بجے کھانے کے بعد ورائٹی شو (Leicester Square) میں دیکھی - گیارہ بجے واپس ہوا - شب بخیر -

---

لندن - ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - دس بجے بریک فاسٹ کھانے کے بعد جس میں مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب شریک تھے - بکنگھم پیالیس کو جہاں آج ($10\frac{1}{2}$) بجے (Change of Guards) یعنی پہرہ جات کی تبدیلی جو دنیا میں سب سے بہتر کہی جاتی ہے دیکھنے گیا - یہاں پر ہر روز جب ملک معظم لندن میں تشریف فرماتے ہیں صبح ($10\frac{1}{2}$) بجے یہ رسم ادا ہوتی ہے اور اسکے دیکھنے کے لئے بڑا مجمع ہوتا ہے - چنانچہ آج بھی بہت لوگ تھے - یہاں کے پہرے والوں کے (جنکو لائف گارڈز کہتے ہیں) ڈریس بہت خوبصورت ہیں اوراسیطرح جو باجے وغیرہ اسوقت بجتے رہتے ہیں وہ بھی بہت اچھے ہیں - غرضکہ اسکی جیسی تعریف سنی اسکو ویسا ہی پایا اور میں نے اس کو بہت پسند کیا - بعدہ چند دکانون کو جاکر ایک بجے ہوٹل واپس ہوا - دیڑھ بجے لنچ کھایا اور

تین بجے آج یہاں کا (Zoo) جو دنیا میں بہترین بیان کیا جاتا ہے جا کر دیکھا اور وہاں (۲ ½) گھنٹے صرف کئے - (Aquarium) کو بھی دیکھا - اس میں شبہ نہیں بعض بعض جانور مثلاً (Bison) جو امریکہ کا بیل ہوتا ہے افریکہ کے ریچھ اور بربری بکریاں - امریکہ کے مختلف قسم کے سانپ اور طرح طرح کی مچھلیاں بہت عمدہ تھیں اور بہت سی ایسی چڑیاں - بندر اور جانور تھے جن کو میں کلکتہ اور میسور کے (Zoo) میں دیکھ چکا ہوں - چھ بجے ہوٹل واپس ہو کر چاء پی - ساڑھے سات بجے ڈنر کھا کر چہل قدمی کے لئے گیا - نو بجے ہوٹل واپس آیا - دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے نو بجے کپڑے پہن کر مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا - ساڑھے دس بجے وہاں سے واپس ہو کر مسٹر پیسرٹ و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر (Caravan) دیکھنے گیا تا کہ ایک (Caravan) اپنے واسطے خریدوں - یہ بالکل ایک ریلوے سیلون کے طرح ہوتا ہے - جس میں سونے کا کمرہ اور ایک علحدہ کمرہ - کپڑے لٹکانے کی الماریاں - باورچی خانہ کا ضروری سامان - کراکری و کٹلری وغیرہ سب رہتی ہے - اس کو موٹر کے پیچھے لگا کر کسی جگہ جنگل میں لیجا سکتے ہیں اور وہاں پر گھر کی طرح آرام ملتا ہے - ایک بڑا کاروان دیکھا مگر وہ استعمال شدہ تھا لہذا پسند نہیں آیا - وہاں سے واپس ہو کر ہوٹل آیا - آج میں نے یامین خاں صاحب سی - آئی

ای-ممبر لیجسلیٹیو اسمبلی کو لنچ پر مدعو کیا تھا- وہ ڈیڑھ بجے کیٹی ختم کرکے واپس ہو کر میرے پاس آے- تین بجے لنچ کے بعد لیڈی گاف یعنی ہمشیرہ سرٹرنس کینز اور سرلیونکس و لیڈی رسل و کرنل سرحسن سہروردی کے پاس کارڈ چھوڑنے کو مسٹر پیسرٹ و سید علمبردار صاحب کے ساتھ گیا- شام کو ساڑھے چھ بجے واپس ہوا- سات بجے ڈنر کھایا- آٹھ بجے اولمپیا سنیما کو گیا جہاں آج (Clear up) کا بہت پر مذاق فلم تھا- گیارہ بجے شب کو سنیما ختم ہوا جسکے بعد ہوٹل کو واپس ہوا- ساڑھے گیارہ بجے آرام کیا- شب بخیر-

---

لندن - ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا- ساڑھے نو بجے تیار ہو کر مسٹر پیسرٹ- سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا- ساڑھے دس بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر نواب یامین خاں صاحب کے پاس آرٹلری منشن کو گیا جہاں سے اُنکو ہمراہ لیکر مسز شفیع کی (جو ڈاکٹر شفیع کی بیوی ہیں) دعوت میں گیا- وہاں سے ہم سب لوگ دو موٹروں میں سوار ہو کر پہلے (Guildford) اور بعدہ (Brighton) پکنک کے لئے گئے- وہاں جا کر رائل البین ہوٹل میں لنچ کھایا اور بعدہ پیالس پیر پر چکر لگا کر لندن کو پانچ بجے روانہ ہوے- ساڑھے چھ بجے یہاں پہنچے اور آٹھ بجے مسز شفیع کی ڈنر کی دعوت میں شرکت کے لئے میں سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب گئے- وہاں آج (Dance) بھی تھا میں نے آج ڈانس کیا اور کئی رونڈ کئے- مسز شفیع کو تعجب ہوا کہ میں پہلی

مرتبہ ڈانس کرنے میں ایسے اچھے قدم کس طرح بڑھا سکا۔ اِس سے میرا شوق اور بڑھا کہ ڈانس سیکھوں کیونکہ آج کل اِس کا سیکھنا نہ صرف یورپ کے لئے بلکہ ہندوستان کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ گیارہ بجے رات کو یہ پارٹی ختم ہوئی۔ آج وہاں مسٹر الطاف علی خاں صاحب چودھری سے جو کلکتہ کونسل کے ممبر ہیں ملاقات ہوئی۔ نہایت دلچسپ اور بھلے آدمی ہیں۔ ساڑھے گیارہ بجے ہوٹل کو واپس ہوا۔ بارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن۔ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے بیدار ہوا۔ ساڑھے نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ۔ سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا۔ ساڑھے دس بجے بریک فاسٹ ختم کر کے چہل قدمی کو گیا اور بارہ بجے ہوٹل کو واپس ہوا۔ ایک بجے لنچ کھایا۔ جس میں علاوہ میری پارٹی کے آج ذکی صاحب کے بھائی بھی شریک تھے (Sir Charles Bayley) و لیڈی بیلی نے آج شام کو چاء پر چار بجے مدعو کیا تھا۔ پونے چار بجے ہوٹل سے موٹر میں روانہ ہو کر اُن کے مکان کو گیا۔ وہ اور لیڈی بیلی دونوں نہایت تپاک سے ملے۔ سر چارلس اب اسّی برس سے زیادہ کے ہیں مگر اب بھی یہاں کی آب و ہوا کی وجہ سے چلتے پھرتے ہیں۔ حضرت والد ماجد صاحب کی خیریت و کیفیت سنکر بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ مہاراجہ بہادر کی کوئی بڑی تصویر اُن کے پاس نہیں ہے سکرٹری صاحب نے کہا کہ وہ سرکار کی خدمت میں آئندہ میل سے عرض کریں گے کہ سرکار اپنے آٹوگراف

کی تصویر اُن کے پاس بھیجیں - پانچ بجے وہاں سے واپس ہو کر ہوٹل آیا اور یہاں سے (House of Commons) کے ڈبیٹ میں شرکت کے لئے گیا جہاں مسٹر سیموئل (Samuel) نے جو لیڈی مکموہن کے دوست اور ممبر ہیں اپنی جانب سے ہم سب کو چاء پر مدعو کیا ہے - وہاں جاکر ہندوستان کے متعلق ڈبیٹ سنا جو بہت دلچسپ تھا - بعدہ چاء نوشی کی - اس کے بعد لائبریری و ڈائننگ روم دیکھا اور پھر (Mr. Samuel) ہم سب کو ہاؤس آف لارڈز کا ڈبیٹ سنانے اپنے ہمراہ لے گئے جہاں زراعت کے ایک بل پر مباحثہ ہو رہا تھا - یہاں آدہ گھنٹہ ٹھہر کر (House of Commons) میں سات بجے تک ڈبیٹ سنا اُس کے بعد ہوٹل کو واپس ہو کر آٹھ بجے ڈنر کھایا اور پونے نو بجے ہوٹل سے ہم سب آکسفورڈ سرکس سینما کو روانہ ہوئے جہاں آج امریکہ کے بہترین فلم ایکٹر (Ramon Novaro) کا گانا ہے - وہاں نو بجے پہنچے - مجمع اس کثرت سے تھا کہ تقریباً بیس منٹ میں اپنی نشست پر جس کو قبل از قبل محفوظ (Reserve) کرا لیا گیا تھا پہنچے (Ramon Novaro) جب اسٹیج پر آیا تو دس منٹ تک تالیون کی گونج ہوتی رہی اس نے متعدد گانے سنائے - ساڑھے گیارہ بجے شو ختم ہونے کے بعد ہوٹل کو واپس ہوا - بارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے

کے لئے گیا۔ وہاں سے دس بجے واپس ہوا۔ اسکے بعد رائسن اسٹیشنرز کی دکان کو نوٹ پیپر خریدنے کے لئے گیا۔ وہاں سے پکیڈلی گیا۔ اور تھامس کک کمپنی میں اپنے دستار کے پارساوں کے متعلق دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ آگئے ہیں۔ اُن کو ہوٹل بھیجنے کی ہدایت کر کے درزی کے پاس اپنے چار نئے سوٹوں کی فٹنگ لینے گیا۔ وہاں سے اپنی بڑی ہمشیرہ صاحبہ یعنی کوئنی آپا کے لئے ایک مشین جس سے قالین وغیرہ صاف کئے جاتے ہیں دیکھنے گیا۔ وہاں سے ایک بجے ہوٹل کو واپس آکر لنچ کھایا۔ اور دو بجے اپنے کمرے پر آکر اخبار پڑھا۔ تین بجے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کو خط تحریر کیا۔ ساڑھے تین بجے کو ڈک کمپنی کو گیا۔ وہاں سے چار بجے واپس ہو کر ساڑھے چار بجے کالٹن ہوٹل گیا جہاں آج اورینٹل کلب کے ممبران کی جانب سے کرنل سر حسن سہروردی صاحب وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کو لندن یونیورسٹی کی آنریری ایل ایل۔ ڈی کی ڈگری دیے جانے کے اعزاز میں (Reception) اور ایٹ ہوم دیا جانیوالا تھا۔ یہاں پر نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر۔ مسٹر عبداللہ یوسف علی۔ اور لیڈی ارون سابق وائسرائے ہند کی خاتون سے ملاقات ہوئی۔ سات بجے یہاں سے واپس ہو کر شفیع رسٹورا ن کو ہندوستانی کھانا کھانے کے لئے گیا۔ دس بجے ہوٹل کو چہل قدمی کرتا ہوا واپس ہوا۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن۔ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا۔ اور مسٹر پیرٹ۔

سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھا کر دس بجے واپس ہوا - گیارہ بجے ہوٹل سے فوٹو گرافر کی دوکان کو گیا جہاں اُس نے میری تقریباً دس قسم کی پلیٹ مختلف نشستوں سے لی - تصویر کے وقت لائیٹ نہایت تیز رکھی جاتی ہے - آئندہ دوشنبہ کو تصاویر دینے کا وعدہ کیا ہے - اُن کے آنے پر اُن کو حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں روانہ کرونگا - وہاں سے ایندرسن اینڈ شیپرڈ درزی کے پاس گیا - اور وہاں سے ایک بجے ہوٹل کو واپس ہوا - جہاں آج میں نے علیگڈھ کے دو طلباء کو جو لندن میں زیر تعلیم ہیں لنچ پر مدعو کیا تھا - ان میں ایک احسن شبیر صاحب اور دوسرے سعیدالدین صاحب تھے - یہ دونوں نہایت شریف طبیعت اور خوش مزاج ہیں - تین بجے تک وہ ٹھہرے - بعدہ میں نے کپڑے بدلے آج لیڈی پنہے (Pinhey) سابق رزیڈنٹ حیدرآباد کی خاتون نے چاء پر مدعو کیا ہے - سوا چار بجے اُن کے پاس پہنچا - وہ مجھ سے ملکر بہت محظوظ ہوئیں - اور حیدرآباد و لندن کے متعلق تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی - اُنہوں نے کہا کہ اُن کے فرزند اجمیر میں اسسٹنٹ کمشنر ہیں - اور ایک بیٹی امریکہ میں ہے اور دوسری برائٹن میں - چھ بجے وہاں سے واپس ہو کر بکنگھم پیالیس کی طرف ہوتا ہوا ہوٹل واپس ہوا - سات بجے کھانا کھایا - ساڑھے آٹھ بجے سنیما گیا - جہاں سے گیارہ بجے شب کو واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - دس بجے بریک

ناسٹ کھانے کے لئے مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب
کو ہمراہ لیکر کھانے کے کمرے میں گیا - گیارہ بجے وہاں سے واپس ہو کر چند
جوتے خریدے جن کا آرڈر گذشتہ ہفتہ دیا تھا - بعدہ اپنی بڑی ہمشیرہ صاحبہ
کے لئے قالین وفرش وغیرہ صاف کرنے کی بجلی کی مشین خریدی جس کی
اُنہوں نے فرمائش کی تھی - ایک بجے ہوٹل کو واپس ہو کر لنچ کھایا - آج کے
لنچ میں ڈاکٹر واگرے بھی شریک تھے جو یہاں اپنی تعلیم کی غرض سے حیدرآباد
سے آئے ہوئے ہیں اور جنھوں نے یہاں مڈیسن کے بہت بڑے امتحان یعنی
(M.R.C.P.) لندن میں کامیابی حاصل کی ہے - دو بجے لنچ سے واپس ہو کر
اخبار پڑھا اور (۳½) بجے ملک معظم کی پارٹی کے لئے دستار و سیاہ شیروانی
پہن کر تیار ہو گیا اور چار بجے بکنگہم پیالیس پہنچا - یہاں تقریباً دو ہزار
اصحاب مدعو تھے جن میں یہاں کے جملہ لارڈس اور بڑے خطاب یافتہ انگریز -
راجگان ہندوستان جو یہاں مقیم ہیں نیز کونسل کے ممبر اور دیگر لیڈرز
شریک تھے - یہاں ملک معظم و ہر مجسٹی - پرنس آف ویلز - ڈیوک وڈچس
آف کناٹ اور ہز مجسٹی کے دیگر دو فرزند پرنس ہنری و پرنس ابرٹ سب
موجود تھے - اُن کو دیکھا اور (۵½) بجے کافی پی - چھ بجے پارٹی برخاست ہوئی -
چونکہ آج اتفاق سے مطلع بالکل صاف رہا لہذا پارٹی نہایت کامیاب ہوئی -
سات بجے ہوٹل واپس ہو کر شفیع انڈین رسٹورانٹ کو گیا اور وہاں سے
(Saville Theatre) کو جاکر (Adventure) کا تماشہ دیکھا - گیارہ بجے
شب کو آرام کیا - شب بخیر -

لندن ۔ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا ۔ پونے نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا ۔ مسٹر پیرٹ ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر ناشتہ کرنے کے لئے ڈائننگ روم کو گیا ۔ وہاں سے دس بجے واپس ہو کر سید ذکی صاحب کے چھوٹے بھائی سید ہادی صاحب بلگرامی کے پاس سینٹ جانس وڈ کو گیا جہاں وہ ایک فیملی میں رہتے ہیں اور یہاں الکٹریکل انجنیرنگ کی تعلیم پاتے ہیں وہاں اتفاق سے نواب ولی الدولہ بہادر کے فرزند نواب رشید الدین خان صاحب سے ملاقات ہوئی ۔ وہ بہت موٹے ہو گئے ہیں اور میں نے مشکل سے اُن کو پہچانا ۔ وہاں سے ایک بجے واپس آکر ہوٹل میں لنچ کھایا ۔ ($۲\frac{۱}{۲}$) بجے میں آرٹیلری منشن کو گیا کہ وہاں یامین خان صاحب سے ملوں ۔ ($۳\frac{۱}{۲}$) بجے واپس ہوٹل آیا اور پونے چار بجے لیڈی گاف یعنی جنرل سر ٹرنس کینر کی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس چاء کی دعوت میں گیا ۔ اُنہوں نے اپنی صاحبزادی کو بھی مدعو کیا تھا اُن سے بھی ملا ۔ چاء کا نہایت اچھا انتظام تھا ۔ بعد چاء نوشی کے وہ مجھے اور میری پارٹی کو سینما دکھانے کو لیگئیں اور حضرت والد ماجد قبلہ کی خیریت و کیفیت سنکر بہت مسرور ہوئیں اور کہا کہ اُنہیں توقع ہے کہ سرکار ضرور ایک مرتبہ لندن آئینگے تاکہ یہاں کی چیزوں کو خود ملاحظہ کریں ۔ سات بجے وہاں سے واپس ہو کر سر اکبر و لیڈی حیدری کے پاس گیا لیکن وہ لوگ موجود نہ تھے ۔ ہوٹل آکر آٹھ بجے کھانا ختم کیا اور پرنس تھیٹر کو مسٹر پیرٹ ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر انگریزی (Play) دیکھنے گیا ۔ شب میں گیارہ بجے واپس ہو کر

آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن ۔ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا۔ دس بجے مسٹر سیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجاکر بریک فاسٹ کھایا۔ گیارہ بجے ہوٹل سے اینڈرسن اینڈ شیپرڈ ٹیلرز کی دوکان کو گیا۔ وہاں سے پکیڈلی ہوکر ہوٹل کو واپس آیا اور یہاں ایک بجے لنچ کھایا۔ دو بجے لنچ سے واپس ہوا اور اپنے کمرے پر جاکر اخبار پڑھا۔

چار بجے شام کو سید ذکی صاحب کے بھائی سید ہادی بلگرامی صاحب کے پاس چاء کی دعوت تھی سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر چاء پر گیا جہاں نواب رشید الدین خان صاحب فرزند نواب ولی الدولہ بہادر بھی موجود تھے۔ انہوں نے مجھے ۲۴۔ جولائی کو لنچ پر مدعو کیا ہے اور مین نے انہیں ۲۵۔ جولائی کو لنچ کی دعوت دی ہے وہاں پر چاء نوشی کے بعد پیانو۔ اور وائلن سنا جس کے بجانیوالے دو نہایت مشاق انگریز تھے۔ سات بجے وہاں سے واپس ہوکر ہوٹل کو آیا۔

آٹھ بجے کھانا ختم کرکے پکیڈلی کو گیا اور پھر وہاں سے ایک مشہور فلم (The Kid of Spain) دیکھنے گیا جو گیارہ بجے ختم ہوا۔ اسمین (Bull) اور انسان کی لڑائی نہایت حیرت انگیز طریقہ پر دکھائی گئی۔ وہاں سے واپسی پر ایک انگریزی رسٹوران میں کافی پی اور ($11\frac{1}{2}$) بجے ہوٹل کو واپس ہوکر آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن - ۲۳ جولائی سنه ۱۹۳۳ ع - یکشنبه

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا- نو بجے کپڑے پہن کر کمرے سے باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید علمبر دار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا - کئی روز سے قصد کر رہا تھا کہ لالہ رام سرن داس صاحب اور اُن کی بیوی اور داماد مسٹر بسنتی رام سے جا کر ملوں مگر وہ بوجہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی کمیٹی کی میٹنگس کے بہت عدیم الفرصت تھے لیکن آج بوجہ اتوار تعطیل تھی گیارہ بجے اُن سے جا کر ملا اور اُن سے ایک گھنٹے تک مختلف چیزوں کے متعلق گفتگو ہوتی رہی - انہوں نے میرے اسکاٹ لینڈ وغیرہ کے سفر کے متعلق بہت سی معلومات حاصل کیں اور اپنا بھی وہاں جانیکا قصد ظاہر کیا- (۱۲ ۱/۴) بجے وہاں سے روانہ ہو کر (۱۲ ۱/۲) بجے ہوٹل کو واپس ہوا جہاں آج میں نے مسز شفیع اور اُن کے چند دیگر دوستوں کو لنچ پر مدعو کیا ہے (۱ ۱/۴) بجے لنچ کھایا اور ڈھائی بجے لنچ ختم کر کے اپنے کمرے پر آیا اور تین بجے مسز شفیع - سید ذکی صاحب و مسٹر پیرٹ کے ہمراہ یہاں سے بیس میل کے فاصلہ پر دو مقام گلفورڈ کے قریب (Friday Street & Pool of Silence) دیکھے - وہاں سے سات بجے شام کو واپس ہوا اور ڈنر کھانے کے لئے گیا - سوا آٹھ بجے ڈنر ختم کر کے سوا نو بجے ایمپایر سنیما کو گیا جہاں آج (A Night in Cairo) کا فلم دیکھا- گیارہ بجے ہوٹل کو واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

لندن۔ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہو گیا اور باہر آ کر مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا۔ گیارہ بجے پکیڈلی کو گیا تاکہ اپنے قمیصوں کے متعلق کیفیت حاصل کروں کہ وہ تیار ہوئے یا نہیں وہاں سے ہوٹل کو واپس آیا اور ایک بجے نواب رشید الدین خان صاحب فرزند نواب ولی الدولہ بہادر جو لندن میں تعلیم پاتے ہیں اور سینٹ جانس وڈ میں رہتے ہیں انکے پاس لنچ کی دعوت میں گیا۔ وہاں تھوڑی دیر تک انگریزی و ہندوستانی ریکارڈ سنے اور (۱ $\frac{1}{2}$) بجے لنچ کھایا۔ (۲ $\frac{1}{2}$) بجے لنچ سے واپس آ کر تصاویر لئے اور وہاں سے روانہ ہو کر (Strand) کو جا کر سینما کیمرا دیکھا۔ (۳ $\frac{1}{2}$) بجے اسٹیشنری کی دوکان کو گیا اور وہاں اپنے واسطے چھ سو خط کے کاغذ اور چھ سو لفافون کا آرڈر دیا۔ واپسی میں (Raymond) کی دکان کو گیا اور اپنے نام کا مانوگرام تیار کرنے کا آرڈر دیا جس کو آئندہ پنجشنبہ تک تیار کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ شام میں نواب سر اکبر و لیڈی حیدری سے ملا اور اُن کے پاس ہائیڈ پارک ہوٹل میں نصف گھنٹہ تک امریکہ کے سفر کے متعلق اور دیگر گفتگو کرتا رہا۔ سات بجے شفیع انڈین رسٹوران جا کر مغلئی کھانا کھایا۔ آٹھ بجے وہاں سے مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر ایک انگریزی پلے (Ten Minutes Alibi) دیکھنے گیا وہاں سے گیارہ بجے ہوٹل کو واپس آ کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن۔۲۵ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے تیار ہو کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ۔ سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا۔ (۱۰$\frac{1}{۲}$) سے گیارہ بجے تک اخبار پڑھا۔ سوا گیارہ بجے ڈورا سٹریٹ گیا جہاں سے سر کے اوپر پہننے کی جالیاں خریدیں۔ بعدہ وہاں سے میوزیم اسٹریٹ و آکسفورڈ سرکس کو گیا اور ایک بجے ہوٹل کو واپس ہوا۔ آج میں نے نواب رشید الدین خان بہادر فرزند نواب ولی الدولہ بہادر کو لنچ پر مدعو کیا ہے۔ وہ مع اپنے دو دوستوں کے سوا بجے آئے۔ (۱$\frac{1}{۲}$) بجے تک کچھ گفتگو کر کے ہم سب نے لنچ کھایا۔ (۲$\frac{1}{۲}$) بجے اپنے کمرے پر واپس آکر کافی پی۔ نواب صاحب (۳$\frac{1}{۲}$) بجے تک ٹھہرے۔ اُن کے جانیکے بعد میں نے اخبار پڑھا۔

آج شام کو پانچ بجے میری چاء کی دعوت آسٹرین منسٹر کے پاس سے آئی ہے۔ اس کیلئے میں (۴$\frac{1}{۲}$) بجے تیار ہو گیا اور پونے پانچ بجے موٹر میں سوار ہو کر نمبر (۱۲) بنیگرو اسکوائر گیا۔ وہاں نواب اور ر. بیگم مہدی یار جنگ۔ سر رچرڈ و لیڈی ٹرنچ و سر مرزا اسمٰعیل سے ملاقات ہوئی اور سات بجے وہاں سے واپسی ہوئی جس کے بعد میں نے کھانا کھایا۔ آٹھ بجے کمرے پر آکر کپڑے بدلے کیونکہ دس بجے شب کو سر اکبر حیدری کے پاس آج ایٹ ہوم کی دعوت تھی۔ پونے دس بجے سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ہائیڈ پارک ہوٹل گیا جہاں سر اکبر و لیڈی حیدری سب کا

استقبال کر رہے تھے وہاں پہلے ایلورہ - اجنٹہ و حیدرآباد کی نئی عمارات کے سلائیڈسس دکھائے گئے بعدہ ایٹ ہوم ہوا آج جنرل سرٹرنس و لیڈی کیر سے یہاں ملاقات ہوئی اور حیدرآباد اور سرکار کی خیریت اور ولایت کی سیر و سیاحت کے متعلق گفتگو ہوی - گیارہ بجے شب کو برخاست کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - دس بجے حسب معمول مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا - وہاں سے سوا دس بجے واپس ہوکر اپنے کمرے پر آیا اور انگریزی اخبار پڑھا - گیارہ بجے موٹر میں سوار ہوکر (Standard) موٹرکار دیکھنے گیا جو (Continent) کے دورہ کے لئے تین ماہ کے واسطے حاصل کی جارہی ہے - وہاں سے اینڈرسن اینڈ شیپرڈ ٹیلرز کی دکان گیا اور وہاں سے (Hay Market) جاکر اپنے قمیصوں کو ہوٹل روانہ کرنے کی ہدایت کی - ایک بجے ہوٹل واپس ہوا - ڈیڑھ بجے لنچ کھایا اور اُس کے بعد چار خطوط تحریر کئے جنمیں ایک حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں تحریر کیا ہے اور بقیہ ایک دیورپلی اور دو دوستوں کو - چار بجے چار پینے کے بعد موٹر میں ہواخوری کے لئے گیا اور راستہ میں رائننڈ کی دکان پر اپنی مانوگرام کی ڈائی کے متعلق دریافت کیا - اُس نے کل روانہ کرنے کا وعدہ کیا ہے - سات بجے شفیع انڈین رسٹورانٹ کو گیا جہاں مغلئی کھانا کھایا اور وہاں سے سوا آٹھ بجے واپس ہوکر

نو بجے پرنس آف ویلز ورائٹی شو دیکھا - اسمیں بعض ورزش کے کمال نہایت اچھے بتائے جاتے ہیں اور ناچ بھی بہت اچھا اور خوشنما لباس میں ہوتا ہے - گیارہ بجے وہاں سے ہوٹل کو واپس آکر آرام کیا - شب بخیر -

لندن - ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر مسٹر پیسرٹ و سید علمبردار صاحب کے ہمراہ ناشتہ کرنے کے لئے گیا - ذکی صاحب بعد کو آکر شریک بریک فاسٹ ہوئے - سوا دس بجے بریک فاسٹ سے اپنے کمرے پر واپس آیا اور گیارہ بجے یہاں سے (Hoover) کمپنی کو گیا جہاں میں نے اپنی بڑی ہمشیرہ صاحبہ یعنی رانی مدن گوپال کیلئے ایک (Hoover) بجلی کی مشین خریدی - اس سے قالین و فرش وغیرہ صاف کئے جاتے ہیں - اور نہایت کار آمد چیز ہے میں نے فرم کو آرڈر دیا کہ وہ اسکو پیک کرکے بمبئی اسطرح روانہ کریں کہ وہاں نومبر کے شروع میں ہم لوگوں کے پہنچنے سے قبل پہنچے - وہاں سے پکیڈلی کو نوانا فوٹوگرافر کے پاس گیا وہاں چند تصاویر دیکھیں - ذکی صاحب نے مسز ذکی کا ایک (Enlargement) کرایا ہے وہ بھی بہت صاف اترا ہے - یہاں سے اسٹینڈرڈ موٹر کمپنی کو ہوتا ہوا واپس آکر ہوٹل میں ایک بجے لنچ کھایا - دو بجے اپنے کمرے پر آیا اور (۳ ۱/۲) بجے یہاں سے کیو گارڈن جانیکا قصد تھا لیکن گرمی زیادہ ہونیکی وجہ سے ارادہ ملتوی کر دیا اور پانچ بجے لندن برج کو جا کر دیکھا جو دریائے (Thames) کے کنارے واقع ہے - وہاں سے واپسی میں لاج کی وہ عمارت

دیکھی جو دنیا میں لاج کی سب سے بڑی عمارت بنائی گئی ہے - فی الحقیقت یہ لاج نہایت شاندار ہے - سات بجے ہوٹل کو واپس ہوا - آٹھ بجے کھانا کھا کر امریکہ سے آئی ہوئی مشہور گانے والی گریس فیلڈ کا گانا سننے کے لئے (Pillada) گیا - گیارہ بجے ہوٹل واپس آیا - کل گرمی کی وجہ سے پارہ شیڈ میں (۸۸) تھا اور باہر (۱۱۰) - حیدرآباد سے کہیں زیادہ گرمی ہو رہی ہے - ساڑھے گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیبرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا - آدہ گھنٹہ تک اپنے کمرے میں اخبار پڑھا - ساڑھے دس بجے بوٹ و شوز کی فیکٹری کو گیا - وہاں سے ہائیڈ پارک و پکیڈلی ہوتا ہوا ایک بجے ہوٹل کو واپس ہوا - دیڑھ بجے لنچ کھانے کے لئے گیا - ڈہائی بجے وہاں سے واپس ہوا - جمعدار عبدالجبار صاحب کے فرزند عبدالوہاب صاحب آج ملنے آئے - اُنکو کل میں نے لنچ پر مدعو کیا ہے - تین بجے وہ واپس گئے اور میں مسٹر پیبرٹ و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر یہاں کے مشہور دریائے (Thames) پر گیا اور وہاں سے اسٹیمر کے ذریعہ لندن برج کے نیچے سے گزر کر (Greenwich) گیا جہاں تمام دنیا کا وقت رکھا جاتا ہے - اور راستہ میں مختلف جہاز تجارتی وغیرہ دیکھے - سات بجے شام کو ہوٹل واپس آیا - آٹھ بجے کھانا کھایا اور نو بجے آج ایک جرمن فلم کو دیکھنے گیا

جو یہاں بہت شہرت حاصل کر رہا ہے - گیارہ بجے واپسی میں (Lyons)
رسٹوران کو گیا جو یہاں ایک مشہور رسٹورنٹ ہے - اور وہاں جا کر کافی
پی - واپسی میں پکیڈلی ہوتا ہوا گیارہ بجے ہوٹل کو واپس ہوا - ساڑھے
گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

لندن - ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ
سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر بریک فاسٹ
کے لئے گیا سوا دس بجے وہاں سے واپس ہو کر پکیڈلی سرکس - آٹو موبائیل
کمپنی ورولس کمپنی کو گیا تا کہ وہاں اپنی موٹر کو ہندوستان روانہ کر دینے
کے لئے پیکنگ وغیرہ کا آرڈر دوں تصفیہ یہ ہوا کہ بتاریخ
۳۱ - جولائی دوپہر تک موٹر رولس کمپنی کو بھیجد - بجائیگی اور کمپنی اس کو
پیک کرا کے یہاں سے راجپوتانہ جہاز سے روانہ کر دیگی جو ۲۲ - اکٹوبر
کو بمبئی پہنچےگا اور وہاں رولس کمپنی کے ایجنٹ اسے جہاز سے اتروا کر
تیار رکھیں گے جو مجھ کو بمبئی میں میرے پہنچنے پر مل جائیگی - ایک بجے
ہوٹل کو واپس آیا جہاں میں نے آج عبدالوہاب صاحب فرزند عبدالجبار
صاحب جمعدار نبسہ جنرل سرافسر الملک بہادر اور ممتاز حسین فرزند نواب
مشیر جنگ بہادر کو جو میرے جاگیردار کالج کے دوست ہیں لنچ پر مدعو کیا تھا -
تین بجے لنچ کھا کر (Hurlingham) گئے وہاں سے ہوٹل واپس آ کر چار بی

اور (۵ ½) بجے موٹر میں ہائیڈ پارک گئے، سات بجے واپس آکر کھانا کھایا اور (۸ ¼) بجے میں مع اپنے دوستوں کے (Leicester Square) لیسٹر اسکوئر ورائٹی شو گیا جہاں سے گیارہ بجے واپس ہوا - ساڑھے گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع یوم یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار رہوا - نو بجے حسب معمول کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کے ہمراہ ناشتہ کیا - سوا دس بجے بریک فاسٹ کے بعد اپنے کمرے پر آیا اور آدھ گھنٹہ تک اخبار پڑھا - گیارہ بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر ہائیڈ پارک و پکیڈلی گیا - پکیڈلی سے (Underground) ریل میں سوار ہو کر براٹن روڈ (Brompton Road) آیا - زمین کے نیچے جس قدر ریلوں کے اسٹیشن ہیں اُن میں پکیڈلی اسٹیشن سب سے زیادہ بڑا ہے اور ان اسٹیشنوں میں بجلی کے لفٹ ہیں جو آٹومیٹک ہیں اور اوپر سے نیچے پہنچا دیتے ہیں - اتوار کے روز لندن بالکل سنسان نظر آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر بہت بڑا ہے مگر لوگ نہیں ہیں - اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اول تو زیادہ تر لوگ شنبہ کی سہ پہر کو باہر چلے جاتے ہیں اور جو لوگ رہتے ہیں اُن میں زیادہ تر پارکوں کو چلے جاتے ہیں اور بقیہ اپنے گھروں پر آرام لیتے ہیں - راستوں پر مجمع یکشنبہ کے روز بہت کم ہوتا ہے - ایک بجے لنچ کھانے کے لئے گیا - دو بجے وہاں سے واپس ہو کر کافی

پی اور تین بجے یہاں کا مشہور باغ (Kew Gardens) کیوگارڈن دیکھنے گیا وہاں سے سات بجے واپس ہوکر ڈنر کھایا (۸½) بجے سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر چہل قدمی کے لئے پارک گیا وہاں سے دس بجے واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

لندن - ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۳۳ع - روز دو شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے صبح کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوکر آدہ گھنٹہ تک اخبار پڑھا - گیارہ بجے امپیریل بینک اور وہاں سے آٹو مو بیل کمپنی اور وہاں سے تھامس کک کمپنی کو گیا - ایک بجے ہوٹل واپس آیا اور سوا بجے لنچ کھانے کے لئے گیا - لنچ سے (۲½) بجے واپس ہوکر لیڈی گاف اور مسٹر پیسرٹ کی والدہ کو کل میرے ساتھ لنچ پر آنے کی دعوت دی آج معلوم ہوا کہ مسٹر پیسرٹ کی منگنی ایک آسٹرین لڑکی مس گریلا نامی سے طے پائی ہے یہ خبر آج اخبار میں بھی شایع ہوئی - مسز پیسرٹ پانچ زبانیں بے تکلف بولتی ہیں اور لندن میں آسٹرین لیگیشن میں کام کرتی ہیں - آج اُن کو بھی میں نے کل لنچ کی دعوت دی ہے - چار بجے چاء پی اور اس کے بعد پکیڈلی سرکس گیا اور وہاں سے واپسی میں بکنگھم پیالس ہوتا ہوا واپس آیا - سات بجے کھانے کے لئے گیا - سوا آٹھ بجے ڈنر سے

واپس ہو کر اپنے کمرے پر آیا اور نصف گھنٹہ تک مسٹر پیرٹ سے (Continent) کے سفر کے پروگرام کے متعلق گفتگو کرتا رہا جس میں علمبردار صاحب بھی شریک رہے اس کے بعد ہم سب چہل قدمی کو گئے اور ساڑھے دس بجے واپس ہو کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن ۔ یکم اگست سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے کھانے کے کمرے میں گیا۔ وہاں سے دس بجے واپس ہوا اور نصف گھنٹہ تک اخبار پڑھا۔

گیارہ بجے موٹر میں سوار ہو کر ہائیڈ پارک ہوٹل کو نواب سر اکبرو لیڈی حیدر نواز جنگ سے ملنے گیا۔ لیکن وہ وہاں موجود نہ تھے۔ تھامس کک اینڈ کمپنی کو جا کر خطوط کے متعلق دریافت کیا معلوم ہوا کہ ہوائی جہاز سے میل ایک روز بعد آئیگا کیونکہ راستہ میں طوفان کی وجہ سے جہاز کے پہنچنے میں تاخیر ہو گئی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہوائی جہاز کو ایک روز کی دیر ہو جاتی ہے مگر ہوائی جہاز کے ذریعہ نو روز میں خط پہنچتا ہے اور ڈاک کے جہاز کے ذریعہ سولہ دن صرف ہوتے ہیں ہوائی جہاز سے خطوط روانہ کرنا ہر حالت میں باعث سہولت و خطوط جلد پہنچنے کا ذریعہ ہے ($12\frac{1}{2}$) بجے

ہوٹل گیا ایک بجے لیڈی گاف مسٹر پیرٹ کی ہونے والی بیوی اور مسیز پیرٹ یعنی مسٹر پیرٹ کی والدہ لنچ پر آئیں اور ڈیڑھ بجے لنچ شروع ہوا (۲½) بجے لنچ ختم ہوا تین بجے تک وہ لوگ میرے کمرے میں بیٹھکر گفتگو کرتے رہے اور بعدہ واپس ہوے چار بجے میں نے چاء پی اُس کے بعد ہائیڈ پارک و پکیڈلی گیا وہاں سے چھ بجے واپس ہوا - سات بجے کھانے پر گیا اور سوا آٹھ بجے واپس ہوکر سینما دیکھنے گیا جہاں سے گیارہ بجے شب واپس ہوا - شب بخیر -

---

لندن - ۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - سوا نو بجے مسٹر پیرٹ سید ذکی صاحب وسید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا - سوا دس بجے وہاں سے واپس ہوکر اخبار پڑھا اور نصف گھنٹہ کے بعد پیٹر نارتھ فوٹو گرافر کے پاس گروپ فوٹو کھنچوانے گیا وہاں سے امپیریل بنک آف انڈیا گیا جو لندن سٹی یعنی قدیم شہر میں واقع ہے - ساڑھے بارہ بجے وہاں سے واپس ہوکر رولس رائس کمپنی گیا جہاں میری موٹر کو بمبئی روانہ کئے جانے سے متعلق ضروری ہدایات دینا تھیں وہاں سے ڈیڑھ بجے ہوٹل واپس آکر لنچ کھایا اور (۲½) بجے اپنے کمرے میں آکر حضرت والد ماجد صاحب قبلہ اور اقبال نواب اپنے چھوٹے بھائی کو خطوط تحریر کئے -

آج شام کو آنریبل لالہ رام سرن داس صاحب اُن کی بیوی اور داماد مسٹر بنسی رام کو ہیں نے چاء پر مدعو کیا ہے لنچ یا ڈنر پر آنے سے انہوں نے اس وجہ سے معذرت کی تھی کہ انگریزی کھانا اُن کو موافق نہیں ہے وہ ساڑھے پانچ بجے آئے اور سات بجے تک ٹھہرے اور مختلف امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اُس کے بعد ڈاکٹر واگرے ملنے آئے اور ساڑھے سات بجے شب کو ذکی صاحب کی دو خالہ ساس اور ماموں خسر اور ذکی صاحب کے چھوٹے بھائی سید ہادی صاحب بلگرامی ڈنر کے لئے آئے سوا نو بجے ڈنر کھا کر ساڑھے دس بجے تک اُن سے گفتگو ہوتی رہی۔ گیارہ بجے میں نے کپڑے بدلے اور آرام کرنے کے لئے گیا۔ شب بخیر۔

لندن۔ ۳ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا۔ اور مسٹر پسرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا۔ سوا دس بجے وہاں سے واپس ہو کر نواب سر حیدر نواز جنگ و لیڈی حیدری سے ملنے ہائیڈ پارک ہوٹل گیا۔ سر اکبر موجود نہ تھے لیڈی حیدری سے رخصت ہو کر واپس آیا۔ وہاں سے پارک لین ہوٹل نواب و بیگم مہدی یار جنگ بہادر سے رخصت ہونے گیا نواب مہدی یار جنگ موجود نہ تھے اُن کی بیگم صاحبہ سے ملکر واپس ہو کر (Savoy) ہوٹل گیا اور وہاں کرنل سر رچرڈ ٹرنچ سے ملا۔ لیڈی ٹرنچ موجود

نہ تھیں وہاں سے سر رجنالڈ ویڈ ی گلانسی کے پاس گیا مگر یہ دو نوں بھی مکان پر
موجود نہ تھے لہذا رخصتی کارڈ چھوڑکر جس پر (P.P.C) تحریر کرتے ہیں واپس
ہوٹل آیا اور ایک بجے لنچ کھانے گیا جہاں سے سوا دو بجے واپس ہو کر
پیکنگ کرانا شروع کرایا چار بجے پیکنگ ختم ہوا بعدہ گولڈ اینڈ سلور اسمتھ
کے پاس اپنی گھڑیاں اُن کے ذریعہ سے بمبئی روانہ کرنیکا تصفیہ کرنے گیا۔ وہاں
سے نواب یامین خان صاحب کے پاس چاء کی دعوت میں گیا اور وہاں سے
ساڑھے چھ بجے ہوٹل واپس آیا اور سات بجے یہاں سے شفیع انڈین
رسٹوران گیا اور وہاں سے (Give Me A Ring) کا تھیٹر دیکھکر
(۱۲) بجے شب واپس ہوا اور آرام کیا۔ شب بخیر۔

لندن و بروسل ۔ ۴ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح چھ بجے بیدار ہوا کیونکہ آج ساڑھے آٹھ بجے لندن سے (Continent)
کے سفر کے لئے روانگی مقرر تھی (۷ ۱/۴) بجے کپڑے پہن کر تیار ہو گیا اور (Valet)
کو سامان پیک کرنے کی ہدایت کی ۔ آٹھ بجے مسٹر پیسرٹ سید علمبر دار
صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا جہاں
سے (۸ ۱/۴) بجے واپس ہوا اور موٹر میں سوار ہوا ۔ ڈوور (Dover)
لندن سے تقریباً (۸۰) میل ہے یہاں (۱۰ ۳/۴) بجے پہنچکر موٹر کو اسٹیمر
پر چڑھوایا اور ہم لوگ بھی سب اسٹیمر میں (۱۲) بجے سوار ہوئے جو یہاں
سے ایک بجے روانہ ہو کر چار بجے شام کو (Ostend) پہنچتا ہے جو بلجیم میں ہے

یہاں پر ایک پٹنہ کے ہندوستانی ڈاکٹر بی - نارا ین صاحب نامی اور
ایک سکھ صاحب دربجے سنگھ صاحب نامی سے جو (Sandhurst) کالج سے ملٹری
کمیشن لیکر جارہے ہیں ملاقات ہوئی اور دیر تک مختلف گفتگو ہوتی رہی -
سوا چار بجے اسٹیمر (Ostend) پہنچا - ہم لوگوں نے اُسوقت تک کہ
موٹر اسٹیمر سے اتاری جائے چاء پی اور پانچ بجے (Ostend) سے بروسل
کو جو بلجیم کا دارالسلطنت ہے روانہ ہوے راستہ میں (Bruges) اور (Ghent)
گینٹس پر سے گزرے یہ دونوں اچھے مقامات ہیں - اور آٹھ بجے بروسل
پہنچے جس کا فاصلہ (Ostend) سے تقریباً ستر میل ہے - کھانا کھا کر (۱۰ $\frac{1}{۲}$)
بجے آرام کیا - شب بخیر -

بروسل - ۱۵ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہو کر کپڑے پہنے - نو بجے مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب
و سید ہادی صاحب بلگرامی برادر سید ذکی صاحب جو لندن سے برلن تک
اس سفر میں میری موٹر میں ساتھ ہیں اور سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر
ناشتہ کیا اور دس بجے وہاں سے واپس آکر تھوڑی دیر اخبار پڑھا - (۱۰ $\frac{1}{۲}$) بجے
موٹر میں سوار ہو کر پہلے بروسل کے شہنشاہ کے محل کو دیکھنے گیا - وہاں
سے ٹاؤن ہال اور (Cathedral) دیکھا بعدہ ہائی کورٹ کی عمارت دیکھنے
گیا جو یہاں بہت مشہور ہے اُس کے بعد پارک گیا اور وہاں سے واٹرلو گیا
جہاں نپولین اور ولنگٹن کی بہت مشہور لڑائی ہوئی تھی - جو دس میل ہے

اسی مقام پر پہلی اور آخری شکست نپولین کو ہوئی وہاں میدان جنگ دیکھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں ابتک زمین کے اندر سے ہل جوتتے وقت اکثر ہڈیاں و گولیاں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ یہاں پر ایک پہاڑی ہے جس پر (Statue) قایم ہے اور وہیں (Wellington) کھڑا ہوا تھا جب کہ خونریز جنگ ہو رہی تھی۔ بروسل کا پارک نہایت خوبصورت و شاداب ہے۔ یہاں خوبی یہ ہے کہ شروع سے آخر تک تقریباً پندرہ میل تک دو رویہ سڑک پر ایسے درخت ہیں کہ موٹر سایہ کے اندر سے جاتی ہے جو نہایت آرام دہ ہے۔ گرمی یہاں بھی بہت زیادہ تھی۔ ایک بجے واپس ہو کر لنچ کھایا چار بجے چاء پی۔ چھ بجے چہل قدمی کے لئے اپنی پارٹی کے ہمراہ گیا۔ سات بجے ہوٹل واپس ہوا۔ آٹھ بجے ڈنر کھا کر سینما دیکھا۔ گیارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

بروسل۔ ویز باؤن۔ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے روانگی مقرر تھی لہذا آج بھی صبح (۶½) بجے بیدار ہوا۔ کپڑے پہن کر (۷½) بجے تیار ہوا اور مسٹر پیرٹ۔ سید ہادی صاحب۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ناشتہ کیا۔ وہاں سے آٹھ بجے واپس آیا اور سوا آٹھ بجے موٹر پر بروسل سے ویز باؤن کیلئے روانہ ہوا جو جرمنی میں نہایت خوبصورت مقام ہے اور جہاں کا پانی نہایت صحت بخش ہے بروسل سے اس کا فاصلہ دو سو پچاس میل سے زیادہ ہے مگر جرمنی میں سڑکیں ایسی اچھی حالت میں ہیں کہ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی پر سے موٹر

جارہی ہے - اور فی گھنٹہ چالیس پچاس میل کی رفتار سے عام طور پر لوگ سفر کرتے ہیں - راستہ میں (St. Trond—Louvain) وغیرہ سے گزرے اور ایک بجے ایکسلاچیپل میں جو جرمنی کا بڑا شہر ہے لنچ کھایا - آج یہ شہر جھنڈیوں وغیرہ سے نہایت آراستہ تھا کیونکہ (Holland) کا شہزادہ (Prince Henry) یہاں آیا ہوا ہے جس کا جلوس آج نکلا تھا - وہاں سے (۲½) بجے روانہ ہو کر (Koln) اور (Bruges) پر سے گزرے - راستہ میں تقریباً بیس میل تک دریائے رائن کے کنارے سے موٹر گئی یہ منظر بہت پرلطف ہے دریا کے ہردو جانب ریل اور مکانات بنے ہوئے ہیں - انگلینڈ و اسکاٹ لینڈ میں کوئی مقام اسکا مقابلہ نہیں کرتا - نہایت ہی پرفضا راستہ ہے آٹھ بجے ویزباڈن پہنچے دس بجے ڈنر کھانے کے بعد چہل قدمی کو گئے - گیارہ بجے واپس آکر آرام کیا - شب بخیر -

---

ویزباڈن - ۱۷ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب سید ہادی صاحب و سید علمبر دار صاحب کے ہمراہ بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا اور وہاں سے دس بجے واپس ہو کر موٹر دیکھی جس پر سامان رکھا جا رہا تھا اسی پر سوار کر ہو ویزباڈن کے باتھ دیکھنے گیا جہاں ہزارہا آدمی گلاسوں میں پانی لیکر پیتے ہیں اور اس پانی سے ذیابیطیس و دیگر امراض میں بہت فائدہ ہوتا ہے - بہت سے لوگ یہاں حمام کے ذریعہ سے

بھی علاج کراتے ہیں - گیارہ بجے ہوٹل سے (Leipzig) کے لئے روانہ ہوا جو جرمنی کا ایک مشہور شہر ہے اور جہاں گیٹے شاعر نے تعلیم پائی تھی - یہ مقام ویزباؤن سے (۲۳۰) میل کے فاصلہ پر ہے - راستہ میں موٹر کے کاربریٹر میں کچھ میل آجانے کی وجہ سے موٹر تقریباً نصف گھنٹہ تک درست کرنی پڑی - اسی اثنا میں ہم لوگ قریب کے گاؤں (Hanover) نامی میں لنچ کھانے چلے گئے - موٹر درست ہوکر آنیکے بعد ساڑھے تین بجے روانہ ہوئے (Eisenach) گزرکر (Frankfurt) دو بڑے مقامات پر سے اور (Fulda) ساڑھے پانچ بجے پہنچے اور وہاں چاء پی اور (Leipzig) کے ہوٹل کو ذریعہ ٹیلیفون مطلع کیا کہ ہم لوگ نو بجے وہاں پہنچینگے لہذا ڈنر تیار رکھیں - یہاں سے چھ بجے روانہ ہوکر (Nurnburg) ہوتا ہوا ساڑھے نو بجے (Leipzig) پہنچا اور وہاں (Kaiser Hof) ہوٹل میں قیام کیا - دس بجے ڈنر کھایا اور گیارہ بجے آرام کرنے گیا - شب بخیر -

---

لیپزگ و برلن - (Leipzig و Berlin) ۔ ۸ اگست سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب - سید ہادی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا - ہوٹل میں لیپزگ کے تھوڑے سے فوٹو پوسٹ کارڈس خریدے - جنرل اور لیڈی وارنر سے جو سنہ ۱۹۰۴ع میں حیدرآباد اور میسور کے افواج کے ملٹری اڈوائزر تھے

اور جو حضرت والد ماجد صاحب قبلہ سے خوب واقف ہیں آج اتفاق سے اسی ہوٹل میں ملاقات ہوئی - وہ دونوں جرمنی کا دورہ کررہے ہیں - تقریباً نصف گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی - گیارہ بجے میں موٹر میں سوار ہوکر (Leipzig) کے مشہور مقامات کو جن میں نمایش گاہ - وار میموریل - لائبریری ٹاؤن ہال و ابرٹ پارک ہیں دیکھنے گیا اور واپسی پر اسٹیشن دیکھا جو یورپ میں سب سے بڑا اسٹیشن کہا جاتا ہے - اس کا پلیٹ فارم ایک ہزار گز کا ہے - وہاں سے ہوٹل واپس آکر لنچ کھایا اور (۲) بجے یہاں سے برلن کے لئے روانہ ہوا - جو سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے - راستہ میں (Potsdam) پر (Sassounci) پیالس و دیگر پیالس دیکھے - فی الحقیقت یہ عمارتیں نہایت خوبصورت - شاندار اور اُن کے ساتھ کے باغات و پارک نہایت اچھی حالت میں پائے گئے - جرمنی کی سرحد شروع ہونے کے بعد سے برلن تک یعنی چار سو میل تک شاید ہی کوئی جگہ ایسی ہو جو خالی پڑی ہو ورنہ سلسلہ وار مکانات ہیں اور ہر جگہ شادابی - سڑکیں نہایت وسیع اور اچھی ہیں - مکانات نہایت صاف ستھرے اور ہوادار غرضکہ دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عام حالت نہایت آسودہ ہے - ($7\frac{1}{2}$) بجے برلن پہنچے اور یہاں (Excelsior Hotel) میں قیام کیا - معلوم ہوا کہ مہدی حسن صاحب میرا انتظار کرکے واپس چلے گئے ہیں لہذا اُن کو ذریعہ ٹیلیفون اپنی آمد کی اطلاع دی اور وہ نو بجے ملنے آئے اور میوہ میرے واسطے ساتھ لائے - وہ اس محبت سے ملے کہ چھ سات منٹ تک مجھے لپٹے رہے - دس بجے وہ مجھے اپنے ہمراہ ایک رسٹوران دکھانے

لے گئے جس کا نام (Vaterland) ہے اور دنیا میں یہ اپنے نمونہ کا ایک ہی رسٹورا ن ہے - یہاں پر مختلف کمرے ہیں اور اُن میں مختلف قسم کا فرنیچر اور مختلف (Countries) کی سینری نہایت اچھی طرح بتائی گئی ہیں - مثلاً وینس - وینا - قسطنطنیہ - دریاے رائن کا ایک حصہ جہاں اوپر ایک (Castle) ہے نیچے دریا بہتا ہے اطراف میں پہاڑ ہیں - یہاں چاند و تارے بجلی کے ذریعہ سے نکلتے ہیں بعدہ نہایت زور کا ابر آتا ہے اور دھواں دکھائی دیتا ہے - پھر بادلوں اور بجلی کی گرج و کڑک ہوتی ہے اور آخر میں مینہ برستا ہے - یہ ایک ایسا سماں ہے جس کی تعریف کا الفاظ میں کیا جانا نہایت مشکل امر ہے - آخر میں صبح کی سفیدی نمودار ہو کر دن نکل آتا ہے - عجیب و غریب منظر ہوتا ہے - گیارہ بجے مہدی حسن صاحب ہمارے ساتھ ہوٹل واپس آئے اور (۱۲ ½) بجے تک یہاں ٹھر کر واپس گئے - کل صبح گیارہ بجے آئینگے - میں نے کپڑے بدل کر ایک بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

برلن - ۱۹ اگست سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر کمرے کے باہر آیا - سوا نو بجے مسٹر پیسرٹ سید ذکی صاحب - سید ہادی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا - سوا دس بجے زین العابدین صاحب جو مہدی حسن صاحب کے چھوٹے بھائی اور جرمنی میں انجنیرنگ کی تعلیم پا رہے ہیں ملنے آئے - اُن سے پونے بارہ بجے

تک گفتگو ہوئی۔ مہدی حسن صاحب بھی اسی اثناء میں آ گئے۔ بارہ بجے ہم سب موٹر میں سوار ہو کر پہلے برٹش سفیر (Ambassador) کے یہاں کارڈس چھوڑنے گئے، وہاں سے (Unter de Linden) گئے، جو یہاں کی مشہور سڑک ہے اور جہاں قیصر کا محل اور دیگر مشہور عمارتیں مثلاً مختلف قسم کے میوزیم۔ یہاں کا مشہور گرجا۔ مشہور بنک وغیرہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب قیصر یہاں مقیم تھے تو اُن کی خواہش تھی کہ اس حصہ کے قرب وجوار میں برلن کی سب خوبصورت چیزیں رہیں۔ اب محل خالی ہے اور وہ رونق نہیں ہے جو پہلے تھی تاہم یہ برلن کی بہترین جگہ ہے۔ یہاں بسمارک کا اسٹیچو دیکھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے جرمنی کو اس قدر ترقی دی۔ وہیں پارک بھی دیکھا جو بہت بڑا پارک اور نہایت شاداب ہے پارک کے قریب ایک سڑک پر قیصر جرمنی نے اپنے سب بزرگوں کے اسٹیچو یکے بعد دیگرے نصب کرا دئے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کے ہر بچہ تک کو قیصر کے گھرانے کے بادشاہوں کے پورے نام یاد ہیں ہر اسٹیچو کے نیچے اُس زمانہ میں جو وزیر یا جنرل بادشاہ کا وفادار اور وفاشعار ہوتا تھا اُسکی تصویر بھی موجود ہے۔ یہ اسٹیچو سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں۔ واپسی پر شہر کے حصہ کو دیکھتے ہوئے ہوٹل ایک بجے پہنچے اور (۲½) بجے لنچ ختم کر کے میں نے اپنے کمرے میں آ کر حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کو خط لکھا۔ (۳½) بجے موٹر میں سوار ہو کر یہاں کے اُس حصہ کو دیکھا جو لندن کے پکیڈلی کے مقابلہ کا ہے۔ وہاں سے ایک رسٹوراں جا کر چاء پی

اور (۵½) بجے یہاں کا مشہور (Aquarium) دیکھا جہاں پر بعض بعض مچھلیاں نایاب ہیں جو ولایت میں بھی نہیں دیکھی گئیں - یہاں پر ہر جگہ نہایت صفائی پائی جاتی ہے اکویریم بھی بہت صاف ستھرا تھا - وہاں سے سات بجے واپس ہوئے - مہدی حسن صاحب جو دوپہر سے ساتھ تھے رخصت ہو کر اپنی جائے قیام پر گئے - کل صبح آنے کا وعدہ کیا ہے - سات بجے ڈنر کھایا - آٹھ بجے ورائٹی شو دیکھنے کے لئے (Winter Garten) گئے جو یہاں کا بہت بڑا اسٹیج ہے - یہاں پر جو مختلف تماشے دکھائے گئے اُن میں گانا اور کثرت کے کرتب بہت اچھے تھے - یہ کھیل گیارہ بجے ختم ہوا - ساڑھے گیارہ بجے ہوٹل واپس آکر آرام کیا - شب بخیر -

---

برلن - ۱۰ اگست سنہ ۱۹۳۳ع - پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر ناشتہ کیا - دس بجے وہاں سے واپس ہو کر انگریزی اخبار پڑھا اور گیارہ بجے زین العابدین صاحب اور عباس علی خان صاحب برادر نسبتی نواب مہدی یار جنگ بہادر سے ملا - بارہ بجے مہدی حسن صاحب بھی آگئے سوا بارہ بجے میں مع پارٹی کے موٹر میں برلن کی دو دکانوں کو گیا جو یہاں بہت بڑی اور مشہور دوکانیں ہیں تا کہ یہاں اور لندن کی بڑی دوکانات میں انتظام و طریقہ کے متعلق اپنا خیال قایم کر سکوں چنانچہ ایک دوکان ایسی ہے جہاں

خوش باش جاکر خرید سکتے ہیں اور دوسری دکان ایسی ہے جہاں
معمولی حیثیت کے لوگ چھوٹے سے چھوٹا اور گھر بار کا معمولی وضروری
ہرسامان خرید سکتے ہیں جسمیں گھڑیاں - الماریاں وغیرہ سب چیزیں
شامل ہیں - یہاں کی بڑی دکان پر ایک گروپ لیا جسمیں مہدی حسن
صاحب بھی شریک ہیں اور علاوہ میرے سید ذکی صاحب و سید علمبردار
صاحب - یہ گروپ برلن کی آمد کی یادگار رہیگا - اور اسکی کاپی حضرت
والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں بھی گزرانونگا کہ سرکار مہدی حسن
صاحب کو اسقدر عرصہ کے بعد تصویر میں دیکھ سکیں - یہاں سے واپسی میں
لیونا پارک گیا جو یہاں مشہور مقام ہے وہاں ایک جھیل ہے اور اُسکے
اطراف میں مختلف کھیل تماشوں کے علاوہ متعدد رسٹوران ہیں یہاں
بجلی کی ریل میں بیٹھا - اور نصف گھنٹہ تک چہل قدمی کر کے ہوٹل
واپس آیا - آٹھ بجے ڈنر کھا کر ورائیٹی شو دیکھنے (Plazza) ہال
گیا جو بہت بڑا اسٹیج ہے - وہاں سے گیارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا -
شب بخیر -

برلن - ۱۱ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ -
سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کے ہمراہ بریک فاسٹ کے لئے گیا
جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا - گیارہ بجے موٹر میں سوار ہو کر یہاں
کا ریڈیو (Radio) ٹاور دیکھنے گیا جس کی بلندی سطح زمین سے کئی سو

فٹ ہے - بجلی کے لفٹ کے ذریعہ اس کے اوپر گیا اور وہاں سے برلن
شہر کا پورا منظر دیکھا - وہاں سے واپسی پر ایرانی رسٹوران گیا اور
وہاں ایرانی پلاؤ اور ایرانی بیگن کا سالن و کباب وغیرہ کھائے - یہ رسٹوران
چھوٹا مگر صاف ہے - یہاں سے واپس ہوکر ہوٹل آیا اور سہ پہر میں تین بجے
(Potsdam) روانہ ہوا جو یہاں سے (۲۱) میل کے فاصلہ پر ہے اور جہاں
(Sassounci) پیالیس و فریڈرک دوم کا پیالیس ہے جو نیو پیالیس کے
نام سے مشہور ہے اور جس میں سابق قیصر رہتے تھے - یہ محل ایسا خوشنما ہے
اور اس پر ایسا لاجواب کام کیا گیا ہے کہ شاید اس کے مقابلہ کا محل دوسری
جگہ مشکل سے مل سکیگا - ہر کمرے پر ایک رنگ ہے اور اُس میں اسی طرح
کا فرنیچر اور اسی رنگ کی چھتیں - وہاں سے باغ وغیرہ دیکھکر سات
بجے ہوٹل واپس ہوا - آٹھ بجے ڈنر کھاکر آج یہاں کا ایک سینما دیکھنے
گیا جو جرمن زبان کا ٹاکیز تھا - سینری سے پتہ چلتا تھا کہ یہاں کی مصوری
یورپ میں سب سے بہتر ہے - مہدی حسن صاحب آج دن میں آئے تھے اور
تین گھنٹے تک میرے پاس رہے - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

برلن - ۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوکر نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور باہر آکر مسٹر
پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ناشتہ کیا جہاں
سے دس بجے واپس ہوکر اخبار پڑھا اور گیارہ بجے فوٹو گرافر کی دوکان پر

جاکر پروف کاپی اُس تصویر کی دیکھی جو پرسوں لی گئی تھی اور چھ کاپیوں کا آرڈر دیا۔ بعدہ صابن کا ایک ڈبہ خرید کیا اور وہاں سے ہوٹل ایک بجے واپس آکر لنچ کھایا۔ (۲½) بجے لنچ کے کمرے سے اپنے کمرے کو واپس ہوا اور والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کیا۔

چار بجے شام ہوٹل سے موٹر میں روانہ ہو کر ریڈیو کے مینار پر جاکر رسٹوران میں چاء پی اور وہاں سے واپسی میں شہر ہو کر ہوٹل آیا۔ برلن کی آبادی پانچ ملین کی ہے اور لندن کی سات ملین کی۔ یہ شہر بھی بہت بڑا شہر ہے اور آبادی کا حصہ میلوں تک گیا ہے۔

ساڑھے سات بجے کھانا کھایا۔ ساڑھے آٹھ بجے (Vaterland) رسٹوران گیا جس کے متعلق میں قبل ازیں تحریر کرچکا ہوں کہ دنیا میں اپنے نمونہ کا یہی ایک رسٹوران ہے۔ وہاں پر آج بادلوں کے آنے۔ بجلی کے چمکنے اور بارش ہونے کے منظر کو دیکھا اور دوسرے مقامات دیکھکر ساڑھے دس بجے وہاں سے واپسی پر ہوٹل تک چہل قدمی کی جسکا فاصلہ تقریباً دو فرلانگ ہوگا۔ جرمنی میں بجائے میلوں کے کیلومیٹر کا ناپ راستوں پر لیا جاتا ہے آٹھ کیلومیٹر پانچ میل کے برابر ہوتے ہیں۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

برلن۔ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ سوا نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا۔ مسٹر پیسرٹ۔

سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کیلئے گیا۔
سوا دس بجے وہاں سے واپس ہو کر آدھ گھنٹہ اخبار پڑھا۔ گیارہ بجے
مسٹر پیرٹ ۔ سید مہدی حسن صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر
برلن کا مشہور میوزیم دیکھنے گیا۔ یہاں میں نے پہلے تصویروں کی گیالری
دیکھی جس میں بہت سی نادر و بیش قیمت تصاویر ہیں ۔ ان میں سے بہت
سی بہترین تصاویر (Rembrandt) اور (Reubens) کی ہیں جو ہالینڈ کے
نہایت مشہور پینٹر تھے اور انہیں دو کے نام کے دو مشہور ہوٹل لندن میں
ہیں یہ پینٹنگ گیالری بہت بڑی ہے ۔ اس کو پوری طور پر دیکھنے کے بعد ہم سب
گریک (Temples) کے قدیمی نمونوں کو دیکھنے گئے جو فی الحقیقت بہت
اچھے تھے ۔ ایک بجے ایرانی رسٹوراں جا کر کھانا کھایا اور بعدہ
انڈر گرونڈ ریلوے سے ہوٹل تین بجے واپس ہوئے ساڑھے چار بجے
چار پی پانچ بجے یہاں سے اُس مقام کو گئے جہاں یہاں شرطیں ہوتی ہیں اور
جمناسٹک کا کالج بھی ہے ۔ اس مقام کا نام (Stadium) تھا۔ یہاں سے
واپسی پر شہر ہوتے ہوے ہوٹل آیا اور ساڑھے سات بجے کھانا کھانے
کے لئے گیا۔ وہاں سے ساڑھے آٹھ بجے واپس ہو کر سامان پیک کرنیکا حکم
دیا کیونکہ کل صبح میری (Vienna) کو روانگی مقرر ہے۔ گیارہ بجے آرام
کیا۔ شب بخیر۔

برلن و پراگ ۔ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

آج صبح نو بجے برلن سے روانگی مقرر تھی سات بجے بیدار ہوا

آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا۔ مہدی حسن صاحب آج صبح پھول لیکر میرے باہر آنے سے قبل مجھے خدا حافظ کہنے کیلئے آگئے تھے۔ سوا آٹھ بجے سید ذکی صاحب وسید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا مہدی حسن صاحب بھی ساتھ تھے۔ روانگی سے قبل زین العابدین صاحب جو مہدی حسن صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں آگئے اوران سبکو خدا حافظ کہکر نو بجے برلن سے روانہ ہوا۔ میں اس کی خاص طور پر پابندی کر رہا ہوں کہ جو وقت جہاں سے روانگی کا مقرر کیا جائے اُسیوقت روانگی عمل میں آئے اور پروگرام کی پوری طور پر پابندی ہو۔ راستہ میں دو مقام یعنی (Luckan) اور (Grossenham) پر سے گزر کر ایک بجے (Dresden) پہنچا جو برلن سے تقریباً ایک سو میل کے فاصلہ پر بہت اچھا شہر ہے اور جہاں کی پکچر گیالری دنیا میں مشہور ہے۔ لنچ کھانیکے بعد پکچر گیالری اور وہاں کی مشہور تصویر (میڈونا) ساختہ ریفل (Raffello) دیکھی۔ فی الحقیقت یہ عجیب و غریب تصویر ہے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ وہاں گھنٹوں ٹہر کر اُس تصویر کو دیکھتا اور مصور کی محنت و صنعت کی داد دیتا رہوں۔ بعدہ آپرا ہاؤس۔ گرجا وغیرہ دیکھکر تین بجے روانہ ہو کر سات بجے شام کو پراگ پہنچا جو زیچو سلویکیا کا دارالسلطنت اور مشہور قدیمی و خوبصورت شہر ہے یہاں گرانڈ ہوٹل میں قیام کیا۔ نو بجے ڈنر کھا کر ایک گھنٹہ تک چہل قدمی کی۔ دس بجے ہوٹل کے بال روم کو جا کر ایک گھنٹہ ڈانس دیکھا۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

پراگ - وینا - ۱۵ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہو کر نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا کیونکہ آج گیارہ بجے پراگ سے وینا کو روانگی مقرر تھی - سوا نو بجے مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے کمرے میں گیا جہاں سے دس بجے واپس ہو کر بازار جاکر پراگ کی تصویریں خریدیں - گیارہ بجے موٹر میں روانہ ہو کر پہلے یہاں کا مشہور کاسل - میوزیم و گرجا دیکھا بعدہ شہر کے اندر ہو کر وینا روانہ ہوا جس کا فاصلہ تقریباً دوسو میل ہے -

آج صبح میں نے اخبار میں پڑھا کہ مہاراجہ سرمورناہن جو میرے ہمراہ جہاز میں بمبئی سے ساتھ آئے تھے اور جن کا تذکرہ میں جہاز کے روزنامچے میں کرچکا ہوں وینا میں سخت علیل ہیں آج شام سات بجے جب وینا پہنچا تو میں نے اُن کی خیریت دریافت کی معلوم ہوا کہ پرسوں انتقال کر گئے مہاراجہ سرمورناہن اپنی مہارانی صاحبہ کے علاج کے لئے ولایت آئے تھے کہ خود ٹائیفائڈ میں مبتلا ہو گئے اور باوجود بہترین علاج کے موت کے پنجہ سے نہ بچ سکے - میں کل صبح اُن کی مہارانی صاحبہ کے پاس ماتم پرسی کو جاؤنگا -

ہم لوگ یہاں اسٹوریا ہوٹل میں مقیم ہیں اور یہاں ہمارا قیام ۱۸- اگست تک ہے - بعدہ بتاریخ ۱۹- اگسٹ (Budapest) کو جو ہنگری کا دارالسلطنت ہے روانگی مقرر ہے -

سوا آٹھ بجے ڈنر کے لئے گیا - وہاں سے ½ ۹ بجے واپس ہو کر اخبار پڑھا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

ویانا - ۱۶ اگست سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجاکر بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا - تھوڑی دیر اخبار پڑھکر یہاں کے مشہور (Cathedral) کو دیکھنے گیا اور وہاں سے پیالیس دیکھنے گیا جو شہر میں واقع ہے - واپسی پر ایک روپیوں کا بٹوہ خرید کیا جو ویانا کا ساختہ اور نہایت خوبصورت ہے - ایک بجے ہوٹل واپس آیا جہاں کرنل حکومت رائے صاحب مجھسے ملنے آئے جو ہز ہائنس مہاراجہ سرمورناہن کے ہمراہ ہندوستان سے میرے جہاز میں ہم سفر تھے - وہ نہایت ہی سمجھدار اور اچھے آدمی ہیں - اُن سے مہاراجہ کی بیماری کی کیفیت نیز یہ معلوم ہوا کہ آخر میں اُن کو منن جائٹس ہو گیا تھا یعنی بخار کا دماغ پر اثر ہوا جو لاعلاج تھا ورنہ ویانا سے بہتر آج دنیا میں کہیں ڈاکٹر نہیں ہیں - شام کے چار بجے چاء پی کر کرنل رائے کے ہمراہ مہارانی صاحبہ سرمور کے پاس ماتم پرسی کو گیا - وہاں جاکر معلوم ہوا کہ وہ بیہوش ہیں لہذا صرف اُن کے آدمیون کو اطلاع دیکر واپس ہوا - ذکی صاحب کو راستہ میں جنرل نواب عثمان یارالدولہ بہادر کے فرزند آصف علی بیگ صاحب ملے جن سے

معلوم ہوا کہ جنرل صاحب بھی یہاں بغرض علاج آئے ہیں کل شام کو اُن سے سینٹوریم میں جاکر ملونگا۔ چھ بجے ہوٹل میں آیا۔ سات بجے ڈنر کھایا اور آٹھ بجے تھوڑی سی چہل قدمی کی۔ نو بجے مسٹر پیرٹ۔ سید علمبر دار صاحب و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر سینما دیکھنے گیا۔ جہاں سے گیارہ بجے واپس ہوکر آرام کیا۔ شب بخیر۔

وینا۔ ۱۷ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا۔ مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوکر آدھ گھنٹہ تک اخبار پڑھا۔ (۱۰ $\frac{1}{2}$) بجے یہاں سے سابق شہنشاہ آسٹریہ کے (Summer) پیالیس کو دیکھنے گیا۔ اس میں جملہ پندرہ سو کمرے ہیں جن میں سے تین سو پچاس کمرے پیالیس کی عمارت میں ہیں بقیہ ہردو (Wing) پر ہیں۔ ہم نے چالیس کمروں کو دیکھا جن کا فرنیچر اور چھتوں اور دیواروں کا کام لاجواب تھا خصوصاً ایک کمرہ نہایت اچھا تھا جس میں سلطان ٹرکی نے جو قدیمی ہندوستانی شہنشاہوں وغیرہ کی تصاویر یہاں کی ملکہ کو تحفتاً دی تھیں وہ نہایت خوبصورتی سے بہت اچھے چوکھٹون میں محفوظ کیگئی ہیں۔ یہاں کا بال روم (۱۴۰) فٹ کا ہے غرض کہ اُس پیالیس کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا کے شہنشاہ و ملکہ کے پاس کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ پیالیس کے ساتھ باغ نہایت

خوبصورت و پر فضا ہے اور ایک پہاڑی آخر میں ہے جہاں صرف دروازہ قائم کیا گیا تھا لیکن بعدہ وہاں پیالیس تعمیر نہ ہو سکا - دو بجے ہوٹل واپس آکر لنچ کھایا - تین بجے اپنے مقام پر واپس ہوا اور چار بجے چار پی کر جنرل نواب عثمان یار الدولہ بہادر کے پاس گیا جنرل صاحب بہت خوش ہوئے اور میں بھی حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خیریت اور حیدر آباد کی دیگر کیفیت سنکر خوش ہوا - اُن کا علاج بجلی کے ذریعہ سے کیا جا رہا ہے بمقابلہ حیدر آباد کے مجھے کمزور معلوم ہوتے ہیں - ویسے مزاج سنبھل رہا ہے - چھ بجے واپس ہو کر یہاں کے (Amusement Park) گیا جہاں ویل پر بیٹھا - سات بجے ہوٹل کو واپس ہوا - آٹھ بجے ڈنر کھایا - نو بجے واپس آکر کپڑے بدلے - دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

وینا - ۱۸ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - سوا نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کیلئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا - گیارہ بجے شاپنگ کے لئے شہر گیا اور وہاں سے سوا بجے واپس آکر ہوٹل میں لنچ کھایا - تین بجے مسٹر پیرٹ و سید علمبردار صاحب کے ہمراہ سابق شہنشاہ آسٹریا جوزف کے شہر کے پیالیس دیکھنے گیا - یہ پیالیس بھی بہت بڑا اور اچھے فرنیچر سے آراستہ ہے - جنگ عظیم سے قبل ان محلات میں کسی اجنبی شخص کا

گزرہونا غیر ممکن تھا لیکن آج اسی محل میں ایک شلنگ دیکر ہر شخص داخل ہو سکتا ہے۔ دنیا میں جو تغیرات ہوتے ہیں اُس میں یہ چیز اب عام ہے۔ جرمنی۔ ترکی۔ افغانستان۔ آسٹریا۔ روس وغیرہ کی سلطنتوں میں گزشتہ چند سالوں میں بیسیوں انقلابات ہوگئے۔ آسٹریا کا شہزادہ جس کو آج یہاں کا شہنشاہ ہونا چاہئیے تھا یہاں سے کوسوں دور پڑا ہوا ہے اور اُس کو یہاں آنیکی بھی ممانعت ہے۔ پانچ بجے پیالیس سے واپس ہوکر اپنے واسطے ایک چمڑے کا بیگ خریدا اور ساڑھے پانچ بجے ہوٹل واپس آکر چاء پی۔ سات بجے ڈنر کھانے کیلئے گیا۔ ($8\frac{1}{2}$) بجے وہاں سے واپس ہوکر مسٹر پیسرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر چہل قدمی کیلئے گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

ویناو بوداپیسٹ۔ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح ساڑھے آٹھ بجے ذریعہ اسٹیمر وینا سے بوداپیسٹ کو جو ہنگری کا دارالسلطنت اور یورپ میں مشہور شہر ہے روانگی مقرر تھی چنانچہ چھ بجے صبح بیدار ہوکر کپڑے پہنے۔ سوا سات بجے بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیسرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر گیا۔ وہاں سے آٹھ بجے واپس ہوکر اسٹیمر کے لئے روانہ ہوا۔

بوداپیسٹ کا وینا سے فاصلہ (۱۶۰) میل ہے موٹر کو ذریعہ سڑک بوداپیسٹ روانہ کردیا تاکہ اسٹیمر وہاں پہنچنے پر موٹر تیار ملے۔ موٹر کو پہنچنے

میں تقریباً (۵) گھنٹے صرف ہوتے ہیں اور اسٹیمر میں بارہ گھنٹے لیکن اسٹیمر سے جانے سے یہ فائدہ ہے کہ دریائے ڈینوب کے مناظر جو مشہور ہیں پورے طور پر دکھائی دیتے ہیں نیز نو بجے شب جب اسٹیمر بوٹ بوداپیسٹ پہنچتا ہے تو یہاں کی روشنی کا عجیب و غریب منظر ہوتا ہے - کیونکہ بوداپیسٹ کا آدھا حصہ جس کو بودا کہتے ہیں دریا کے ایک جانب اور دوسرا نصف حصہ جس کو پیسٹ کہتے ہیں دوسری جانب ہے اسلئے شہر کے دونوں طرف روشنی ہی روشنی رہتی ہے - راستہ میں (Hamburg) پر سے جو آسٹریہ کی حدود پر ہے گزرے - بعدہ (Bratislava) پر سے گزرے جو چیکوسلاویکیا کی حدود میں ہے پھر کامورن سے گزرکر (Esztergom) پہنچے جہاں (Archbishop) کا کاسل و گرجا ایک بلند مقام پر ہے - دس بجے بوداپیسٹ پہنچے اور رائل ہوٹل روانہ ہوے جہاں ہمارے قیام کا انتظام کیا گیا ہے - لنچ - شام کی چاء اور ڈنر اسٹیمر میں کھاچکے تھے لہذا یہاں پہنچکر کپڑے بدلے اور گیارہ بجے آرام کیا کیونکہ کل صبح (۷) بجے یہاں ایک بہت بڑا سالانہ جلوس نکلنے والا ہے جس کا نام (St. Stevens Procession) ہے جس کو علی الصباح جا کر دیکھنا ہے - شب بخیر -

---

بوداپیسٹ - ۲۰ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح چھ بجے بیدار ہو کر پونے سات بجے بریک فاسٹ کھایا اور ٹھیک سوا سات بجے (St. Stevens Festival) کا جلوس جو یہاں نہایت

شان وشوکت کے ساتھ نکالا جاتا ہے دیکھنے گیا - وہاں مجمع کی پہلے سے کثرت تھی
نو بجے جلوس سامنے سے گزرا جس میں یہاں کے رٹائیرڈ فوجی افسر اپنے
اپنے ڈریس میں - اور (Nuns) تقریباً ایک سو ایک قطاریں - اسی طرح پادری
جن کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو ہو گی ایک قطار میں - بعدہ بائے اسکاؤٹ
بعد ازاں موجودہ فوج اور اُس کے بعد یہاں کے پریزیڈنٹ اپنی
فل یونیفارم میں مع تمغہ جات اور بعدہ ہنگری کے (Archbishop) پیادہ پا
ننگے سر تھے - اپنی قسم کا یہ ایک عجیب سبق آموز جلوس تھا جس میں قدیم
زمانہ کے لباس میں جس طرح وقتاً فوقتاً ترقی ہوتی گئی اُس کو شروع
سے آجتک مختلف لباسوں سے لڑکیوں کو آراستہ کر کے دکھایا گیا تھا - گیارہ
بجے یہاں سے جلوس گرجا گیا - ہم لوگوں کے پاس بھی وہاں کے داخلہ کے
ٹکٹ تھے ہم لوگ بھی گرجا میں گئے - ساڑھے گیارہ بجے وہاں سے
عبادت ختم ہونیکے بعد واپس ہو کر بوداپیسٹ کا مشہور باتھ دیکھا - وہاں
ایک حوض میں تقریباً ایک سو مرد اور عورتیں ساتھ تیر رہی تھیں اور اسی قدر
تعداد میں مرد عورتین باہر تیرنے کا لباس پہنے ہوئے منتظر تھیں
یہ جگہ بہت خوبصورت ہے - ایک بجے ہوٹل کو واپس ہو کر لنچ کھایا - پانچ
بجے شام چاء پی -

سوا پانچ بجے موٹر میں سوار ہو کر ایک نہایت بلند پہاڑی پر جا کر یہاں
کا قدیمی مشہور قلعہ دیکھا - وہاں سے واپس ہو کر یہاں کے شہر سے گزر کر
مارگیریٹ پارک گئے جو ایک جزیرہ ہے اور جہاں نہایت خوبصورت

پارک ہے۔ اسی جگہ ایک اور سوئمنگ باتھ ہے جو بوداپیسٹ میں سب سے بڑا (Swimming Bath) ہے یہاں سے واپسی پر اُس جگہ گئے جو یہاں کا تفریحگاہ کہا جاتا ہے وہاں پر طرح طرح کے تماشے ہو رہے تھے۔ سات بجے ہوٹل واپس آکر آٹھ بجے کانٹن ہوٹل جاکر ڈنر کھایا اور وہاں دس بجے رات تک ٹھہرے کیونکہ آج یہاں کے فشرین پیالیس پر آتشبازی چھوڑی جانیوالی تھی گیارہ بجے تک آتشبازی دیکھی۔ مجھے آتشبازی میں کوئی خاص بات نہیں معلوم ہوئی۔ سوا گیارہ بجے ہوٹل واپس آیا۔ ساڑھے گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

بوداپیسٹ ـ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ سوا نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیبرٹ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجاکر بریک فاسٹ کھایا۔ دس بجے وہاں سے واپس ہو کر سابق شہنشاہ کا پیالیس جو بوداپیسٹ کی مشہور عمارتوں میں ہے جاکر دیکھا۔ یہ پیالیس نہایت شاندار اور خوبصورت ہے اس کے صرف بارہ کمرے دیکھے کیونکہ سینٹ اسٹیون کے تیوہار کیوجہ سے بقیہ حصہ بند تھا۔ اپنے پورے سفر میں ایسے خوبصورت اور شاندار کمرے مین نے اب تک نہیں دیکھے تھے۔ یہاں پر سنگ مرمر کا جو کام کیا گیا ہے وہ قابل تعریف ہے فرنیچر وغیرہ بھی نہایت عمدہ ہے۔ مین وہاں بہت دیر تک ہر کمرے میں ٹھہر کر صناعی کی تعریف کرتا رہا۔

ایک بجے ہوٹل کو واپس ہو کر لنچ کھایا - شام کے پانچ بجے چا ، پی - ساڑھے پانچ بجے ہاؤس آف پارلیمنٹ جاکر دیکھا - یہ عمارت ایسی ہے کہ اب تک اس کے مقابلہ کی عمارت نہیں دیکھی - مجھے اس بات سے بہت حیرت ہوئی کہ حالانکہ بدھاپیسٹ ایسا بڑا مقام نہیں ہے مگر یہاں کی عمارتیں نہایت خوشنما ہیں - اور اطراف میں پہاڑی حصے بھی بہت اچھے ہیں - سات بجے ہوٹل واپس ہوا - آٹھ بجے جپسی میوزک سننے گیا - ایک رسٹوران میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ڈنر کھایا - واپسی میں نو بجے سینما گیا - ساڑھے گیارہ بجے ہوٹل واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

بوداپیسٹ - وینا - ۲۲ اگست ۱۹۳۳ع

صبح سات بجے بیدار ہوا کیونکہ آج نو بجے بوداپیسٹ سے وینا کو واپسی قرار پائی ہے آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ناشتہ کرنے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے نو بجے واپس ہوا اور موٹر میں سوار ہو کر وینا روانہ ہوا جس کا فاصلہ (۱۶۰) میل ہے - راستہ میں پہاڑ اور جنگل کا منظر نہایت خوشنما تھا بارہ بجے گیور پہنچا جو ہنگری کا ایک بڑا شہر ہے اور یہاں سے لنچ کھاکر ڈیڑھ بجے روانہ ہوا - راستہ میں ہنگری کی سرحد و بوداپیسٹ کی سرحد پر پاسپورٹ دکھانے کو تھوڑی دیر تک ٹھہرا - یہاں کے افسر شریف و بہت متواضع معلوم ہوتے ہیں - پانچ بجے وینا پہنچا اور سرکار کا تار پڑھنے

کے بعد میں نے یہ تصفیہ کیا کہ کل یہاں سے روانگی کی بجائے پرسوں یعنی ۲۴ - اگست کو سالسبرگ جاؤں کیونکہ کل میں اپنی آنکھ وینا کے (Eye Specialist) کو دکھانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے قیام ضروری ہے یہاں کے ڈاکٹر نہایت مشہور ہیں لہذا حضرت والد ماجد صاحب قبلہ و کعبہ کو یہاں کے ڈاکٹر کی رائے بھی معلوم ہوسکیگی - سات بجے ہوٹل سے ایک رسٹوران گیا جو یہاں کے ٹاؤن ہال کے نیچے بنایا گیا ہے - اور وہاں ہم سب نے ڈنر کھایا - یہ نہایت خوبصورت اور بڑی عمارت ہے - یہاں سے دس بجے واپس ہوا - آج صبح سے بوداپیسٹ سے بارش شروع ہوئی جس کا سلسلہ یہاں بھی جاری ہے ساڑھے دس بجے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ و کعبہ - اپنی ہمشیرہ صاحبہ رانی مدن گوپال و نواب جانی یعنی برادر نواب نصر اللہ خان صاحب کو خطوط تحریر کیئے اور ساڑھے گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

وینا - ۲۳ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

صبح ساڑھے سات بجے بیدار ہوا - ساڑھے آٹھ بجے کپڑے پہن کر بریک فاسٹ کے کمرے میں مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر گیا - وہاں سے (۹½) بجے اپنے کمرے پر واپس ہوکر نصف گھنٹہ تک اخبار پڑھا - سوا دس بجے کرنل حکومت رائے صاحب ملنے آئے اور اُن سے علمبردار صاحب نے کہکر ڈاکٹر (Urbenk) کو جو آنکھ کے ڈاکٹر ہیں ٹیلیفون دلاکر پونے چار بجے کا وقت مقرر کرایا انہوں نے

وعدہ کیا کہ وہ بھی ہمراہ رہینگے - ساڑھے گیارہ بجے مین نے بال کٹوائے اور ایک بجے لنچ کے لئے گیا جہاں آج مین نے کرنل رائے کو بھی مدعو کیا ہے ڈہائی بجے لنچ ختم کرکے واپس ہوا - سوا تین بجے یہاں سے آنکھ کے ڈاکٹر کے ہاں گیا - میرے ساتھ کرنل رائے اور علمبردار صاحب تھے - ڈاکٹر نے امتحان کرنے کے بعد کہا کہ آنکھ جو ضایع ہو چکی ہے اُس میں روشنی کی بالکل قوت باقی نہیں ہے - لیکن دوسری آنکھ بالکل اچھی ہے - وہاں سے ($4\frac{1}{2}$) بجے واپس ہوکر چاء پی اور پانچ بجے جنرل نواب عثمان یار الدولہ بہادر کو دیکھنے کے لئے سنٹوریم گیا - اب اُن کا مزاج بفضلہ رو بصحت ہے ایک گھنٹہ وہاں ٹھہر کر واپس ہوا - آٹھ بجے ڈنر کھانیکے لئے گیا - نو بجے واپس ہوکر پروگرام بنایا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر ۔

وینا و سالسبرگ - ۲۴ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا کیونکہ آج نو بجے سالسبرگ کو روانگی مقرر تھی - مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا - وہاں سے نو بجے واپس ہوکر موٹر میں سوار ہوگیا - وینا سے سالسبرگ کا فاصلہ (۲۲۰) میل کا ہے - راستہ میں (Melk) پر گزرے جہاں بہت بڑی (Monastery) خانقاہ ہے - ڈیڑھ بجے لنز (Linz) پہنچے جو آسٹریا کا ایک بڑا شہر ہے اور یہاں پر گرانڈ ہوٹل میں لنچ کھایا - شام کو پانچ بجے (Ischl)

پہنچے - یہ مقام آسٹریا میں کیک پیسٹری کے لئے بہت مشہور ہے یہاں ایک بڑے رسٹوران میں جاکر چاء پی - فی الحقیقت کیکس و پیسٹری کی جیسی تعریف سنی تھی اُن کو ویسا ہی پایا - راستہ میں آسٹریا کی تین جھیلیں اور آلپس پہاڑ کے حصے ملے جن کا منظر قابل دید ہے - آج وینا سے روانگی کے بعد سے شام تک برابر بارش کا سلسلہ جاری ہے - شام کو سات بجے سالسبرگ پہنچے - یہاں پر سالانہ میوزک کا جلسہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے امریکہ - انگلینڈ - فرانس وغیرہ کے لوگوں سے ہوٹل بھرے ہوئے ہیں - ہم لوگوں نے قبل از قبل یہاں کے بہترین ہوٹل (Hotel Grand Del'Europe) نامی میں قیام کا انتظام کرلیا تھا وہیں قیام کیا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

سالسبرگ - ۲۵ اگست سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر اور تیار ہوکر اپنے کمرے کے باہر آیا - سوا نو بجے مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوکر نصف گھنٹہ تک انگریزی اخبار پڑھا - گیارہ بجے موٹر میں سوار ہوکر شہر دیکھنے گیا - یہ بہت چھوٹا شہر ہے اور صرف اسی میوزک کے ہفتے کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہے - آج جرمنی کے مشہور و معروف شاعر (Goethe) کا ڈراما (Faust) یہاں پر جرمنی زبان میں دکھایا جارہا ہے باوجودیکہ صبح سے کوشش جاری ہے لیکن ٹکٹ بند ہوچکے ہیں اور کسی قیمت پر نہیں ملتے ہیں -

یہاں کا گرجا اور پارک دیکھ کر بارہ بجے ہوٹل واپس ہوا - ایک بجے لنچ کھایا جہاں سے دو بجے واپس ہو کر میں مسٹر پیرٹ کو ہمراہ لیکر ایک بیڈ خریدنے گیا - تین بجے واپس آیا - پانچ بجے شام چاء پیکر ($\frac{1}{2}$ ۵) بجے چہل قدمی کیلئے گیا - آج تقریباً تین میل کا واک کیا - سات بجے ہوٹل واپس آیا - آٹھ بجے کھانا کھایا - سوا نو بجے کھانے سے واپس ہو کر اپنے کمرہ پر آیا - ($\frac{1}{2}$ ۱۰) بجے تک ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب سے گفتگو کرتا رہا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

سالسبرگ و میونک - ۲۶ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

صبح ساڑھے سات بجے بیدار ہوا - ساڑھے آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور بریک فاسٹ کھانے کیلئے مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا جہاں سے ساڑھے نو بجے واپس ہوا - آج گیارہ بجے سالسبرگ سے میونک کو روانگی مقرر ہے جسکا فاصلہ (۸۵) میل ہے لیکن راستہ میں چیمسی ایک جھیل ہے جہاں جزیرہ ہے اور اُس جزیرہ پر (Louis II) نے ایک نہایت شاندار محل تعمیر کرایا ہے - یہ محل (Bavaria) میں واقع ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ (Louis II) کو دیوانگی کا اثر ہو گیا تھا اور جنون کی حالت میں اُنکو بس یہی ایک شوق رہا کہ ایک لاجواب محل تعمیر کیا جائے - ایک بجے چیمسی پر ہم لوگ پہنچے اور ذریعہ موٹر بوٹ جزیرہ گئے جہاں ایک نہایت خوبصورت

رسٹوران ہے وہاں لنچ کھایا اور دو بجے محل دیکھا - اس میں جو بال روم ہے
اُس میں دو ہزار بجلی کے گولے نصب ہے - اسی طرح شہنشاہ کے سونیکا کمرہ -
ملکہ کے سونیکا کمرہ سب سونیکے کام اور پینٹنگ سے ایسے بنائے گئے ہیں کہ
آنکھیں چکا چوندہ ہو جاتی ہیں - اس محل کی تعمیر ختم نہیں ہوی تھی کہ شہنشاہ
کا انتقال ہو گیا لہذا عمارت پوری ختم نہیں ہوی ہے - ساڑھے تین بجے
وہاں سے روانہ ہو کر چار بجے ایک مقام روزن ہین پر چاء پی اور ساڑھے پانچ بجے
میونک پہنچے اور یہاں پر (Hotel Bayerischer Hof) میں قیام کیا -
آٹھ بجے کھانا کھایا - دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

میونك - ۲۷ اگست سنه ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - مسٹر پیرٹ -
سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے
کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہو کر تھوڑی
دیر تک انگریزی اخبار پڑھا - بعدہ موٹر میں سوار ہو کر گیارہ بجے شہر دیکھا -
یہاں ٹون ہال کی عمارت بہت خوبصورت ہے اور پارک بھی بہت بڑا ہے -
ساڑھے گیارہ بجے پیالیس جاکر دیکھا - یہاں ایک بجے تک (۸۰) کمروں کو
دیکھا - ہر کمرہ اپنے نمونہ کا علحدہ کمرہ ہے اور اچھے فرنیچر سے آراستہ ہے -
اس پیالیس میں آٹھ صحن ہیں اور اس کے کمروں سے ہر طرف کا منظر نظر آتا
ہے - ایک کمرہ میں تمام درجوں کی عورتوں کی جو اُس زمانہ میں نہایت حسین

تھیں تصاویر جمع کی گئی ہیں جن میں ایک درزی کی لڑکی اور ایک موچی کی لڑکی کی بھی تصاویر ہیں - یہاں کا (Reception) روم بہت بڑا اور اچھا ہے - ایک بجے واپس ہوکر باہر سے آپرا ہاؤس اور پوسٹ آفس اور گرجا دیکھا- دیڑھ بجے ہوٹل واپس آکر لنچ کھایا- ساڑھے چار بجے شام چار پی اور ساڑھے پانچ بجے مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر وار میمو ریل دیکھنے گیا جس کو ہم سب نے بہت پسند کیا-

آٹھ بجے کھانا کھاکر (Variety Show) جاکر دیکھا جو ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا - بارہ بجے شب آرام کیا- شب بخیر -

---

میو نك - ۲۸ اگست سنه ۱۹۳۳ ع - دوشنبه

صبح آٹھ بجے بیدار ہوکر کپڑے پہنے اور نو بجے باہر آکر مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوکر تھوڑی دیر تک انگریزی اخبار پڑھا - گیارہ بجے ایک پیالیس کو جو شہر سے باہر ہے دیکھنے گیا - اس میں صرف ایک بڑا اور چار چھوٹے کمرے تھے جن میں تین کمروں پر چاندی کا کام ہے اور یہ اپنے نمونہ کا دنیا میں صرف ایک پیالیس ہونا بیان کیا جاتا ہے لیکن مجھے یہ کچھ بہت زیادہ پسند نہیں آیا- (۱۲) بجے وہاں سے واپس ہوکر پکچر گیالری گیا جو تمام دنیا میں مشہور ہے کیونکہ یہاں ریفل - وینڈائک رمبرانٹ اور روبن جیسے مشہور پینٹرس کی متعدد تصاویر ہیں - میں نے

ان سب تصاویر کو دیکھا لیکن ریفل کی بنائی ہوئی جو تصویر (Madonna) کی ڈریسڈن میں ہے اُس سے میری نظر میں یہاں کی کوئی تصویر مقابلہ نہیں کرتی۔ ڈیڑھ بجے ہوٹل واپس ہوکر لنچ کھایا۔ چار بجے چائے پی اور پونے پانچ بجے آپرا دیکھنے گیا۔ کہا جاتا ہے کہ دُنیا میں جرمنی کا گانا و آپرا مشہور ہے۔ میں دو گھنٹہ تک وہاں ٹھرا لیکن کچھ سمجھ میں نہ آیا کیونکہ زبان جرمن تھی۔ ساڑھے سات بجے ہوٹل واپس آیا۔ آٹھ بجے ڈنر کھایا۔ دس بجے ارام کیا۔ شب بخیر۔

میونک و ڈیووس ۔ ۲۹ اگست سنہ ۱۹۳۳ ع

صبح سات بجے بیدار ہوکر پونے آٹھ پر کپڑے پہن کر تیار ہوا اور بریک فاسٹ کے لئے مسٹر پیبرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم گیا جہاں سے نو بجے واپس ہوکر موٹر میں سوار ہوا کیونکہ آج نو بجے ڈیووس کو روانگی کا وقت مقرر کیا تھا۔ ڈیووس سوئز رلینڈ میں ایک مشہور صحت بخش جگہ ہے جہاں والاشان شہزادہ اعظم جاہ بہادر بھی آجکل مع اپنے اسٹاف کے مقیم ہیں اور وہاں سے دو گھنٹہ کے راستہ پر ایک دوسرے مشہور صحت بخش مقام (St. Moritz) نامی میں والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر قیام پذیر ہیں جہاں میں ڈیووس سے حاضر ہونگا۔ میونک سے ڈیووس کا فاصلہ دو سو تیس میل کا ہے نو بجے روانہ ہوکر ایک بجے (Landeck) لینڈک پر لنچ کھایا اور وہاں سے ڈھائی بجے روانہ ہوکر (Schuls) پر چا پی اور وہاں

سے پانچ بجے روانہ ہوا - راستہ میں (Fluela Pass) سے جو سوئزرلینڈ میں چوتھا بڑا پاس ہے گزرے اور سات بجے ڈیووس پہنچے - یہ راستہ جس قدر خوبصورت اور پرفضا ہے اُسی قدر خطرناک ہے کیونکہ اس کی بلندی بعض بعض مقام پر سات ہزار فٹ سے زیادہ ہے اور سڑک کے اطراف میں کوئی روک نہیں ہے - یہ مقام اوٹی سے چھوٹا ہے مگر نہایت خوبصورت ہے - چونکہ گرانڈ ہوٹل بوجہہ سیزن نہ ہونے کے بند ہے لہذا ہم لوگ پیالیس ہوٹل میں ٹھہرے - شہزادہ اعظم جاہ بہادر کے پاس کل صبح اُن کے ہوٹل (Angleterre) میں حاضر ہوکر آداب عرض کرونگا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

ڈیووس - ۳۰ اگست سنہ ۱۹۳۳ء

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوکر شہر کے اندر چہل قدمی کرنیکے بعد ہوٹل واپس آیا اور ساڑھے گیارہ بجے تیار ہوکر شہزادہ اعظم جاہ بہادر والاشان کے پاس حاضر ہونیکو چہل قدمی کرتا ہوا روانہ ہوا - میرے ہمراہ مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب تھے - جب ہم شہزادہ والاشان کے ہوٹل کے قریب پہنچے جو ہمارے ہوٹل سے بہت نزدیک ہے تو میں نے دیکھا کہ شہزادے صاحب مع اپنے اسٹاف کے چہل قدمی کرتے ہوئے آرہے ہیں چنانچہ میں نے آگے بڑھکر آداب عرض

کیا۔ شہزادے صاحب کو مجھے دیکھکر بیحد مسرت ہوئی۔ میری آمد کا وقت جائے قیام اور حضرت والد صاحب قبلہ کی خیریت دریافت فرمائی اور فرمایا کہ اگر مہاراجہ بہادر یہاں آئیں تو اُنکی صحت کو بہت فائدہ ہوگا اور پھر جوان ہو جائینگے۔ سکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ مہاراجہ بہادر کا خاص حکم تھا کہ آپکے سلام کیلئے راجہ بہادر حاضر ہوں اُنکو یہ معلوم ہو کر بیحد مسرت ہوگی کہ اس حکم کی تعمیل ہوئی اور جس شفقت کا آپ نے برتاؤ فرمایا ہے اُس سے سرکار مہاراجہ بہادر بہت محظوظ ہونگے۔ یہ سنکر فرمایا کہ میں مہاراجہ بہادر کی تعریف نہیں کر سکتا۔ اُنکی وجہ سے ہماری ریاست کا وقار ہے اور وہ ریاست کے ستون ہیں۔ بعدہ دریافت فرمایا کہ نیس کب جارہے ہیں میں نے عرض کیا کہ ۲۶۔ ستمبر کو وہاں رہونگا جسپر ارشاد ہوا کہ والاشان وہاں ۲۴۔ ستمبر تک قیام فرمائینگے لہذا میں ۲۲۔ ستمبر کو اگر وہاں پہنچوں تو والاشان بہادر خود مجھے لیجا کر سابق خلیفتہ المسلمین سے ملائینگے اُن سے بالمشافہ کہہ سکیں گے کہ راجہ بہادر اُن مہاراجہ بہادر کے فرزند ہیں جنکا وجود حیدرآباد کیلئے باعث فخر ہے اور اُنکی زریں خدمات ہمیشہ سے قابل قدر رہی ہیں۔ یہ سنکر سکرٹری صاحب نے پھر عرض کیا کہ (Nice) پہنچنے کا پروگرام حسب الارشاد اسطرح تیار کیا جائیگا کہ ۲۲۔ کو راجہ بہادر وہاں پہنچیں۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ ذریعہ ٹیلیفون اطلاع دیجائیگی کہ تم لوگ وہاں موجود رہو ہم لوگ آداب عرض کر کے آگے بڑھے۔

بارہ بجے ہوٹل بیلاوسٹہ کو مسٹر اور مسز بنی سے ملنے گئے اور وہاں سے

ایک بجے واپس ہوئے - دیڑھ بجے لنچ کھانے کیلئے ڈائننگ روم گئے -
ڈھائی بجے وہاں سے واپس ہو کر تھوڑی دیر آرام کیا اور چار بجے چاء پینے کیلئے
ایک یہاں کے مشہور رسٹوران کو گیا جہاں کی پیسٹری مشہور ہے - وہانسے
پانچ بجے واپس ہو کر (Funicular) گیا جو ایکہزار فٹ کی لفٹ ہے
جہاں اوپر جانیکے بعد ڈیووس نہایت ہی خوبصورت معلوم ہوتا ہے - پہاڑ کی
چوٹی پر ایک سینٹوریم بھی ہے جہاں مختلف امراض کے مریض رہتے ہیں -
چھ بجے واپس ہو کر چہل قدمی کیلئے گیا - راستہ میں شہزادہ اعظم جاہ بہادر
والاشان چہل قدمی کرتے پھر ملے اور دریافت فرمایا کہ کیا میں واک کو جارہا
ہون - آٹھ بجے ڈنر کھایا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

ڈیووس - ۳۱ اگست سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - سوا نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ -
سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کیلئے
ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا - تھوڑی دیر تک
انگریزی اخبار پڑھا - گیارہ بجے چہل قدمی کیلئے ڈیووس اسٹیشن تک گیا
اور واپسی میں ایک دوکان پر جاکر کچھ سامان خریدا - ساڑھے بارہ بجے ہوٹل
واپس ہو کر پون بجے شہزادہ اعظم جاہ بہادر والاشان کے پاس لنچ
کھانے کیلئے اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا - ایک بجے وہاں پہنچا -
علاوہ شہزادے صاحب کے اسٹاف کے مسٹر بنی بھی لنچ میں شریک رہے -

شہزادے صاحب نے نہایت شفقت اور خلوص کا برتاؤ کیا اپنے سیدھے ہاتھ پر مجھے بٹھایا - بعد لنچ تقریباً آدہ گھنٹہ تک مجھے اپنے پاس صوفے پر بٹھا کر گفتگو فرمائی - ڈہائی بجے وہاں سے واپس ہوا - آج ساڑھے چار بجے شام مسٹر و مسز بنی اور اُن کے بچوں کو میں نے چاء پر دعوت دی تھی چنانچہ وہ لوگ وقت مقررہ پر آئے اور چھ بجے واپس ہوئے - آٹھ بجے ڈنر کھا کر نو بجے اپنے کمرہ پر آیا - اور ایک گھنٹے تک آپس میں گفتگو کر کے آرام کرنے کیلئے گیا کیونکہ کل صبح پرنس معظم جاہ بہادر والاشان کے پاس (St. Moritz) کو جانا ہے - شب بخیر -

---

ڈیووس و سینٹ مارٹز - یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - جمعہ

صبح سات بجے بیدار ہوا کیونکہ آج شہزادہ معظم جاہ بہادر والاشان کی خدمت میں سینٹ مارٹز حاضر ہونا تھا - آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر کھانے کے کمرے میں بریک فاسٹ کے لئے گیا جہاں سے سوا نو بجے واپس ہو کر دس بجے ڈیووس سے ذریعہ موٹر سینٹ مارٹز روانہ ہوا جسکا فاصلہ تقریباً پچاس میل ہے - ساڑھے بارہ بجے وہاں پہنچا اور ذریعہ علی یار خان صاحب پریویٹ سکرٹری شہزادہ معظم جاہ بہادر والاشان کی خدمت میں حاضری کی اطلاع عرض کرائی جس پر ارشاد ہوا کہ میں اور میرے ساتھی لنچ میں شہزادے صاحب کے ہمراہ شریک رہینگے چنانچہ میں ہال میں آیا جہاں

شہزادے صاحب سے شرف نیاز حاصل ہوا۔ آدہ گھنٹے تک پرنس حضرت والد ماجد صاحب کی خیریت و کیفیت اور میرے سفر کے متعلق گفتگو فرماتے رہے پھر میری آنکھ کے متعلق تفصیلی کیفیت دریافت فرمائی۔ بعدہ لنچ کو تشریف لے گئے اور مجھے اپنے دائیں ہاتھ پر جگہ دی۔ وہاں سے (۲½) بجے واپس ہو کر پھر ہال میں پرنس تشریف لائے اور (۳) بجے تک آئندہ سفر کا پروگرام دریافت فرماتے رہے۔ اسکے بعد برخاست فرمایا اور مجھے ڈیووس واپس ہونے کی اجازت دیکئی نیز یہ فرمایا کہ مہاراجہ بہادر کو آج ہی ذریعہ کیبل مطلع فرمائیں گے کہ یہاں مجھسے ملاقات ہوئی میں مع اپنے ہمراہیوں کے (۳) بجے کاٹن ہوٹل سے روانہ ہو کر (Funicular) آیا اور بعدہ بجلی کے لفٹ سے تقریباً سات ہزار فٹ کی بلندی پر گیا اور وہاں سے نیچے واپس ہو کر چاء پی۔ ساڑھے چھ بجے ڈیووس پہنچا۔ شب بخیر۔

ڈیووس۔ پلازو لو سین۔ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ شنبہ

صبح سات بجے بیدار ہوا کیونکہ آج دس بجے ڈیووس سے لوسین کو روانگی مقرر تھی۔ آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور حسب معمول مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے ڈائننگ روم گیا جہاں سوا نو بجے پرنس اعظم جاہ بہادر والاشان کے اے۔ ڈی۔ سی نے آکر کہا کہ صاحب نے خیریت دریافت کی اور فرمایا ہے کہ نیس میں ملاقات ہو گی۔ میں نے اس سرفرازی کا اے۔ ڈی۔ سی صاحب کے ذریعہ شکریہ

ادا کرایا نیز یہ عرض کرایا کہ میں نیس میں ۲۲- سپٹمبر کو حاضر رہونگا-

دس بجے روانہ ہوا- راستہ میں پرنس مع اسٹاف چہل قدمی فرما رہے تھے چنانچہ میں موٹر کو رکوا کر نیچے اُترا اور آداب عرض کیا جس کے بعد پرنس میری موٹر کے پاس تشریف لائے اور تقریباً دس منٹ تک گفتگو فرماتے رہے- اور بعدہ سفر کی اجازت سرفراز فرمائی-

(Ragatz) ڈیڑہ بجے پہنچ کر لنچ کھایا- ساڑھے پانچ بجے (Lachen) پہنچے اور وہاں چاءنوشی کے بعد چھ بجے وہاں سے روانہ ہو کر سات بجے لوسین پہنچے جو سوئزرلینڈ میں ایک خوبصورت مقام ہے یہاں ہوٹل (Schwanen & Rigi) میں قیام کیا- نو بجے ڈنر کھانے کے بعد تقریباً دو میل تک چہل قدمی کی اور یہاں پر جن جن مقامات پر بجلی کی روشنی ہو رہی تھی اُن کو دیکھا جو بہت خوبصورت معلوم ہو رہے تھے - گیارہ بجے آرام کیا- شب بخیر-

---

لوسین و مانٹروکس - ۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - یکشنبہ

صبح ساڑھے سات بجے بیدار ہوا کیونکہ دس بجے لوسین سے مانٹروکس کو روانگی مقرر تھی- پونے نو بجے بریک فاسٹ کھانے کے لئے تیار ہو کر باہر آیا اور اپنے ہمراہیوں کو لیکر ڈائننگ روم گیا جہاں سے پونے دس بجے واپس ہو کر موٹر میں سوار ہو کر روانہ ہوا- ایک بجے (Interlaken) پہنچا جو نہایت خوبصورت مقام ہے اور وہاں سے ایک نہایت ہی مشہور

و معروف مقام (Grindelwald) نامی گیا جو تقریباً بارہ ہزار فٹ کی اونچائی پر واقع ہے یہان بہت سے ہوٹل ہیں اور بعض بعض ہوٹل نہائت شاندار ہیں - میں نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ لنچ بھی وہان کھایا اور تین بجے وہان کے خوبصورت مناظر کو دیکھنے کے بعد روانہ ہوا - بیان کیا جاتا ہے کہ موسم سرما میں یہان ہر جگہ برف ہوتی ہے اور اُس زمانہ میں تمام یورپ کے خوش باش اصحاب یہان جمع ہو کر (Winter Sports) کا لطف حاصل کرتے ہیں - راستہ میں (Boltigen) پر سے گزر کر ساڑھے چھ بجے مانٹر وکس پہنچے جو لیک جنیوا پر آباد ہے اور جہان بہت اچھی اچھی عمارتیں اور ہوٹل ہیں - یہان (Monney Hotel) میں قیام کیا اور آٹھ بجے ڈنر کھا کر دس بجے تک چہل قدمی کی - اس میں ذرا شبہ نہیں کہ سوئزرلینڈ سینری میں بیمثل ہے اور (Alps) پہاڑ کے جو مناظر یہان کی حدود میں ہیں وہ بینظیر ہیں - گیارہ بجے تک علمبر دار صاحب سے گفتگو کرتا رہا اور بعدہ آرام کیا - شب بخیر -

---

مانٹر وکس و میلان - ۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ ع - دوشنبہ

صبح سات بجے بیدار ہوا کیونکہ دس بجے میلان کو جو اٹلی کا مشہور شہر ہے روانگی مقرر تھی - ساڑھے آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر ناشتہ کرنے گیا جہان سے ساڑھے نو بجے واپس ہو کر ہوٹل کے روبرو ایک دوکان

سے مانٹرو کس کی چند تصاویر خریدین - دس بجے موٹر میں سوار ہو کر روانہ ہوا - آج موٹر کی چڑہائی تقریباً سات ہزار فٹ کی تھی جس کو طے کر کے سوئزرلنیڈ کے سب سے بڑے (Pass) سے ہم لوگ گزر کر اٹلی کی سرحد میں داخل ہوئے - آج آبشارون اور پہاڑون کے جو جو مناظر دیکھے وہ ہمیشہ یاد رہینگے - بعض بعض جگہین ایسی تھین کہ انسان اُن کو ہمیشہ دیکھتا رہے تو بھی طبیعت سیر نہ ہو -

(Simplon Pass) پر لنچ کھایا جو سوئزرلنیڈ کی سرحد میں ہے اور بعدہ پانچ بجے اٹلی کے ایک مشہور مقام (Stresa) پر چار پی جو ایک نہایت خوشنما لیک پر واقع ہے - آجکل یعنی ستمبر میں اٹلی میں گرمی ہوتی ہے لہذا جو مقامات لیکس پر واقع ہیں وہان بڑے بڑے لوگ اپنا وقت گزارتے ہیں چنانچہ (Stresa) پر بھی کثرت سے لوگ مقیم ہیں -

سات بجے میلان پہنچکر یہان کے (Palace) ہوٹل میں قیام کیا آٹھ بجے ڈنر کھانے کے لئے گیا جہان سے ساڑھے نو بجے واپس ہوا - چونکہ یہان موسم گرما ہے لہذا دس بجے شب کو حمام اور گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

میلان - ۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ ع - سہ شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ناشتہ کرنے کے لئے

ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا - تھوڑی دیر تک انگریزی اخبار پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ بنگال پریسیڈنسی کے ضلع مدناپور میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو گولی سے ہلاک کیا گیا نیز یہ کہ وہاں کے یہ تیسرے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا قتل ہے - علاوہ برین اٹلی کے ایک بڑے مارکوئس کی ہلاکت کی خبر جو ہوائی جہاز جلنے سے امریکہ میں ہوئی پڑھکر افسوس ہوا کیونکہ یہ شخص کئی مرتبہ ریکارڈس توڑ چکا تھا ۔

گیارہ بجے موٹر میں سوار ہوکر شہر روانہ ہوا جہاں پہلے آپرا ہاؤس دیکھا جس میں چار ہزار اشخاص کے بیٹھنے کی نشست ہے - وہاں سے آرکیڈ گیا جو یہاں کا ایک خوبصورت بازار ہے اور جہاں ہمہ قسم کی دوکانات و رسٹورانٹ ہیں - یہاں سے میلان کے مشہور و معروف گرجا کو جاکر دیکھا - ابتک انگلستان - جرمنی - آسٹریا و ہنگری میں متعدد بڑے بڑے اور مشہور گرجاؤں کو دیکھ چکا ہوں مگر میں نے اس قدر بڑا اور خوش وضع گرجا ابتک نہیں دیکھا تھا - وہاں سے روانہ ہو کر میلان کے نئے ریلوے اسٹیشن کو جاکر دیکھا - یہ اسٹیشن اس قدر بڑا اور خوبصورت ہے کہ اس کے مقابلہ کا ہندوستان میں یا اس سفر میں کوئی دوسرا اسٹیشن سوائے (Leipzig) کے نہیں دیکھا تھا - وہاں سے واپس ہو کر ڈیڑھ بجے لنچ کھایا - پانچ بجے شام چاء پی کر موٹر میں تفریح کو شہر اور اسٹیشن کی جانب گیا اور سات بجے واپس ہوا - آٹھ بجے ڈنر کھانے گیا جہاں سے ساڑھے نو بجے واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

میلان ۔ وینس ۔ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع ۔ چہارشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا ۔ آج صبح گیارہ بجے میلان سے وینس کو روانگی مقرر تھی جس کا فاصلہ ذریعہ موٹر ایکسو ستاسی میل ہے چنانچہ نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیپرٹ ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے میز پر گیا جہاں سے دس بجے واپس ہو کر تھوڑی دیر تک انگریزی اخبار پڑھا اور گیارہ بجے میلان سے ذریعہ موٹر روانہ ہو کر ایک بجے (Verona) پہنچا جو اٹلی کا نہایت ہی قدیم شہر ہے ۔ یہاں لنچ کھانے کے لئے دو گھنٹے تک قیام کیا ۔ تین بجے یہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے چار بجے (Padua) پر سے گزرا ۔ یہ بھی اٹلی کا ایک قدیم شہر ہے ۔ سوا پانچ بجے وینس اسٹیشن پر پہنچا ۔ (Mussolini) کے زمانہ میں ایک نئی سڑک تیار کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے موٹریں قریب شہر کے پہنچ جاتی ہیں اور جس طرح یہاں (Canal) بنائی گئی ہے وہ قابل تعریف ہے ۔

وینس پانی کے اندر آباد ہے ۔ یہاں پر ہر وقت موٹر بوٹ ۔ اسٹیمر اور گنڈولے تیار ملتے ہیں جن پر بیٹھکر دوسری طرف جانا پڑتا ہے ۔ ایک (Main) اسٹریٹ ہے ۔(St. Mark Square) یہاں کی خاص جگہ ہے جسکے سامنے ایک قدیم پیالیس اور بازو میں (St. Mark Church) اور سامنے اسکوائر ہے جہاں بہت اچھی دوکانیں ہیں ۔ چھ بجے سے آٹھ بجے شام تک چہل قدمی کر کے ہوٹل (Londres) کو جہاں ہم سب مقیم ہیں

واپس ہوا - ساڑھے نو بجے کھانا کھا کر کمرے پر آیا - دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

وینس - ۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہو کر تھوڑی دیر تک اخبار پڑھا - ساڑھے دس بجے ہوٹل سے تھامس کک اینڈ کمپنی گیا - وہاں سے سینٹ مارک اسکوئر گیا - گیارہ بجے یہاں کے مینار پر بجلی کے جھولے کے ذریعہ سے گیا اور وہاں سے شہر وینس کا پورا منظر دیکھا -

بعدہ سینٹ مارک (Cathedral) گیا جو وینس میں خاص دیکھنے کی چیز بیان کی جاتی ہے - فی الحقیقت اس میں (Mosaic) کا کام نہایت اچھا کیا ہوا ہے - وہاں سے (Doges) پیالیس دیکھا جو یہاں بہت مشہور ہے - پھر (Bridge of Sighs) دیکھا جس کے اوپر سے گزر کر قیدیوں کو قیدخانہ میں پہنچایا جاتا تھا - ڈیڑھ بجے لنچ کھایا تین بجے گنڈولہ میں سوار ہو کر وینس کی گلاس فیکٹری جاکر دیکھی - وہاں سے (۴½) بجے واپس ہو کر چاء پی اور ساڑھے پانچ بجے سینٹ مارک اسکوئر گیا - وہاں سے (۷½) بجے واپس ہوا - آٹھ بجے ڈنر کھایا - ساڑھے نو بجے اپنے کمرے پر آ کر چار خطوط تحریر کئے - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

وینس ـ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع ـ جمعہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا ـ نو بجے کپڑے پہن کر کمرے کے باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ ـ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لیئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہو کر تھامس کک اینڈ کمپنی موقوعہ سینٹ مارک اسکوائر گیا وہاں سے واپس ہوتے وقت انگریزی اخبار خریدا اور تھوڑی دیر تک اُس کو پڑھا ـ گیارہ بجے ذریعہ اسٹیمر بوٹ گرانڈ کینال پر سے گزرا اور اُس کو شروع سے آخر تک دیکھا ـ ایک بجے ہوٹل واپس ہو کر لنچ کھایا اور (۲½) بجے ذریعہ اسٹیمر لیڈو (Lido) گیا جو وینس سے دو میل کے فاصلہ پر دنیا کی بہترین تیرنے کی جگہ بیان کی جاتی ہے ـ یہ مقام نہایت صاف ہے ـ یہاں بہت بڑے بڑے ہوٹل ہیں جن میں (Excelsior) ہوٹل اس قدر بڑا ہے کہ اب تک تمام یورپ میں اتنا بڑا ہوٹل میں نے نہیں دیکھا ـ علاوہ بریں ہزارہا کی تعداد میں ڈریسنگ کمرے بنادئے گئے ہیں جن میں دائیں جانب کا حصہ تقریباً ایک میل تک صرف اُن لوگوں کے لیئے محفوظ ہے جو لیڈو کے ہوٹلوں میں قیام کرتے ہیں چنانچہ ہر ہوٹل والوں کو ایک حصہ دیدیا گیا ہے ـ بائیں جانب عام لوگ ٹھر سکتے ہیں چنانچہ مسٹر پیسرٹ بھی آج وہاں ٹھرے ـ ہم سب وہاں سے چانوشی کرنے کے بعد سوا پانچ بجے ذریعہ اسٹیمر روانہ ہو کر چھ بجے وینس پہنچے اور اسکوائر میں چہل قدمی کرتے ہوئے گئے ـ وہاں سے (۷½) بجے واپس ہو کر ڈنر کھایا ـ دس بجے آرام کیا ـ شب بخیر ـ

وینس وفلورنس - ۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء

صبح ساڑھے سات بجے بیدار ہوا کیونکہ آج ساڑھے نو بجے وینس سے فلورنس کو روانگی مقرر ہے نو بجے ذریعہ موٹر بوٹ ہمارا سامان ہوٹل سے موٹر گیریج کو جو گراند کنال کے آخر پر ہے روانہ کیا گیا اور بعدہ مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب میرے ہمراہ بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم گئے جہاں سے ساڑھے نو بجے واپس ہو کر ہم لوگ بھی ذریعہ موٹر بوٹ وینس سے روانہ ہوئے۔ دس بجے گیریج سے موٹر گراند کنال کے دوسری طرف آکر تیار تھی۔ چنانچہ سوا دس بجے ہم لوگ روانہ ہوئے راستہ میں ایک بجے (Ferrara) پر لنچ کھایا۔ سوا دو بجے وہاں سے روانہ ہو کر سوا تین بجے (Bologna) پر سے گزرے جو بڑا شہر ہے۔ سوا پانچ بجے فلورنس پہنچے جس کو اٹلی والے (Ferrara Frenze) کہتے ہیں یعنی پھولوں کا شہر۔ یہ شہر نہایت قدیم ہے اور آرٹ کے لئے بہت مشہور ہے۔ یہاں متعدد تصاویر کی گیلریاں اور تقریباً تیس بڑے بڑے (Cathedrals) ہیں جن میں ایک پندرھویں صدی کا نہایت مشہور کہا جاتا ہے۔ یہاں پر ہمارا قیام میجسٹک ہوٹل میں ہوا۔

آٹھ بجے ڈنر کھانے کے لئے گئے جہاں سے سوا نو بجے واپس ہو کر ایک گھنٹہ تک مسٹر پیرٹ و سید علمبردار صاحب کے ہمراہ چہل قدمی کی۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

فلورنس - ۱۰ ستمبر سنہ۱۹۳۴ع - یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہو کر تقریباً آدھ گھنٹہ تک اخبار پڑھا - گیارہ بجے فلورنس کی مشہور و معروف تصاویر کی گیالری دیکھنے گیا جو یہاں کے ایک قدیم مگر نہایت شاندار پیالیس میں ہے اور جس کے اطراف نہایت خوبصورت چمن ہے - وہاں دو گھنٹے تک ہمہ قسم کی تصاویر دیکھیں جن میں بعض بعض تصاویر جو (Vandyke—Raffello) اور (Reubins) کی بنائی ہوئی ہیں نہایت اچھی ہیں خصوصاً (Raffello) نے جو (Madonna) کی تصویریں طرح طرح سے بنائی ہیں اُن میں ایک تصویر یہاں بھی اچھی ہے لیکن اُس تصویر کو کوئی تصویر نہیں پاتی جو ڈریسڈن میں ہے - ایک بجے ایک دوسرے حصہ کو دیکھا جہاں ماڈرن آرٹ کی تصاویر کے نمونے ہیں لیکن وہ پرانی تصاویر کے مقابلہ میں ہیچ ہیں - ڈیڑھ بجے ہوٹل واپس ہو کر لنچ کھایا - تین بجے اپنے کمرے پر آیا - ساڑھے چار بجے ایک رسٹوران میں جو یہاں بہت مشہور ہے جا کر چاء نوشی کی - پانچ بجے یہاں کی پہاڑی پر جا کر شہر فلورنس کا منظر دیکھا - چھ بجے یہاں کا مشہور (Cathedral) دیکھا جو فی الحقیقت نہایت اچھا اور بہت بڑا ہے - سات بجے ہوٹل واپس ہوا - آٹھ بجے ڈنر کھا کر نو بجے سنیما گیا جہاں سے گیارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

فلورنس - ۱۱ ستمبر سنه ۱۹۳۳ع - دو شنبه

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - سوا نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا - دس بجے واپس ہو کر آدھے گھنٹہ تک انگریزی اخبار پڑھا - آج کی خبروں میں ہز مجسٹی کنگ فیصل (Feisul) کے یکایک انتقال کی خبر (Berne) سے شائع ہوی ہے جو سوئزرلنڈ کا دارالسلطنت ہے اور جہاں ہز مجسٹی ایک ہوٹل میں مع اسٹاف مقیم تھے - یہ نہایت زبردست مدبر اور ایک بڑے بہادر سپاہی خیال کئے جاتے تھے چنانچہ دو ماہ قبل جب یہ عراق سے انگلستان آئے تھے تو ہز مجسٹی اور ہر مجسٹی کنگ و کوئن نے مع پرنس آف ولز انکا اسٹیشن پر استقبال کیا تھا اور جلوس کے ساتھ ان کو بکنگھم پیالیس لایا گیا تھا - ان کی یورپ میں بہت عزت کی گئی - افسوس ہے کہ اُنہوں نے غربت میں انتقال کیا - اُن کی نعش ذریعہ ہوائی جہاز عراق کو جا رہی ہے -

گیارہ بجے یہاں کی مشہور پکچر گیالری دیکھنے گیا - یہ بہت بڑی گیالری ہے اور یہاں متعدد اسٹیچو اور اچھی اچھی تصویریں ہیں - اٹلی کے پینٹروں میں مجھے (Tazino) کا کام پسند آیا - آج پھر (Raffello) کی چند اچھی پینٹنگس دیکھیں - ایک بجے واپس ہو کر ایک (Academical Museum) کو گیا جہاں حضرت داؤد علیہ السلام کا اسٹیچو دیکھا - یہ بھی

صنعت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے - ڈیڑھ بجے لنچ کھایا - چار بجے شام چاء نوشی کے بعد مہاراجہ کولہاپور کی قبر پر گیا جنھوں نے سنہ ۱۸۷۰ ء میں اکیس سال کی عمر میں فلورنس میں جبکہ وہ لندن سے ہندوستان واپس ہو رہے تھے انتقال کیا اور اُنکی قبر اور اس کے اوپر اسٹیچو نہایت اچھا بنایا گیا ہے - وہاں سے پہاڑی گیا - آٹھ بجے ڈنر کھانے کے لیئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے ساڑھے نو بجے واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

فلورنس و روم - ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - سہ شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - آج دس بجے فلورنس سے روم کو روانگی مقرر ہے جو اٹلی کا دارالسلطنت اور فلورنس سے تین سو کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے چنانچہ نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریکفاسٹ کھانے کے لیئے ڈائننگ روم گیا جہان سے پونے دس بجے واپس ہو کر موٹر میں سوار ہوا - راستہ میں (Siena) پر سے تقریباً بارہ بجے گزرے جو چھوٹا مگر خوبصورت شہر ہے - دو بجے راستہ میں لنچ کھانے کے لیئے قیام کیا اور (۱/۴ ۳) بجے روانہ ہو کر چھ بجے شام روم داخل ہوئے - یہاں پر اٹھارہ ہزار (Pilgrims) زائرین آئے ہوئے ہیں چنانچہ ہوٹلوں میں مطلق جگہ نہیں ہے - ہم لوگ یہاں کے مشہور ہوٹل برسٹل میں مقیم ہیں جو نہایت اچھے مقام پر واقع ہے - ساڑھے

سات بجے ڈنر کھانے کے لئے گئے وہاں سے نو بجے واپس ہو کر ہم سب چہل قدمی کے لئے روانہ ہوئے - ہوٹل سے شہر ہوتے ہوئے پہلے وکٹرا یمیل میموریل گئے - وہاں سے اِس مقام پر گئے جہاں جنگ عظیم کے شروع یعنی سنہ ۱۹۱۴ء سے ہرسال جنگ میں جو جو واقعات ہوئے اُن کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے اور سنہ ۱۹۳۰ء تک (Mussolini) کی (Movement) نے جو ترقی کی ہے اُس کو دکھایا گیا ہے - وہاں سے واپسی پر ایک پل کے نیچے سے گئے جو نہایت خوبصورت ہے اور پونے گیارہ بجے ہوٹل واپس ہوئے - آدھے گھنٹہ تک اخبار پڑھا - سوا گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

روم - ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - چہارشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - اور حسب معمول نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا - تھوڑی دیر تک انگریزی اخبار پڑھا اور گیارہ بجے سینٹ پیٹر چرچ گیا جو دنیا میں سب سے بڑا (Cathedral) ہے - اس کی صنعت اور (Mosaic) کام کی (جو تصاویر پر کیا گیا ہے) تعریف و توصیف نہایت مشکل ہے - انسان کو اس کام کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس قدر نازک اور اچھا کام پورا کرنے کو کس قدر رقم اور وقت صرف ہوا ہو گا - یہاں کے نیچے کے تمام حصوں کو دیکھنے

کے بعد چھت پر بجلی کے لفٹ کے ذریعہ سے گئے اور وہاں سے ڈوم کے اوپر جانے کو تین سو مزید سیڑھیاں چڑھنی پڑیں- اوپر پہنچکر نیچے کے کام کی خوبصورتی دوبالا نظر آتی ہے اور روم کے شہر کا عجیب و غریب منظر نظر آتا ہے- اس کے اطراف میں (Vatican) ہے جہاں ایک حصہ میں روم کے پوپ مقیم ہیں اور بقیہ حصہ عجائب گھر ہے - اس کا بھی منظر یہاں سے غیر معمولی تھا- دیڑھ بجے ہوٹل واپس ہوکر لنچ کھایا- ڈھائی بجے بال کٹوائے اور ساڑھے تین بجے غسل کیا- ساڑھے چار بجے چارپلی او رپانچ بجے کلوسیم دیکھنے گیا- یہ بھی روم میں نہایت قدیم و مشہور مقام ہے جہاں قدیم زمانہ میں وحشی جانور اور انسان لڑائے جاتے تھے اُس میں پچاس ہزار آدمیوں کی نشستوں کا انتظام رہتا تھا- اس کے بہت سے حصص اب تک باقی ہیں جن سے اس عمارت کی شان نظر آتی ہے - وہاں سے (Forum) دیکھنے گیا جہاں قدیم زمانہ میں اسمبلی ہوتی تھی اور رسٹورم بھی وہاں تھا جہاں سے بادشاہ کبھی ضروری احکام نافذ کرتے اور اُن کا اعلان کرتے تھے - اب اس عمارت کا نام و نشان باقی نہیں ہے البتہ (Forum) فورم کے بعض بعض حصے اب بھی موجود ہیں جن میں چند کمانیں بیحد وسیع ہیں - وہاں سے واپسی پر شہر دیکھا اور ساڑھے سات بجے ہوٹل واپس ہوکر آٹھ بجے ڈنر کھایا- ساڑھے نو بجے اپنے کمرے پر آکر سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب سے گیارہ بجے تک گفتگو کی اور بعدہ آرام کیا- شب بخیر-

روم - ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے (Vatican) دیکھنے گیا جہاں اٹلی کے مشہور اسٹیچو - پینٹنگس و کتب کا میوزیم ہے - یہ نہایت بڑی جگہ ہے جہاں باوجود تین گھنٹے صرف کرنیکے پورے کمرے نہ دیکھے جاسکے اور یہ طے پایا کہ کل پھر یہاں آکر بقیہ کمروں کو دیکھا جائے -(Mosaic) کا کام دیواروں پر پینٹنگس پر کیا گیا ہے جو قابل دید ہے - ایک کمرے میں تمام جانوروں کے اسٹیچوز کو ماربل میں بنایا گیا ہے - قدیم کتب اور اُنکی جلد سازی نہایت اچھی ہے - غرضکہ یہ عجیب و غریب میوزیم ہے - چونکہ اٹھارہ ہزار زائرین یہاں آئے ہوئے ہیں لہذا جس جگہ کو دیکھنے جاتا ہوں وہاں مجمع بکثرت ملتا ہے - ایک بجے ہوٹل واپس ہوکر دیڑھ بجے لنچ کھایا اور ڈہائی بجے سے تین بجے تک سہ پہر میں اخبار بینی کی -

شام کے ساڑھے چار بجے چاء نوشی کر کے تھامس کک اینڈ کمپنی گیا جو ہوٹل سے متصل ہے - وہاں سے واپس ہوکر ایک دوسرا (Cathedral) دیکھا جسکا ڈوم بھی بہت بڑا تھا - شہر میں موٹر پر تقریباً ایک گھنٹہ تک سیر کی - ساڑھے سات بجے ڈنر کھانے کیلئے گیا جہاں سے نو بجے واپس ہوا اور دس منٹ بعد اپنی پارٹی کو ہمراہ لیکر موٹر میں سوار ہوکر یہاں کی ایک سیدھی سڑک دیکھنے گیا جو پندرہ میل تک سیدھی گئی ہے اور جس پر بجلی کی

روشنی ہے - ساڑھے دس بجے واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

روم - ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - جمعہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا - دس بجے وہاں سے واپس ہو کر آدھ گھنٹہ تک انگریزی اخبار پڑھا - اور ساڑھے دس بجے موٹر میں سوار ہو کر پہلے (Vatican) گیا اور وہاں سے رومن باتھ دیکھنے گیا - رومن باتھ کسی زمانہ میں نہایت مشہور تھا - یہ اسقدر بڑی عمارت ہے کہ ایک پیالس معلوم ہوتا ہے اس میں تمام دیواروں پر سنگ مرمر اور فرشوں پر موزیک کا کام کیا ہوا تھا جس کے اب بعض بعض مقامات پر صرف نشانات باقی ہیں - اس قدر بڑی عمارت آج بالکل کھنڈر نظر آتی ہے اور اُسکو دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ کیسی اچھی چیز برباد ہو گئی - یہاں سے واپسی پر اسکوٹر گیا اور وہاں سے سوا نو بجے واپس ہو کر لنچ کھایا ڈہائی بجے اپنے کمرہ پر آیا - سوا چار بجے چاء نوشی کی اور پانچ بجے موٹر میں سوار ہو کر پہلے کو ڈک کمپنی گیا وہاں سے (Mussolini Forum) دیکھنے گیا جس کے کمپونڈ میں (Sports) کے لئے نہایت اچھی جگہ بنائی گئی ہے - ایک حلقہ میں تقریباً ساٹھ اسٹیچو ہیں جن میں ہر اسٹیچو پر کسی نہ کسی ورزش یا کھیل کا نمونہ دکھایا گیا ہے - اسکے دوسرے حصہ میں مختلف ورزشوں اور کھیلوں کے میدان ہیں - یہ ایک بالکل نئی

ایجاد ہے جو قابل دید ہے - یہاں سے (Pincio) گیا جو بلندی پر ایک مقام ہے جہاں سے روم نظر آتا ہے - یہاں بہت بڑا پارک ہے اور ہرطرف اسٹیچو ہیں - سات بجے واپس ہوا اور ایک گھنٹہ تک چہل قدمی کر کے شب کو آٹھ بجے ڈنر کھانے گیا جہان سے ساڑھے نو بجے واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

روم و نیپلس - ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - سوا نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہان سے سوا دس بجے واپس ہو کر تھامس کک کمپنی جاکر ٹپہ کی کیفیت دریافت کی - گیارہ بجے آج روم سے نیپلس کو روانگی مقرر تھی لہذا وقت مقررہ پر موٹر پر سوار ہوا اور نیپلس کو جس کا فاصلہ روم سے تقریباً ڈیڑھ سو میل ہے روانہ ہوا -

سوا پانچ بجے شام نیپلس پہنچا - پہلے اپنے کمرون کو دیکھا میرا کمرہ بالکل سمندر کے سامنے بہت ہوا دار اور کشادہ ہے جس کے ساتھ باتھ روم بھی ہے - ساڑھے پانچ بجے چاء نوشی کی اور چھ بجے چہل قدمی کے لئے (Promenade) ساحل پر گیا جہان ساڑھے سات بجے تک گھوم کر (Santa Lucia) ہوٹل واپس ہوا جہان ہمارا قیام ہے - آٹھ بجے شب اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیجا کر ڈنر کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا

جہاں سے ساڑھے نو بجے واپس ہو کر نصف گھنٹے تک اخبار پڑھا - دس بجے سے گیارہ بجے تک سید علمبردار صاحب و سید ذکی صاحب سے حیدرآباد کی نسبت گفتگو کرتا رہا - کل صبح پومپی آئی اور روسوویس جانا ہے لہذا گیارہ بجے برخاست کیا - شب بخیر -

---

نیپلس - ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا - ساڑھے دس بجے نیپلس سے (Pompeii) پومپیائی گیا جو کسی زمانہ میں اٹلی کا بہت مشہور شہر تھا اور بعدہ وسوویس (Vesuvius) آتش فشان نے اُس کو بالکل تہ خاک کر دیا تھا لیکن بعدہ پتھروں اور رلاوا کو ہٹایا جاکر پھر ان قدیم عمارتوں کو شکستہ حالت میں نکالا گیا جن میں سالہا سال صرف ہوئے اور اب اس جگہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ -

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ = آثار پدید است صنادید عجم را -

فی الحقیقت یہ کسی زمانہ میں نہایت خوبصورت شہر ہوگا - اب جو کھنڈر ہیں اُن میں متعدد مقامات پر سنگ مرمر کی سیڑھیاں اور مختلف جگہ موزیک اور باریک کام نظر آتے ہیں - یہاں سے ایک بجے واپس ہو کر گراند ہوٹل میں لنچ کھایا اور ڈیڑھ بجے روانہ ہو کر وسوویس دیکھنے کے لئے گیا، وہاں

بجلی کی ٹرین جاتی ہے سوا دو بجے۔ بجلی کی ٹرین سے روانہ ہوکر تقریباً چار ہزار
فٹ کی بلندی پر پہنچا وہاں سے ذریعہ (Funicular) اوراوپر گیا جس کی
بلندی چھ ہزار فٹ ہے وہاں سے دس منٹ تک چل کر (Vesuvius)
آتش فشاں پہاڑ ملتا ہے جس میں سے دھواں اور آگ اور لاوا نکلتے ہوئے
دیکھکر عجیب حیرت ہوئی - اس آتش فشاں سے مئی سنہ ۱۹۰۶ع میں
پھر اطراف کے حصص کو نقصان پہنچا لیکن نہ اتنا جیسا کہ پہلے ہوا تھا چھ بجے
ہوٹل واپس ہوکر چاء پی - آٹھ بجے ڈنر کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا
جہاں سے سوا نو بجے واپس ہوکر اخبار پڑھا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

نیپلس و روم - ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے تیار ہوکر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ -
سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے
ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوکر روم روانہ ہونے کے لئے
موٹر میں سوار ہوا - آج صبح سے نیپلس میں بارش ہو رہی ہے چنانچہ ہماری
روانگی کے وقت بھی بارش کا سلسلہ جاری ہے اور یہ بارش روم تک ہو رہی
ہے - ڈیڑھ بجے راستہ میں لنچ کھایا اور (۲½) بجے روانہ ہوکر ساڑھے چار بجے
شام روم پہنچے - پہلے یہاں اپنے قیام کے لئے کمروں کو دیکھا بعدہ
تھامس کک کے ہاں جاکر خطوط لئے اور پانچ بجے اپنے کمرے پر چاء
منگوا کر پی -

چھ بجے سید ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر چہل قدمی کیلئے روانہ ہوا۔ پہلے وار میموریل گیا جہاں سیڑھیوں سے اوپر تک چڑھا۔ اوپر پہنچنے کے بعد دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ بہت بڑی عمارت ہے۔ اس میں دو سو چوالیس سیڑھیاں ہیں وہاں سے واپسی پر کچھ روم کے پکچر پوسٹ کارڈ خریدے اور سات بجے ہوٹل واپس آیا۔ آٹھ بجے ڈنر کھانے کے لئے اپنے ہمراہیوں کو لیکر ڈائننگ روم گیا جہاں سے ساڑھے نو بجے واپس ہو کر تقریباً نصف گھنٹہ تک اخبار پڑھا اور گیارہ بجے نیند معلوم ہوئی۔ چنانچہ ارام کیا۔ شب بخیر۔

روم۔ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء

صبح سوا آٹھ بجے بیدار ہوا۔ سوا نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کیلئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا۔ گیارہ بجے تک انگریزی اخبار پڑھا۔ اور اُس کے بعد سینٹ پیٹر چرچ سے متصل جو مکان پاپائے روم کا ہے وہاں گیا تاکہ پوپ سے نیاز حاصل کروں۔ اس ملاقات کے لئے قبل از قبل برٹش کونسل کے ذریعہ انتظام کر لیا تھا چنانچہ وہاں پہنچکر برادر کلارک سے ملے اور اُن سے ٹکٹ حاصل کر کے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ ملاقاتیوں کی تعداد کئی سو اصحاب مرد و عورتوں پر مشتمل تھی چنانچہ مختلف کمروں میں لوگوں کو ٹھہرایا گیا۔ یہاں ملاقات کے تین طریقے ہیں۔ پہلا یہ کہ پانچ آدمی

پوپ سے خاص ملاقات کرتے ہیں لیکن اُس کے لئے کئی روز قبل وقت کا تعین ہونا لازمی ہے - دوسرے یہ کہ بارہ پندرہ آدمی ایکساتھ ملاقات کرسکتے ہیں جن کے لئے خاص ٹکٹ ہوتے ہیں - تیسرے عام ملاقاتیوں کو بھی داخلہ کے ٹکٹ حاصل کرنا پڑتے ہیں -

ہم لوگوں کو ایک گھنٹہ تک پوپ کی آمد کا انتظار کرنا پڑا جسکے بعد اُن کی تشریف آوری ہوتے ہی سب دو زانو ہوگئے اور ہر شخص نے انکے ہاتھ کو بوسہ دیا چنانچہ ہم سب نے بھی وہی عمل کیا - جب وہ ہمارے قریب پہنچے توانکے اے - ڈی - سی نے کہا کہ انڈین تو پوپ نے فرمایا بمبئی جسپر سکرٹری صاحب نے کہا کہ حیدرآباد دکن - سب سے ملنے کے بعد پوپ نے دعا دی اور بعدہٗ دوسرے کمروں کو گئے اور ہم لوگ ہوٹل واپس ہوئے جہاں ایک بجے لنچ کھاکر (۲½) بجے اپنے کمرے پر واپس ہوئے - (۴½) بجے چاء نوشی کے لئے (Pincio) گئے جو یہاں بلندی پر مشہور مقام ہے وہاں سے سات بجے واپس ہوکر دو فلم خریدے - ساڑھے سات بجے ڈنر کھایا - ہم سب نو بجے سنیما گئے - گیارہ بجے واپس ہوئے - شب بخیر -

---

روم و پیسا - ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - چہارشنبہ

آج صبح دس بجے روم سے پیسا کو روانگی مقرر تھی لہذا سات بجے بیدار ہوا - آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا - سوا نو بجے بریک فاسٹ

ختم کر کے تھامس کک کمپنی گیا اور دس بجے موٹر میں سوار ہو کر پیسا روانہ ہوا جس کا فاصلہ تقریباً دو سو میل ہے - راستہ میں گراسیٹو (Grosetto) پر لنچ کھایا - آج کے راستہ میں ہر دس منٹ پر موٹر ملتے رہے - شام میں ساڑھے پانچ بجے پیسا پہنچے اور کمروں کو دیکھنے کے بعد جن کا انتظام رائل وکٹوریہ ہوٹل میں کیا گیا تھا ہم لوگ (Leaning Tower of Pisa) دیکھنے گئے جو سترہ سو سال قبل بنایا گیا ہے - یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس مینار کی عمارت دو منزل تک پہنچی اُس وقت یہ جھک گیا لیکن تعمیرات کے ماہرین نے اس کو سو لہ برس بعد پھر اُسی حالت میں بنایا اور چھ منزل تک اور بناتے گئے - اور آج یہ اُسی طرح جھکا ہوا کھڑا ہے جس کو دیکھنے دنیا بھر کے لوگ آتے ہیں - اس ٹاور میں تین سو چوالیس سیڑھیاں ہیں - اس کے قریب ہی ایک قدیم زمانہ کا نہایت خوبصورت (Cathedral) ہے - یہاں سے واپسی میں ایک سنگ مرمر کا ٹاور میں نے خریدا - سات بجے ہوٹل واپس ہوا - آٹھ بجے ڈنر کھایا - سوا نو بجے اپنے کمرے میں جا کر حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں چھ صفحوں کا انگریزی میں خط لکھا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

پیسا و جنیوا - ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - پنجشنبہ

آج صبح دس بجے پیسا سے جنیوا کو روانگی مقرر تھی لہذا سات بجے آج بھی بیدار ہوا اور ساڑھے آٹھ بجے مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار

صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا جہاں سے ساڑھے نو بجے
واپس ہوا - دس بجے موٹر میں سوار ہو کر پہلے ٹپہ خانہ جاکر حضرت
والد ماجد صاحب کا خط روانہ کیا بعدہ پیسا کے ٹاور کو گیا اور اس کے اوپر
چڑھ کر شہر و اطراف کا منظر دیکھا - گیارہ بجے پیسا سے روانہ ہو کر
(Spezia) پر لنچ کھایا جو سمندر کے کنارے اٹلی کا بڑا شہر ہے - یہاں سے
ڈھائی بجے روانہ ہو کر ساڑھے پانچ بجے شام جنیوا پہنچے - پہلے تھامس کک
اینڈ کمپنی میں جاکر خطوط حاصل کئے بعدہ ہوٹل (De Londre & Continental)
جنیوا میں قیام کیا - آٹھ بجے ڈنر کھانے کے لئے ڈائننگ روم مع پارٹی
کے گیا - سوا نو بجے وہاں سے واپس ہو کر آدھ گھنٹہ تک انگریزی اخبار
پڑھا - آج کہیں باہر نہ جاسکا اس لئے کہ بارش یہاں پہنچنے کے بعد سے مسلسل
ہو رہی ہے - دس بجے سے گیارہ بجے تک سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب
سے گفتگو کرتا رہا - گیارہ بجے برخاست کیا اور آرام کرنے گیا - شب بخیر -

---

جنیوا _ نیس - ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ ع - جمعہ

صبح سات بجے بیدار ہو کر سوا آٹھ بجے تیار ہو کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ -
سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے
کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا نو بجے واپس ہو کر نصف گھنٹے
تک اخبار پڑھا اور دس بجے موٹر میں سوار ہو کر نیس روانہ ہوا جس کا
فاصلہ دو سو سات کیلو میٹر ہے - آج کا راستہ برابر سمندر کے کنارے سے تھا -

اور اگرچہ سڑک پر بہت سے موڑ تھے تاہم سڑک اچھی اور رہر گاؤں پرفضا تھا - اٹلی کی گرمی کے مقابلہ میں فرانس کا موسم بہت بہتر ہے - ایک بجے الیسیو پہنچکر لنچ کھایا - یہ مقام بھی سمندر کے کنارے پر واقع ہے - یہاں سے ڈہائی بجے روانہ ہوکر منیٹن اور مانٹی کارلو پر سے گزرے - مانٹی کارلو فرانس میں ایک مشہور مقام ہے اور جو شخص نیس آتا ہے مانٹی کارلو ضرور جاتا ہے - چنانچہ ہم لوگ بھی نیس سے ایک روز یہاں آئیں گے - شام کے ساڑھے پانچ بجے نیس پہنچے اور پہلے تھامس کک کمپنی سے خطوط حاصل کرکے دی گرانڈ او کانر ہوٹل گئے جہاں میرا مع پارٹی کے قیام ہے - چا نوشی کے بعد والاشان شہزادہ اعظم جاہ بہادر کی خدمت میں اپنی حاضری کی اطلاع عرض کرائی کہ حسب الحکم فدوی نیس حاضر ہوگیا ہے - ساڑھے سات بجے ڈنر کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا - نو بجے وہاں سے واپس ہوکر ایک گھنٹے تک سمندر کے کنارے چہل قدمی کی - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

نیس - ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار رہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو اپنے ہمراہ لیجاکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے ڈائننگ روم گیا - سوا دس بجے وہاں سے واپس ہوکر سمندر کے کنارے چہل قدمی کیلئے گیا - گیارہ بجے واپس ہونے پر اطلاع آئی کہ

والاشان شہزادہ اعظم جاہ بہادر نے آج مجھے اور میری پارٹی کو لنچ پر ایک بجے حاضری کا حکم دیا ہے نیز یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ والاشاں پرنس مجھے ہز مجسٹی خلیفہ کے پاس پانچ بجے شام اپنے ہمراہ لیجا کر میرا التعارف کرائیں گے۔ چنانچہ میں مع اپنی پارٹی کے وقت مقررہ پر ہوٹل او کا زیعنی اپنی قیام گاہ سے ہوٹل نگرسکو جہاں پرنس ممدوح مقیم ہیں ذریعہ موٹر پہنچا والاشاں مل کر بہت محظوظ ہوئے۔ دیڑھ بجے لنچ کھایا۔ ڈہائی بجے وہاں سے واپسی پر حکم ہوا کہ پونے پانچ بجے میں اور میری پارٹی حاضر رہے۔ ہوٹل میں آکر چاءنوشی کے بعد پونے پانچ بجے میں مع ہمراہیاں پرنس والاشاں کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پانچ بجے پرنس مجھے اپنی موٹر میں ہمراہ لیکر ہز مجسٹی خلیفہ کے پاس لیگئے۔ میں نے حیدرآبادی سلام کے بعد خلیفہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا جیسا یہاں دستور ہے اور بعدہ انہوں نے مجھ سے ملنے پر اظہار خوشنودی اور حضرت والد ماجد صاحب کی خیریت دریافت فرمائی۔ میں نے عرض کیا کہ والد صاحب قبلہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں انکی جانب سے آپ کی خدمت میں آداب اور مزاج پرسی عرض کروں۔ بڑی شہزادی صاحبہ ترکی زبان میں خلیفہ سے ترجمانی فرما رہی تھیں۔ سات بجے واپس ہو کر ہوا خوری کو موٹر میں گیا۔ آٹھ بجے ڈنر کھایا۔ سوا نو بجے سینما گیا جہاں سے پونے بارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا۔ شب بخیر۔

نیس۔ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار رہا۔ سوا نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا۔ اور مسٹر پیسرٹ

سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کی میز پر گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا - نصف گھنٹے تک اخبار بینی کی اور پونے گیارہ بجے سمندر کے ساحل پر سید ذکی صاحب و سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر چہل قدمی کرنے گیا - ساڑھے بارہ بجے ہوٹل واپس ہو کر لنچ کھایا - کیونکہ آج پرنس اعظم جاہ بہادر والاشان کی ہندوستان کو بوقت دو بجے دن نیس سے جینوا ذریعہ ٹرین اور پھر وہاں سے کل بتاریخ ۲۵ - ستمبر ذریعہ جہاز وکٹوریہ روانگی مقرر ہے - لہذا میں بھی مع اپنی پارٹی کے اسٹیشن جارہا ہوں - میں پونے دو بجے اسٹیشن پہنچا - وہاں ہز مجسٹی خلیفہ شہزادی فرحت بیگم صاحبہ - پرنس فاروق جو خلیفہ کے بڑے صاحبزادے ہیں - نواب علی نواز جنگ بہادر معتمد تعمیرات اور نواب زین یار جنگ بہادر اور چند دوسرے لوگ تھے - پرنس والاشان سب سے رخصت ہو کر ٹرین میں سوار ہوئے - اور وقت مقررہ پر ٹرین روانہ ہو گئی -

میں اسٹیشن سے واپسی پر اپنے ساتھیوں کو لیکر موٹر میں مانٹی کارلو گیا جو فرانس میں جوے کیلئے مشہور جگہ ہے - آج کل چونکہ سیزن نہیں ہے لہذا مجمع زیادہ نہیں تھا اور وہاں کا اسپورٹنگ کلب بھی بند تھا - سات بجے واپس ہوا -

کل میں نے نواب علی نواز جنگ بہادر اور ڈاکٹر راج کو جو پرنس کے ہمراہ نہیں گئے بلکہ یہاں مقیم ہیں لنچ پر مدعو کیا ہے - آٹھ بجے خاصہ کھانیکے

بعد (Casino De Jettee) گیا جہاں سے ساڑھے گیارہ بجے واپس ہوا اور آرام کیا۔ شب بخیر۔

نیس۔ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع ۔ دوشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا ۔ نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا ۔ اور باہر آ کر مسٹر پیرٹ ۔ سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا۔ وہاں سے دس بجے واپس ہو کر حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں معروضہ تحریر کیا۔ شب سے برابر بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے موسم نہایت خوشگوار ہوگیا ہے ۔ ساحل تک چہل قدمی کرنے کیلئے گیا اور وہاں سے بارہ بجے واپس ہوا ۔ ساڑھے بارہ بجے نواب علی نواز جنگ بہادر معتمد و چیف انجنیر تعمیرات سرکار عالی جو یہاں شہزادی دردانہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ آئے ہیں میرے پاس لنچ کھانے کے لئے آئے۔ ڈاکٹر راج کا مزاج ذرا خراب ہے لہذا انہوں نے معذرت چاہی ۔ ایک بجے لنچ کھایا۔ نواب صاحب ڈھائی بجے واپس ہوئے ۔ ساڑھے تین بجے میں اپنے ساتھیوں کو لیکر (Cannes) روانہ ہوا جو نیس سے بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جہاں چھوٹی شہزادی صاحبہ مقیم ہیں۔ اُنہوں نے آج چاء پر مدعو فرمایا ہے ۔ پونے پانچ بجے (Cannes) پہنچکر سمندر کے کنارے موٹر میں پندرہ منٹ تک گھومنے کے بعد (Marimar) ہوٹل گئے جہاں شہزادی صاحبہ مقیم ہیں ۔ نواب زین یار جنگ بہادر نے شہزادی صاحبہ کو اطلاع

دی اور وہ مع اپنے بھائی صاحب کے تشریف لائیں اور پونے چھ بجے تک سفر
اور حیدرآباد کے متعلق گفتگو فرمائی۔ میں نے پرنس معظم جاہ بہادر والاشان
کی خیر و عافیت دریافت کی۔ وہاں سے چھ بجے واپس ہوکر سات بجے ہوٹل
آیا۔ آٹھ بجے کھانے کے لیۓ جاکر سوا نو بجے واپس ہوا۔ گیارہ بجے آرام کیا۔
شب بخیر۔

نیس و لیانس۔ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ سہ شنبہ

صبح سات بجے بیدار ہوا۔ کیونکہ آج ساڑھے نو بجے صبح نیس سے (Lyons)
لیانس کو جو شمالی فرانس میں واقع ہے اور جس کا فاصلہ تین سو پانچ میل ہے
روانگی مقرر تھی۔ آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ۔ سید ذکی
صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے گیا۔ جہاں
سے سوا نو بجے واپس ہوکر باہر آیا۔ لیاقت علی صاحب پرسنل اسسٹنٹ
نواب علی نواز جنگ بہادر نے ذریعہ ٹیلیفون علمبردار صاحب سے گفتگو کی
اور کہا کہ والاشان پرنس اعظم جاہ بہادر نے جنیوا سے اُن کے ذریعہ
ایک تصویر ہز مجسٹی خلیفہ عبد المجید خان صاحب سابق سلطان ٹرکی کی اس
تاکید کے ساتھ روانہ فرمائی ہے کہ وہ ہز مجسٹی خلیفہ نے میرے والد ماجد
صاحب قبلہ کے لیۓ عنایت کی ہے اور اُس کو پرنس خود نیس میں دینا بھول
گیۓ لہذا اُس تصویر کو علمبردار صاحب نے ہوٹل سے لیا اور ہم لوگ
وقت مقررہ پر نیس سے روانہ ہوکر شام کے ساڑھے آٹھ بجے (Lyons) پہنچے۔

آج تمام دن راستہ میں زوردار بارش ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دوروز سے فرانس کے ہر حصہ میں خوب بارش ہو رہی ہے۔ بعض بعض جگہ سڑکیں پانی سے بھری ہوئی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موٹر پانی میں تیر رہی ہے۔ (Lyons) میں ٹرمینس ہوٹل میں قیام کیا۔

نو بجے ڈنر کھانے کے لئے مین مع ہمراہیوں کے گیا اور دس بجے واپس ہوا۔ آج گیارہ بجے شب کی گاڑی سے مسٹر پیسرٹ اپنی ہونے والی بیوی سے پیرس ملنے کے لئے جارہے ہیں جس کی میں نے اجازت دیدی ہے۔ وہ کل مجھے پیرس میں مل جائیں گے۔ گیارہ بجے شب آرام کیا۔ شب بخیر۔

لیانس و پیرس ۔ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع ۔ چہارشنبہ

صبح سات بجے بیدار ہوا کیونکہ آٹھ بجے بریک فاسٹ کھا کر نو بجے لیانس سے پیرس کو روانگی مقرر تھی جس کا فاصلہ تین سو میل ہے۔ چنانچہ پونے آٹھ بجے تیار ہو گیا اور نو بجے ٹھیک وقت پر ٹرمینس ہوٹل سے روانہ ہوا۔ راستہ میں جب تقریباً ڈیڑھ سو میل پہنچا تھا تو بمقام (Sanlieu) موٹر کا فین بلٹ ٹوٹ گیا چنانچہ وہاں جب تک کہ ہم لوگوں نے اپنا لنچ ختم کیا ہماری موٹر درست ہو کر آگئی اور ریس مع ذکی صاحب و علمبردار صاحب تین بجے روانہ ہوا۔ آج صبح روانگی کیوقت لیانس میں بارش تھی جس کا سلسلہ دوپہر تک رہا۔ مگر سہ پہر میں صرف ابر تھا اور سڑکیں نہایت صاف تھیں۔ آج تین سو میل موٹر کا راستہ ہم نے نہایت جلد ختم کیا۔

اور ساڑھے سات بجے شام پیرس پہنچ گئے۔

یہاں میرا اور پارٹی کا قیام (Castille) ہوٹل میں ہے جو شہر کے درمیانی حصہ میں واقع ہے۔ یہاں مسٹر پیسرٹ نے قبل از قبل آکر انتظام کر دیا تھا۔

آٹھ بجے شب ہم سب نے ڈنر کھایا اور نو بجے وہاں سے واپس ہوکر تقریباً ایک گھنٹہ تک چہل قدمی کرنے کے لئے شہر گئے۔ یہاں کی برقی روشنی و دکانات جن کو سرسری طور پر دیکھا اُنہیں لندن اور برلن سے بہت بہتر پایا اور فی الحقیقت پیارس کی جیسی تعریف سنی گئی تھی وہ ویسا ہی ہے۔ گیارہ بجے کمرے پر آکر آرام کیا۔ شب بخیر۔

پیرس۔ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور بریک فاسٹ کے کمرے میں اپنے ہمراہیوں کو لیکر گیا۔ دس بجے وہاں سے واپس ہوکر تھامس کک کمپنی کو اپنے خطوط کی دریافت کے متعلق گیا۔ اور وہاں حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کا خط وصول ہوکر باعث عزت افزائی و مسرت ہوا۔ گیارہ بجے ہوٹل واپس ہوا جہاں مسٹر پیسرٹ اور اُن کی ہونیوالی بیوی (Miss Gorellar) جو لندن میں آسٹرین لیگیشن کے دفتر میں ملازم اور پانچ زبانوں سے بخوبی واقف ہیں میری ملاقات کے لئے

منتظر تھیں۔ اُن کی ایک دوست مس پرائربھی لندن سے ہمراہ آئی ہیں وہ بھی مجھ سے ملنے کے لئے ہوٹل میں آئی تھیں ہم سب مل کر پکچر گیالری دیکھنے گئے اور وہاں فرانس کے مختلف آرٹسٹ مثلاً

(1) Vinci. (2) Rousseau. (3) Caliari. (4) Reni.
(5) David. (6) Gros.

اور دیگر لوگوں کی بنائی ہوئی پینٹنگس نیز قدیم زمانہ کا فرنیچر، قدیم زمانہ کا (china) چینی کا سامان وغیرہ دیکھا اور وہاں سے ایک بجے ہوٹل واپس ہوکر لنچ کھایا جس میں مسٹر پیرٹ کی ہونے والی بیوی اور ان کی دوست بھی شریک ہوئیں۔تین بجے وہ لوگ اپنے ہوٹل چلے گئے اور پانچ بجے پھر ہمارے ہوٹل آئے۔ پھر ہم سب مل کر ایفل (Eiffel) ٹاور گئے جو پیرس کا مشہور مینار ہے اور جس کے اوپر بجلی کے جھولے سے پہنچنے کے بعد تمام شہر دکھائی دیتا ہے سات بجے واپس ہوئے۔ آٹھ بجے ڈنر کھایا۔ نو بجے مسٹر پیرٹ اور اُن کی ہونے والی بیوی کو ہمراہ لیکر سینما گیا جہاں سے گیارہ بجے واپس ہوکر آرام کیا۔ شب بخیر۔

پیرس۔ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء۔ جمعہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوکر تقریباً آدھے گھنٹہ تک

انگریزی اخبار پڑھا اور بعدہ تھامس کک اینڈ کمپنی کو چہل قدمی کرتا ہو گیا جو ہمارے ہوٹل سے بہت نزدیک اور صرف چار منٹ کا راستہ ہے وہاں دو ہندوستان سے آئے ہوے خط وصول ہوے جن میں ایک حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کا تھا بارہ بجے ہوٹل سے میں مسٹر پیرٹ - مس گریلر یعنی اُن کی ہونیوالی بیوی اور مس (Pryor) جو مس گریلر کی دوست ہیں ذکی صاحب اور علمبردار صاحب موٹر میں سوار ہو کر پہلے ایفل ٹاور گئے اور وہاں آخری حصہ تک بجلی کے لفٹ کے ذریعہ سے گئے - اسکی بلندی (۹۸۴) فٹ ہے پہلے حصہ پر رسٹوران ہے - دوسرے حصہ پر چند دوکانین ہیں اور تیسرے حصہ پر بھی دوکانین ہیں - اس مینار کے اوپر جانے کے لئے تین مختلف بجلی کے جھولوں میں بیٹھنا پڑتا ہے - اوپر پہنچنے کے بعد تمام شہر کا عجیب و غریب منظر نظر آتا ہے خصوصاً دریائے سین کا منظر جس پر پیرس واقع ہے - اور جس میں ہر جگہ پل بنا دے گئے ہیں تا کہ آمد و رفت میں سہولت ہو - ہم سب نے ڈیڑھ بجے لنچ پہلی منزل پر آ کر کھایا چار بجے (Versailles) (ورسائی) گئے جو اس مینار سے تقریباً (۱۳) میل ہے اور جہاں (Louis XIV) کا بنایا ہوا پیالیس اور نہایت خوبصورت باغ ہے - چونکہ پیالیس پانچ بجے بند ہو جاتا ہے لہذا باغ میں چہل قدمی کر کے پیرس واپس ہوئے اور پیالیس کا دیکھنا کسی دوسرے روز پر ٹھہرا - آٹھ بجے ڈنر کھایا - ساڑھے نو بجے چہل قدمی کے لئے باہر گیا ساڑھے دس بجے واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

پیرس - ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ع - شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - سوا نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیبرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا - وہاں سے دس بجے واپس ہو کر علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر تھامس کک کمپنی گیا اور وہاں سے کچھ رقم حاصل کی - گیارہ بجے میں مسٹر پیبرٹ مس گریلر - مس پرائیر - ذکی صاحب و علمبردار صاحب ملکر مختلف دوکانوں کو گئے کیونکہ آج میں پیرس سے والد ماجد صاحب قبلہ کے لئے کوئی تحفہ خریدنا چاہتا تھا - نہایت تلاش کے بعد ایک سگریٹ کا ڈبہ ملا جس میں باجہ بجتا ہے اور تمام سگریٹ اوپر آجاتے ہیں - اس کو خریدا اور بقیہ شاپنگ دوشنبہ کے لئے ملتوی رکھی کیونکہ آج شنبہ کی وجہ سے دوکانیں ایک بجے بند ہو جاتی ہیں اور کل اتوار کی وجہ سے دن بھر دوکانیں بند رہتی ہیں -

ایک بجے ہوٹل واپس ہو کر لنچ کھایا - تین بجے موٹر منگوائی تھی سوا تین بجے نپولین کی (جو دنیا کا سب سے بڑا فاتح تھا) قبر کو دیکھنے گیا - جب اُس کی نعش جزیرہ سینٹ ہلینا سے پیرس لائی گئی تھی اُس وقت پیرس میں غیر معمولی جوش تھا - جنازے کے ہمراہ لاکھوں آدمی تھے جو سب پکار رہے تھے کہ نپولین زندہ باد - شہنشاہ پائندہ باد -

اس کی قبر کے گنبد اور اطراف کے حصوں کو بہت خوبصورت بنایا گیا ہے چاکلٹ رنگ کے پتھر کی جو کنیڈا سے منگوایا گیا ہے پوری قبر ہے - ایک

حصہ میں نپولین کی ٹوپی اور تلوار محفوظ کی گئی ہے - یہاں سے واپسی پر شان زیلنیزے کو گیا جو پیرس کی مشہور سڑک ہے - پانچ بجے ہوٹل واپس آکر چاء نوشی کی اور چھ بجے سے سات بجے تک چہل قدمی کی آٹھ بجے ڈنر کھایا سوا نو بجے مسٹر پیرٹ - مس گریلر - مس پرائیر - ذکی صاحب و علمبر دار وین ملکر سینما گئے جہاں کنگ کانگ کا فلم دیکھکر بارہ بجے واپس ہوئے - شب بخیر -

---

پیرس - یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور رسید علمبر دار صاحب کے ہمراہ بریک فاسٹ کھایا - دس بجے اپنے کمرے پر واپس ہو کر بیس منٹ تک انگریزی اخبار پڑھا - ساڑھے دس بجے چہل قدمی کرتا ہوا پیرس کی اُس سڑک پر گیا جس کو دنیا میں سب سے بڑا اسکوائر کہتے ہیں - یہ سڑک نہایت وسیع ہے جس کے ہرطرف سڑکیں ہیں اور بیچ میں طرح طرح کے فوارے چلتے ہیں وہاں سے واپسی پر فرانس کا ایک نقشہ خریدا - آج بوجہ یکشنبہ تمام دوکانیں بند ہیں جس کی وجہ سے سڑکوں پر بھی زیادہ مجمع نہیں ہے - شب میں پیرس کی دوکانوں اور سڑکوں پر غیر معمولی روشنی ہوتی ہے - ایسی روشنی نہ لندن اور نہ کسی دوسری جگہ ابتک دیکھی اور نہ آئندہ دیکھنے کی توقع ہے -

ایک بجے لنچ کھایا اور پونے دوبجے ہوٹل سے پیرس اسٹیشن گیا اور

مسٹر پیرٹ کی (Fiance) مس گریلر کو جو آج مع اپنی دوست مس پرائیر وینا جارہی ہیں خدا حافظ کہا - ان کی موجودگی کیوجہ سے دو روز بہت اچھے گزرے - تین بجے ہوٹل واپس آیا - پانچ بجے چاء نوشی کرنے کے بعد چہل قدمی کو گیا - اور تین اور چار میل کے درمیان شانیزلیزی اسٹریٹ کے ختم تک گیا - اس سڑک پر ہزارہا آدمیوں کا مجمع رہتا ہے جو چہل قدمی کرتے ہیں - جگہ جگہ پر نہایت خوبصورت فوارے اُڑتے ہیں - اور پوری سڑک اور اسکوائر پر روشنی کا نہایت معقول انتظام ہے - سات بجے ہوٹل واپس آیا - آٹھ بجے ڈنر کھایا - ساڑھے نو بجے اپنے کمرے پر آیا گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

پیرس - ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - دوشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - سوا نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوکر بیس منٹ تک انگریزی اخبار پڑھا اور پھر تھامس کک کمپنی گیا اور وہاں سے واپس ہوکر یہاں کی خاص دوکانیں دیکھنے گیا اور ایک دوکان سے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کے لئے ایک بجلی کا لمپ جو مختلف رنگ بدلتا ہے اور کانچ کا بنا ہوا ہے خرید کیا - اس کے بعد اپنے دو بھائیوں یعنی نواب خواجہ اسد اللہ خاں صاحب و نواب خواجہ نصراللہ خاں صاحب کے لئے تحفے خریدے

اور ایک طلائی دستی گھڑی خریدی تاکہ مس اپنے انگریز شوفر پیٹری نامی کو اپنی جانب سے پریزنٹ دوں - اس شوفر نے میری ملازمت چار ماہ سے زاید کی ہے اور ہمیشہ اطاعت گزار - محنتی - حاضر باش اور اپنے کام میں غیر معمولی طور پر ہوشیار پایا گیا - اب یہ دس اکٹوبر کو لندن واپس ہو رہا ہے - پیٹری اسکاٹش لاج کا میسن بھی ہے یہ غریب مگر شریف آدمی ہے -

ڈیڑھ بجے لنچ کھانے گیا - ڈھائی بجے اپنے کمرے پر واپس ہوا اور تین بجے ہوٹل سے (Notre Dame) دیکھنے گیا جو پیرس میں مشہور (Cathedral) ہے راستہ میں (Hotel Deville) بھی دیکھا جو یہاں کا ٹاؤن ہال ہے - پانچ بجے ہوٹل واپس ہوا - چھ بجے چار نوشی کے بعد چہل قدمی کرنے گیا - سات بجے واپس ہو کر آٹھ بجے ڈنر کھانے گیا جہاں سے نو بجے واپس ہو کر سینما گیا گیارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

---

پیرس - ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - سہ شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور باہر آ کر مسٹر پیسرٹ - سید ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا - وہاں سے دس بجے واپس ہو کر نصف گھنٹے تک اخبار پڑھا اور گیارہ بجے تھامس کک کمپنی گیا کہ خطوط حاصل کروں واپسی میں کچھ سر میں ڈالنے کا لوشن اور سینٹ خرید کیا - راستہ میں

پرنس فرید السلطنت سے جو ایران کے شہزادے اور حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کے دوست ہیں ملاقات ہوئی - چونکہ علمبر دار صاحب ایک دوکان پر ٹھہر کر کچھ سامان خرید رہے تھے اور میں مسٹر پیرٹ اور ذکی صاحب آگے جارہے تھے لہذا جب وہ ملے تو اُنہوں نے ہی مجھے پہچانا اور سرکار کو سلام پہنچانے کے لئے فرمایا-

ایک بجے لنچ کھانے کے لئے گیا - دو بجے واپس ہو کر تھوڑی دیر آرام کیا تین بجے موٹر میں سوار ہو کر (Versailles) ورسائی پیالیس کو جو یہاں سے (۱۲) میل کے فاصلہ پر ہے اور جو لوئی چہاردہم (XIV) نے تعمیر کرایا تھا گیا آج اس پیالیس کو پوری طور پر دیکھا - یہ پیالیس دنیا میں سب سے بہتر پیالیس بیان کیا جاتا ہے لیکن مجھے لوئی دوم کا جمسی پیالیس اس سے زیادہ پسند آیا البتہ اس پیالیس میں ایک کمرہ جو بہت بڑا ہال ہے بہت خوشنما اور بڑا ہے - یہاں جو آپرا ہاؤس تھا اُسکو کونسل ہال بنا دیا گیا تھا یہ کمرہ بھی اچھا ہے یہاں کا باغ البتہ بہت اچھا اور قابل دید ہے سات بجے واپس ہو کر آٹھ بجے ڈنر کھایا ساڑھے نو بجے اپنے کمرے پر واپس ہوا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر

پیرس - ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ ع - چہارشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ سید ذکی صاحب و علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے

گیا - وہاں سے سوا دس بجے واپس ہو کر تھامس کک کمپنی کو اپنے خطوط کے متعلق استفسار کرنے گیا جہاں سے ساڑھے دس بجے واپس ہوا اور نصف گھنٹے تک انگریزی اخبار پڑھا جس میں آج یہ بھی کیفیت پڑھی کہ آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر ڈالفس پر جب کہ وہ پارلیمنٹ ہاؤس سے نکل رہے تھے دو فایر کیے گئے جن سے وہ زخمی ہوئے مگر حالت قابل اطمینان ہے - ساڑھے گیارہ بجے اپنے ہمراہیوں کو لیکر آپرا دیکھنے گیا اور واپسی میں ایک ویلٹ ریزر اپنے واسطے خرید کیا کیونکہ میری مونچھیں بہت جلد بڑھ رہی ہیں اور سب احباب کا تقاضا ہے کہ میں اُن کو مونڈوں - آج میں نے پورا شیونگ سٹ تیار کر لیا ہے اور کل سے انشاء اللہ اُس کو استعمال کروں گا - ایک بجے لنچ کھایا - ساڑھے تین بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر یہاں کے ٹاؤن ہال کو گیا لیکن وہ چار بجے بند ہو گیا تھا لہذا واپس ہو کر تھامس کک اور لائیڈٹر سٹینو کمپنی کو گیا - سات بجے ہوٹل واپس ہو کر ڈنر کھایا اور آٹھ بجے شب (Opera) کو گیا - پیرس کے آپرا کی عمارت تمام دنیا کے آپراوں سے بہتر ہونا بیان کی جاتی ہے - اور اب تک جسقدر تھیٹر اور آپرا کی عمارتیں میں نے اپنے یورپ کے سفر میں دیکھی ہیں اُن میں اس کو سب سے اچھا پایا - سوا نو بجے واپس ہو کر گیارہ بجے تک ذکی صاحب سید علمبردار صاحب سے یورپ کے سفر اور حیدرآباد کے متعلق گفتگو کرتا رہا اور بعدہ آرام کیا - شب بخیر -

پیرس - ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء - پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہو کر نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور اپنے ہمراہیوں کو لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا - گیارہ بجے تک انگریزی اخبار پڑھا اور بعدہ لائیڈ بنک اور وہاں سے تھامس کک کمپنی گیا - ایک بجے ہوٹل واپس آکر لنچ کھایا - ٹھیک دو بجے موٹر میں سوار ہو کر بلو فوئین جانے کے لئے (جو پیرس سے پینتیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جہاں نیپولین بوناپارٹ شہنشاہ فرانس کا پیالیس اور پرانا فرنیچر ہے) روانہ ہوا - ساڑھے تین بجے وہاں پہنچا اور پانچ بجے تک اُس پیالیس کے ہر کمرے کو دیکھا جن کی چھتوں پر مختلف وضع کا کام کیا گیا ہے اور نہایت خوبصورت ٹیپسٹری کرسیوں اور پلنگ پر تقریباً سوا سو سال سے چڑھی ہوئی ہے - یہاں وہ کمرہ بھی دیکھا جہاں شہنشاہ نیپولین نے تخت سے دست بردار ہونیکے کاغذ پر دستخط کئے تھے اور اُس کاغذ کو بھی کتب خانہ کے کمرے میں دیکھا جس پر نیپولین نے تخت سے دست برداری تحریر کی تھی - یہ پیالیس نہایت شاندار اور خوشنما ہے اور بہت بڑا بھی ہے - اسکے ساتھ ایک خوبصورت باغ بھی ہے جسپر ہر طرف ہری گھاس ہے اور فوارے جاری ہیں - سات بجے پیرس واپس ہو کر ہوٹل میں کھانا کھایا - نو بجے سینما گیا جہاں (My Lips Betray) کا فلم دیکھا - بارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

پیرس - ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - جمعہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہو کر سوا نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ ذکی صاحب و علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کی میز پر گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہو کر تھامس کک کمپنی گیا وہاں سے کوڈک کمپنی جا کر سینما کا کیمرہ درست کرایا اور فلم بدلوایا - اس کے بعد ہوٹل واپس آیا - ایک بجے لنچ کھایا دو بجے موٹر میں سوار ہو کر برٹش کونسل کے یہاں گیا تاکہ اپنے پاسپورٹ کیلئے ویزے حاصل کروں - وہاں سے بلغاریہ کے کونسل کے یہاں گیا لیکن ان کا دفتر بند ہو چکا تھا لہذا پانچ بجے لائیڈ ٹرسٹینو کمپنی جا کر وہاں اپنے جہاز کے متعلق ہدایت دی کہ وہ ہمارے کھانیکے میز کو ابھی سے ہمارے لئے محفوظ کرا دیں - سوا پانچ بجے ہوٹل واپس ہو کر چاء نوشی کی اور سات بجے نصف گھنٹے تک علمبر دار صاحب کے ہمراہ چہل قدمی کی اور بازار جا کر چار عدد ٹائی خریدیں پونے آٹھ بجے ایک ہندوستانی رسٹوران جا کر کھانا کھایا اور ساڑھے آٹھ بجے پیرس میں موٹروں کی جو نمایش ہو رہی ہے اُسکو جا کر دیکھا - یہ نمایش ایک نہایت شاندار عمارت میں ہو رہی ہے - یہاں طرح طرح کی موٹریں - لاریز - موٹر سیکل - بائیسکل وغیرہ مختلف ممالک سے آئی ہیں اور ہر موٹر اپنے نمونہ کی بیمثل موٹر ہے - یہاں روزانہ ہزارہا آدمیوں کا مجمع رہتا ہے کیونکہ دس یوم کے بعد یہ نمایش ختم ہو جائیگی -

گیارہ بجے وہاں سے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

پیرس - ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیرٹ - ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے گیا جہاں سے دس بجے واپس ہو کر بلغاریہ و ترکی کے کونسل کے یہاں گیا تاکہ ان دونوں مقاموں کا ویزا حاصل کروں چنانچہ ان دونوں جگھوں سے ویزے حاصل کئے اور مصر و یوگوسلیویا کے ویزے ۹ - اکٹوبر کو لینا قرار پایا کیونکہ یہ دفاتر ساڑھے بارہ بجے بند ہو جاتے ہیں - اور آج وقت باقی نہ تھا - ساڑھے بارہ بجے ہوٹل واپس آیا - ایک بجے لنچ کھایا - سوا دو بجے وہاں سے واپس ہو کر نصف گھنٹہ تک اخبار پڑھا - تین بجے تھامس کک کمپنی تک چہل قدمی کرتا ہوا گیا -

آج شب سے پیرس و لندن میں جاڑے کا موسم شروع ہو جائیگا لیکن یہاں ابتک سردی نہیں ہے - البتہ دو روز سے موسم خوشگوار ہے چار بجے چا نوشی کی - پانچ بجے پیرس کی نمایش سے رولس کمپنی والوں نے ایک اپنی نئی موٹر بنیٹلی رولس ٹرائیل کیلئے بھیجی جس پر اُس کمپنی کو ناز ہے کہ اُسکا انجن بہت اچھا ہے چنانچہ اُسپر ٹرائیل لیا اور ساڑھے پانچ بجے ہوٹل واپس ہوا - یہ موٹر فی الحقیقت بہت خوبصورت اور مضبوط ہے -

آج حیدر آباد سے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کا کیبل وصول ہوا کہ والاشان پرنس اعظم جاہ بہادر کے یہاں شہزادہ تولد ہوا چنانچہ میں نے ہز مجسٹی خلیفہ - پرنس والاشان و پرنسس کو مبارکباد کے کیبل گزرانے -

سات بجے شانز یلیزے جاکر ایک رسٹوران (De Cosille) نامی میں ڈنر کھایا اور وہاں سے سینما دیکھنے گیا جہاں انگریزی فلم (Forbidden) ہو رہا تھا بارہ بجے شب واپس ہو کر آرام کیا۔شب بخیر۔

پیرس-۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع-یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور سید علمبر دار صاحب کو ہمراہ لیجاکر بریک فاسٹ کھایا - دس بجے بریک فاسٹ سے واپس ہو کر بیس منٹ تک انگریزی اخبار پڑھا اور بعدہ تھوڑی دور تک چہل قدمی کی - جیسا کہ لندن میں یکشنبہ کے روز سنسان نظر آتا ہے تقریباً وہی حالت پیرس کی ہے - سوا بارہ بجے چہل قدمی ختم کر کے ہوٹل واپس ہوا -

ایک بجے لنچ کھانے کیلئے گیا - ڈھائی بجے واپس ہو کر تھوڑی دیر آرام کیا اور تین بجے موٹر میں سوار ہو کر مسٹر پیبرٹ - سید ذکی صاحب اور سید علمبردار صاحب کو ساتھ لیکر آج پیرس کا شمالی و مشرقی حصہ دیکھا - یہ شہر بھی بہت پھیلا ہوا ہے - آج باہر سے (Vincennes Castle) بھی دیکھا جو ساڑھے سات سو برس قبل کا تعمیر شدہ ہے - کسی زمانہ میں یہ شاہی محل تھا بعدہ قید خانہ بنایا گیا اور فی زمانہ یہ فوجی بارکس کیلئے استعمال ہوتا ہے - یہاں سے واپسی میں پیرس کا مشہور (Sacred Church) دیکھا جو نہایت بلندی پر تعمیر کیا گیا ہے اور اسکی عمارت کا نمونہ دیگر (Cathedrals) کی عمارتوں سے مختلف ہے - اگرچہ یہ پرانی عمارت ہے لیکن یہ بالکل نئی عمارت معلوم ہوتی ہے

ساڑھے سات بجے ہوٹل واپس ہوکر ڈنر کھایا - ساڑھے آٹھ بجے و رائیٹی شو دیکھنے گیا جہاں سے گیارہ بجے واپس ہوکر آرام کیا - شب بخیر -

پیرس - ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - دوشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوکر نو بجے تیار ہوگیا - نو بجکر پانچ منٹ پر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ سید ذکی صاحب وعلمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا جہاں سے دس بجے ریڈنگ روم میں آکر اخبار پڑھا اور ساڑھے دس بجے موٹر میں سوار ہوکر مصر و یوگوسلیوین کونسل کے یہاں گیا تاکہ ان دونوں ملکوں سے گزرنیکا ویزا حاصل کروں مصری کونسل کا دفتر آج کسی ترکی تعطیل کی وجہ سے بند تھا چنانچہ یوگوسلیوین دفتر سے ویزا حاصل کرلیا اور وہاں سے ناٹرڈم ہوتا ہوا (Lalique) کی دوکان گیا تاکہ معلوم کرسکوں کہ حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کے واسطے جو میں نے بجلی کا لمپ خریدا ہے وہ روانہ کیا گیا یا نہیں - وہاں جاکر دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ روانہ کیا جاچکا ہے اور مجھ کو پورٹ سعید پر ملجائیگا - ایک بجے ہوٹل واپس آکر لنچ کھایا - سوا تین بجے شانزیلزے ہوکر لائیڈ ٹرئسٹینو کمپنی گیا اور وہاں سے جہاز کے چند لیبل حاصل کئے - سوا چار بجے ہوٹل واپس ہوکر چاء نوشی کی - آج حضرت والد ماجد صاحب قبلہ و کعبہ کے تین کیبل جو نیپل کے پتہ پر ستمبر کے آخری ہفتہ میں حیدرآباد سے روانہ کئے گئے تھے پندرہ یوم کے بعد ذریعہ ڈاک مختلف مقامات پر ہوتے ہوئے یہاں

وصول ہوئے - ایک کیبل سے نواب خانخانان بہادر کے انتقال پر ملال
کی خبر معلوم ہوئی چنانچہ نواب کمال یار جنگ بہادر ان کے صاحبزادے
کو فوراً پرسے کا کیبل دیا اور ایک کیبل حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت
میں روانہ کیا جس میں ٦ - نومبر کو اپنے بمبئی پہنچنے کی اطلاع عرض کی -
ایک گھنٹے کے لئے موٹر میں ہوا خوری کی کیونکہ ہماری موٹر کل صبح مسٹر
پیرٹ اور پیٹری شوفر لندن کو لیجارہے ہیں کہ واپس کر دیں آج انگریز
شوفر پیٹری رخصتی کے وقت جب میں نے اس کو ایک طلائی گھڑی پریزنٹ
دی بہت متاثر ہوا اور مجھے بھی اُس کو چھوڑنیکا افسوس ہوا آٹھ بجے
ڈنر کھا کر (The Kid from Spain) سینما دیکھا گیارہ بجے آرام کیا -
شب بخیر -

پیرس - ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - سہ شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر بریک فاسٹ کھانے کے
لئے گیا جہاں سید ذکی صاحب وعلمبردار صاحب ہمراہ تھے کیونکہ مسٹر پیرٹ
دورونز کے لئے موٹر کی واپسی نیز دیگر ضروریات سفر ہندوستان سے
متعلق انتظام کی غرض سے پیرس سے لندن گئے ہوئے ہیں بارہ اکتوبر
کو وہ پیرس واپس آجائینگے اور پندرہ اکتوبر کو ہم سب یہاں سے قسطنطنیہ
روانہ ہونگے اور وہاں ۱۸ - اکتوبر کو پہنچکر ۲۴ تک قیام کرینگے اور
پھر وہاں سے ایتھنس الگزنڈریہ وقاہرہ ہو کر ۲۸ - اکتوبر کی شام کو پورٹ

سعید پہنچیں گے اور ۲۹ - اکتوبر کو وہاں سے وکٹوریہ جہاز میں بمبئی روانہ ہو جائینگے جہاں ۶- نومبر کی صبح میں پہنچیں گے - اس کی اطلاع میں نے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں ذریعہ کیبل عرض کر دی ہے سوا دس بجے ناشتہ سے واپس ہو کر گیارہ بجے تک اخبار پڑھا اور بعدہ مصری کونسل کے یہاں جا کر ہم تینوں نے ویزے (Visas) حاصل کئے ایک بجے ہوٹل واپس آکر لنچ کھایا - سوا دو بجے اپنے کمرے پر آیا - ساڑھے چار بجے چاء نوشی کی - پانچ بجے ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر چہل قدمی کے لئے گیا - سات بجے لوور (Louvre) کی بڑی دوکان نیز دیگر دو دکانوں کو جا کر کچھ سامان خریدا - آٹھ بجے ہوٹل واپس ہو کر ڈنر کھایا سوا نو بجے سینما دیکھنے گیا جہاں سے ساڑھے گیارہ بجے واپس آکر آرام کیا - شب بخیر -

---

پیرس - ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء - چہارشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہو کر نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا - سوا دس بجے سے پونے گیارہ یعنی نصف گھنٹے تک اخبار پڑھا اور گیارہ بجے تھامس کک کمپنی کو جا کر خطوط کے متعلق استفسار کیا - ساڑھے گیارہ بجے ہوٹل واپس ہو کر یہاں سے موٹر میں (Trocadero) پیالیس دیکھنے گیا جہاں قدیم زمانہ کے (Statue) وغیرہ کا میوزیم ہے - یہ عمارت بہت بڑی ہے چنانچہ ایک

بجے تک ہمہ اقسام کے (Monuments) دیکھے سوا بجے ہوٹل واپس آیا -
ڈیڑھ بجے لنچ کھانے کے لئے نیچے گیا جہاں حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کا
کیبل وصول ہوا کہ نواب عثمان یار الدولہ بہادر جنرل افواج سرکار عالی کی
جو وینا میں علاج کرا رہے ہیں خیریت کی اطلاع اگر مجھے ہو تو مین عرض کروں
چنانچہ مین نے لفٹننٹ بشیر کو وینا میں جوابی تار دیکر دریافت کیا ہے جواب
آنے میں حضرت قبلہ و کعبہ کی خدمت میں کیبل روانہ کروں گا - لنچ سے تین
بجے واپس ہو کر ایک خط حضرت والد صاحب معظم و مکرم کو اور دوسرا دولہا
بھائی راجہ مدن گوپال کو تحریر کیا - ساڑھے چار بجے چاء پی کر پانچ بجے
(Leafyner) کی دوکان کو گیا - یہ دوکان نہایت بڑی - شاندار اور بیحد
آراستہ ہے - یہاں ہر فلور جاکر دیکھا - اس میں پانچ فلور ہیں - سات بجے ہوٹل
کو واپس ہوا - آٹھ بجے ڈنر کھایا - نو بجے (Back Street) سنیما دیکھنے گیا
بارہ بجے واپس ہو کر آرام کیا - شب بخیر -

پیرس - ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء - پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور سید علمبردار
صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھایا - دس بجے وہاں سے واپس ہو کر
نصف گھنٹہ تک انگریزی اخبار پڑھا - گیارہ بجے تھامس کک کمپنی کو اپنے
خطوط کے حاصل کرنے کے لئے گیا اور وہاں سے میڈیلین چرچ کو جو بالکل
نزدیک ہے جا کر دیکھا - یہ چرچ بھی پیرس میں بہت مشہور اور خوبصورت

ہے اور شب میں باہر سے سرچ لائیٹ کے ذریعہ اسپر بہت زبردست روشنی ڈالی جاتی ہے - واپسی میں پیرس کی (Underground) اسٹیشن اور ٹرین کو دیکھا - اسٹیشن اور ٹرین دونوں اچھی ہیں مگر صفائی زیادہ نہیں معلوم ہوتی - لندن کی انڈر گراؤنڈ یورپ میں سب سے بہتر ہیں - ایک بجے واپس ہو کر لنچ کھایا - سوا دس بجے اپنے کمرے پر آیا - آج مجھے مسٹر حسین بے پریویٹ سکرٹری خلیفہ نے کیبل دیا کہ ہزامپیریل مجسٹی میرے کیبل اور مبارک باد کا شکریہ ادا فرماتے ہیں - اسیطرح مسٹر لایق علی نے بڑی شاہزادی صاحبہ کی طرف سے شکریہ کا کیبل روانہ کیا ہے - نیز نواب کمال الدین خان بہادر نے میرے اظہار ہمدردی کے کیبل کا جواب (جو میں نے نواب خانخانان بہادر کے انتقال پر ملال پر روانہ کیا تھا) روانہ فرمایا ہے -

شام میں پانچ بجے چاء پی - ساڑھے پانچ بجے ایک دوکان کو جاکر ایک پائجامہ سوٹ خرید کیا اور ایک دوسرے پائجامہ سوٹ کا آرڈر دیا - آج سات بجے مسٹر پیسرٹ لندن سے تمام سرکاری کام کرکے واپس آگئے اور اُنسے معلوم ہوا کہ سرٹرنس جو اُنکے ہمراہ آرہے تھے اور ہندوستان پیرس میں تین گھنٹہ کے قیام کے بعد جا رہے تھے نہ آسکے کیونکہ اُنکا جہاز کچھ خراب ہونیکی وجہہ سے چار روز بعد روانہ ہوگا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

پیرس - ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - جمعہ

صبح آٹھ بجے بیدار رہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار رہوا اور سید علمبردار صاحب

کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کیلئے ڈائننگ روم گیا - وہاں سے دس بجے واپس ہوکر تھوڑی دیر تک انگریزی اخبار پڑھا - گیارہ بجے تھامس کک کمپنی تک چہل قدمی کرتا ہوا گیا وہاں سے ہوٹل واپس آیا - ایک بجے لنچ کھانے کیلئے گیا - سوا دو بجے واپس آکر سینما کیمرہ کو لیکر پیرس کی مشہور اسٹریٹ شانزیلیزے اور میڈیلین چرچ کی تصاویر لیں چار بجے ہوٹل واپس آکر چاء نوشی کی اور سوا پانچ بجے یہاں سے پہلے ٹیلر کی دوکان جاکر اپنے پائجامہ سوٹ کا آرڈر دیا - وہاں سے البتہ نامی کتب فروش کی دوکان گیا اور وہاں سے چہل قدمی کرتا ہوا ٹیلریز گارڈن اور وہاں سے شانزیلزے (Champs Elysees) گیا - ایک گھنٹہ سے زاید چہل قدمی کی جس میں مسٹر پیرٹ - سید ذکی صاحب و سید علمبردار صاحب بھی شریک رہے سوا سات بجے ہوٹل واپس آیا - آٹھ بجے اپنے ہمراہیوں کو لیکر ڈنر کھانے کیلئے نیچے گیا جہاں سے ساڑھے نو بجے واپس ہوا - علمبردار صاحب و ذکی صاحب سے گیارہ بجے تک بیٹھ کر گفتگو کرتا رہا - اور سوا گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

پیرس - ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجاکر بریک فاسٹ کے لئے گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوکر بال کٹوانے کے لئے گیا اور گیارہ بجے تھامس کک کمپنی جاکر سامان وغیرہ کے متعلق کیفیت حاصل کی - وہاں سے ہوٹل واپس آیا اور

نصف گھنٹے تک انگریزی اخبار پڑھا۔

ایک بجے مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر لنچ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گیا۔ وہاں سے ڈھائی بجے واپس ہوکر چہل قدمی کے لئے گیا۔

ساڑھے چار بجے چاءنوشی کی اور سوا پانچ بجے مسٹر پیرٹ۔ سید ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر چہل قدمی کے لئے چلے (Tuileries) باغ گیا۔ وہاں سے شانزیلیزے ہوکر ہوٹل واپس آیا۔

آٹھ بجے ڈنر کھایا۔ نو بجے وہاں سے واپس ہوکر ایک سینما گیا جہاں انگریزی کا ایک فلم (Gold Diggers 1933) نامی دیکھا اور وہاں سے گیارہ بجے شب واپس ہوکر تقریباً نصف گھنٹے تک گفتگو کرتا رہا۔ اُس کے بعد حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کیا۔ بارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

پیرس۔ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور سید علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا۔ وہاں سے سوا دس بجے شانزیلیزے چہل قدمی کرتا ہوا گیا اور اس سڑک کے آخری حصہ تک پہنچ کر واپس ہوا۔ آج میری چہل قدمی تقریباً تین مسل کی ہوئی۔ آج شام سات بجکر چالیس منٹ پر ہماری قسطنطنیہ کو روانگی مقرر ہے لہذا

سامان وغیرہ پیک کرانے کا انتظام کیا - مسٹر پیسرٹ کی فیانسے یعنی مس گریلر آج آسٹریا سے صبح کے دس بجے پیرس آئی ہیں اور وہ شب کے نو بجے لندن واپس جائینگی میں نے اُن کو لنچ پر مدعو کیا ہے - ایک بجے ہم سب نے مل کر لنچ کھایا اور ڈھائی بجے تک میز پر قسطنطنیہ اور ہندوستان کے سفر سے متعلق گفتگو ہوتی رہی -

ساڑھے چار بجے چاء نوشی کے بعد میں سید ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر آپرا ہاؤس کی جانب چہل قدمی کے لئے گیا اور وہاں سے ریو کمبون کے چرچ کی جانب سے ساڑھے چھ بجے ہوٹل واپس آیا اور اپنا سامان لے جانے کے لیے موٹر لانے جانے کو کہا - پونے سات بجے ہم لوگ اسٹیشن کے لئے روانہ ہوئے اور ہوٹل سے روانگی سے قبل حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خدمت میں کیبل روانہ کیا کہ آج میں قسطنطنیہ کو روانہ ہو رہا ہوں - سوا سات بجے اسٹیشن پر پہنچے جہاں ہمارے ڈبے (Reserved) تھے جس ٹرین میں ہم جا رہے ہیں اُس کا نام (Simplon Orient Express) ہے اور یہ پیرس سے استنبول یا قسطنطنیہ تک راست جاتی ہے - دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

سفر - ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - دوشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے تیار ہو کر ڈائننگ سیلون کو اپنے ہمراہیوں کو لیکر بریک فاسٹ کھانے گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا

آج میلان و وینس کے اسٹیشنوں پر سے ٹرین گزری - یہ دونوں مقام ہم لوگ اپنے سفر میں دیکھ چکے ہیں - گزشتہ شب سے آج شام تک فرانس سوئٹزرلینڈ - اٹلی و یوگوسلیویا کے حدود میں سے ٹرین گزر چکی ہے اور ابھی بلغاریہ - یونان و ترکی کے حدود میں سے گزرنا باقی ہے - اس ٹرین کی رفتار کا اوسط پینتالیس میل فی گھنٹہ ہوگا جو بہت زیادہ نہیں ہے کیونکہ ہندوستان میں پنجاب میل جو ہاوڑہ سے کالکا تک جاتی ہے اور جس میں میں نے کانپور سے کلکتہ تک سفر کیا ہے اُس کی رفتار پچپن میل فی گھنٹہ ہے نیز اُس کے ڈبے بھی یہاں کے ڈبوں سے بہت بہتر ہیں -

ایک بجے لنچ کھانے گیا - وہاں سے ڈھائی بجے واپس ہوکر نصف گھنٹے تک انگریزی اخبار پڑھا اور تین بجے سے پانچ بجے تک مسٹر پیسرٹ - ذکی صاحب علمبردار صاحب کو ساتھ لیکر برج کھیلا - سوا پانچ بجے چانوشی کی - چونکہ اب ہمارا سفر ہندوستان کی جانب ہو رہا ہے لہذا آج وقت کو ایک گھنٹہ زیادہ کرنا پڑا -

سوا آٹھ بجے ڈنر کھایا - ساڑھے نو بجے تک گفتگو باہمی ہوتی رہی - دس بجے میں اپنے ڈبے میں آرام کرنے گیا - شب بخیر -

---

سفر - ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء - سہ شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - پونے نو بجے ڈائننگ کار میں اپنے ہمراہیوں کے

ساتھ بریک فاسٹ کھایا۔سوا دس بجے تک باہمی گفتگو ہوتی رہی۔ بعدہ میں اپنے کمپارٹمنٹ میں آیا اور نصف گھنٹے تک اخبار بینی کی۔ آج کے اخبار سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ جرمنی نے لیگ آف نیشنس (League of Nations) سے علٰحدگی اختیار کرلی کیونکہ لیگ کا تصفیہ کہ آیا اُس کو مزید ہتیار رکھنے دئے جائیں تاکہ وہ دوسرے ملکوں کے برابر رہے اُس کے خلاف ہوا ہے۔ قبل ازیں جاپان بھی لیگ سے علٰحدہ ہو چکا ہے۔

فرانس۔سوئزرلینڈ و اٹلی کے حدود سے گزرنے کے بعد رومانیا۔ یوگوسلیویا و بلغاریہ کے حدود سے آج ٹرین گزر رہی ہے۔ شب میں یونان کی سرحد سے گزر کر استنبول کی سرحد میں داخل ہونگے۔ یہ سفر پیرس سے استنبول تک تین شب اور دو دن کا ہے جو (۶۲) گھنٹوں میں (ٹرین میں) ختم ہوتا ہے۔ ہر ملک کی سرحد پر کسٹم اور پاسپورٹ کی نہایت سختی سے پابندی کیجاتی ہے نیز یہ بھی بتانا ہوتا ہے کہ دوسرے ملکوں کی کسقدر رقم ساتھ ہے ــــ پہر میں آج بھی مسٹر پیسرٹ۔ ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو لیکر برج کھیلا۔ شام کے پانچ بجے چاء پی اور اس کے بعد مسٹر پیسرٹ سے نصف گھنٹے تک مختلف ممالک کے طرز معاشرت سے متعلق گفتگو کرتا رہا۔

آٹھ بجے ڈنر کھانے گیا۔ سوا نو بجے وہاں سے واپس ہوا۔ ساڑھے دس بجے تک ذکی صاحب و علمبردار صاحب سے گفتگو کرتا رہا۔ بعدہ کپڑے بدلکر آرام کیا۔ شب بخیر۔

استنبول - ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء - چہار شنبہ

صبح ساڑھے چھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے سات بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ - ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لیئے ڈائننگ کار گیا آٹھ بجے وہاں سے واپس ہوا کیونکہ استنبول پر ٹرین آٹھ بجے پہنچتی ہے - باہر آکر معلوم ہوا کہ ٹرین آج تیس منٹ لیٹ ہے لہذا آپس میں استنبول کی عام حالات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی ساڑھے آٹھ بجے ٹرین استنبول پہنچی اور نو بجے ہم لوگ (Tokatlian) ہوٹل پہنچے جو یہاں ایک بڑا ہوٹل ہے اور جہاں ہم لوگوں کے قیام کا قبل از قبل انتظام ہو چکا ہے -

دس بجے امریکن اکسپرس کمپنی کو گیا جو شہر کے پرانے حصہ میں واقع ہے - یہاں کی سڑکیں اینٹوں کی ہیں جو اچھی حالت میں نہیں ہیں کیونکہ ترکی کا نیا دارالسلطنت انگورہ ہو جانیکی وجہ سے اُس جگہ کو زیادہ فروغ ہے - انگورہ یہاں سے ذریعہ ریل (۱۶) گھنٹوں کا راستہ ہے - ہوٹل واپس ہو کر ایک بجے لنچ کھایا - دو بجے یہاں سے موٹر میں سینٹ صوفیہ مسجد و سلطان احمد مسجد کو گیا - سینٹ صوفیہ پہلے چرچ تھا لیکن ترکوں نے جنگ میں جب اسپر قبضہ کیا تو اس کو مسجد بنالیا - اس میں پینتیس ہزار آدمی وقت واحد میں نماز ادا کر سکتے ہیں اور یہ خوبصورتی میں بیمثل ہے - سلطان احمد مسجد کو (Blue Mosque) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں سب بلو کام کیا ہوا ہے - اس مسجد کا کام نہایت خوشنما ہے اور مسجد میں نہایت

اچھے ترکی قالین بچھے ہوے ہیں -

آئندہ ہفتہ یہاں (Republic) کی دسویں سال کی خوشی منانے کا نہایت شاندار جلسہ ہونیوالا ہے جس میں ہر شخص حصہ لیگا اور ہر شخص اپنے گھروں اور دوکانوں پر روشنی کریگا - یہاں سے ہم لوگ ملٹری میوزیم دیکھنے گئے' جہاں طرح طرح کے قدیم و جدید ریوالورس - بنادیق - چھریاں - خنجر - توپیں وغیرہ نہایت سلیقہ سے رکھی گئی ہیں اور پرانے زمانہ کے ڈریس اور گذشتہ جنگ تک جو ڈریسوں میں تبدیلیاں ہوئیں اُنکو بتدریج دکھایا گیا ہے - آخر میں ایک چیز جو قابل دید تھی وہ یہ کہ شروع زمانہ سے ابتک فوج کے لباس میں جو جو تغیر ہوا اُسکو صورتوں کے ساتھ موم کے مورتوں سے بنا کر رکھا گیا ہے اور اُن کا لباس بجنسہ ویسا ہی ہے جیسا کہ ماسبق زمانہ میں ڈریس میں تبدیلی ہوتی گئی - علاوہ بریں جن جن اکابرین نے ممتاز فوجی خدمات انجام دی ہیں اُن کی تصاویر مع نام وہاں آویزان ہیں -

ساڑھے تین بجے سیول میوزیم کو جا کر دیکھا جو نہایت شاندار عمارت میں ہے اور اس میں قدیم (Monuments) اور (Sculptures) جمع کئے گئے ہیں - نیز یہاں پر قدیم چینی کا جو سامان جمع کیا گیا ہے وہ قابل دید ہے اور اُن میں بعض بعض چیزیں فی زمانہ کمیاب ہیں -

پانچ بجے ہوٹل واپس ہو کر چاء نوشی کی - چھ بجے حمام کیا - ساڑھے سات بجے ڈنر کھایا - ساڑھے آٹھ بجے وہاں سے واپس ہو کر مسٹر پیسرٹ - ذکی صاحب

و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر چہل قدمی کرتا ہوا تقریباً ایک میل گیا اور واپس ہوا - ساڑھے نو بجے ہوٹل واپس ہوا - دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

استانبول - ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - پنجشنبہ

صبح چھ بجے بیدار ہوا - ساڑھے سات بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور علمبردار صاحب کو جو آج بغرض زیارت دمشق و بیت المقدس جارہے ہیں خداحافظ کہا اور بعدہ مسٹر پیسرٹ و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے گیا جہاں سے سوا نو بجے واپس ہوا -

دس بجے استنبول کی مشہور مسجد سلیمانی مسجد نامی کو جاکر دیکھا - یہ ترکی آرکیٹیکٹ کا بہترین نمونہ ہے - مسجد بڑی اور نہایت خوشنما ہے - یہاں سے گولڈن ہارن دیکھا جہاں شہر کے درمیان سے سمندر کا ایک حصہ دریا نما معلوم ہوتا ہے اور یہاں کا غروب دنیا کے بہترین مناظر سے خیال کیا جاتا ہے -

ایک بجے ہوٹل واپس ہو کر لنچ کھایا - ڈھائی بجے اپنے کمرے پر گیا اور چار بجے تک آرام کیا - ساڑھے چار بجے چاءنوشی کے بعد چہل قدمی کیلئے مسٹر پیسرٹ و ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا - سات بجے شہر دیکھکر واپس آیا - آٹھ بجے ڈنر کھانے کیلئے گیا - وہاں سے نو بجے واپس ہو کر ایک ٹاکی سینما گیا جہاں فرنچ فلم دیکھا - گیارہ بجے واپس ہوا - ساڑھے گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

استنبول۔ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع ۔ جمعہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ سوا نو بجے کپڑے پہن کر بریک فاسٹ کھانے کیلئے مسٹر پیرٹ و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر گیا۔ سوا دس بجے وہاں سے واپس ہو کر نصف گھنٹہ تک انگریزی اخبار پڑھا اور گیارہ بجے سلطان کے محل کو دیکھنے گیا جو (Treasury) کے نام سے موسوم ہے اور جہاں نہایت بیش قیمت جواہر جس میں سرپیچ ۔ تمغے ۔ نیلم و موتی سے جڑی ہوئی مسند ۔ ڈریسنگ ٹیبل جو جواہرات سے جڑی ہوی تھی اور دیگر جواہرات دیکھے جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی کی کسی زمانے میں کیا کچھ شان نہ ہوگی علاوہ اسکے موروتوں کے اوپر ایسے کپڑے جو قدیمی لباس اور موجودہ لباس کے نمونے تھے پہنائے گئے ہیں اُن کو بھی دیکھا۔ بعض کپڑوں پر جواہرات جڑے ہوے ہیں ۔ یہاں سے ایک بجے ہوٹل واپس ہوے۔

ڈیڑھ بجے مسٹر پیرٹ و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیجا کر لنچ کھایا۔ سوا دو بجے اپنے کمرے پر واپس ہو کر تھوڑی دیر آرام کیا۔

شام کے پانچ بجے چاءنوشی کے بعد چہل قدمی کی اور ایک گھنٹہ بعد واپس ہوا آٹھ بجے ڈنر کھایا۔ سوا نو بجے اپنے کمرے پر گیا۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

استنبول۔ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع ۔ شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا مسٹر پیرٹ و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے نیچے گیا جہاں سے

سوا دس بجے واپس آکر نصف گھنٹہ تک اخبار پڑھا - گیارہ بجے استنبول
کے اُس نئے حصہ کو دیکھنے گیا جو آجکل تعمیر کیا جارہا ہے - بیان کیا جاتا ہے
کہ ترکی کا دارالسلطنت بجائے استنبول کے انگورہ ہو جانے کی وجہ سے
گورنمنٹ زیادہ ترنئی عمارات کی تعمیر وہاں کر رہی ہے جس کی وجہ سے
یہاں عام سڑکوں کی حالت اچھی نہیں پائی گئی مگر اس حصہ میں سڑکیں
بہتر ہیں - ایک بجے مسٹر پیسرٹ و سید ذکی کو ہمراہ لیکر لنچ کھایا - ڈھائی
بجے اپنے کمرے پر واپس آیا اور چاہتا تھا کہ تھوڑی دیر آرام لوں مگر آج
طبیعت غیر معمولی طور پر مضمحل پائی گئی چنانچہ ساڑھے چار بجے بخار آگیا
اور اس کی اطلاع میں نے مسٹر پیسرٹ کو دی - وہ بہت متفکر ہوگئے اور
فوراً برٹش (Ambassador) (سفیر) سے جاکر مشورہ کیا کہ کونسا ڈاکٹر
بلانا مناسب ہوگا چنانچہ حسب رائے برٹش سفیر ڈاکٹر حاجی ساوا (Sava)
کو بلوایا گیا اور اُنہوں نے ملیریا بخار تجویز کیا - پارہ ایکسو دو درجہ پر
رہا - آج ڈنر میں نے نہیں کھایا - دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

استنبول - ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - میرا ٹمپریچر آج بھی ایک سو دو درجہ پر ہے
ڈاکٹر ساوا نے ایک اپنی ایجاد کردہ گولیاں مجھے دی ہیں جن کے
استعمال کے بعد اُن کو پورا یقین ہے کہ بخار اُتر جائیگا - یہ ڈاکٹر بہت
شریف اور نیک طینت آدمی ہیں اور بہت دلچسپ گفتگو کرتے ہیں - گولی

کے استعمال کے بعد سے بخار کم ہونا شروع ہوا - شام میں ایک سو بخار رہا -

آج بوجہ ناسازی مزاج کہیں باہر نہ جا سکا اور میں نے صبح سے شام تک کوئی غذا بھی نہیں کھائی کیونکہ بخار میں غذا نہ کھانا بہت مفید ہونا بیان کیا جاتا ہے - رات میں مسٹر پیسرٹ نے متعدد بار مزاج کی کیفیت دریافت کی اور رذکی صاحب گیارہ بجے رات تک میرے پاس بیٹھکر گفتگو کرتے رہے جس کے بعد میں نے آرام کیا - امید ہے کہ انشاء اللہ کل صبح تک بخار اُتر جائیگا - کیونکہ ڈاکٹر ساوا نے آج آکر کہا ہے کہ اُن کی گولی سے صبح تک بخار باقی نہ رہیگا - شب بخیر -

استنبول - ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - دوشنبہ

صبح سات بجے بیدار ہوا - آج بفضلہ میرا ٹمپریچر نارمل ہو گیا لیکن دو روز متواتر بخار رہنے کی وجہ سے کمزوری محسوس کر رہا ہوں - بخار کی حالت میں حضرت والد ماجد صاحب قبلہ اور اپنے دونوں ہمشیرگان کی مجھے بہت یاد آئی - آج تھوڑا سا دودھ پیا - کل صبح مجھے اور میرے ہمراہیوں کو ٹرکش جہاز انکارہ نامی یعنی انگورہ سے سمرنا اور ایتھنس ہوتے ہوئے اسکندریہ جانا ہے اور میرا بخار صرف آج ہی اُترا ہے لہذا مسٹر پیسرٹ کا خیال ہے کہ شائد ڈاکٹر کم از کم مزید ایک ہفتہ قیام کے لئے مشورہ دینگے لیکن شام کو ڈاکٹر ساوا آئے اور اُنہوں نے مجھے دیکھنے کے بعد روانگی کی اجازت دیدی - مسٹر پیسرٹ نے ڈاکٹر ساوا سے کہا کہ اگر وہ سمرنا تک چلیں تو

مناسب ہو گا چنانچہ اُنہوں نے رضامندی ظاہر کی اور اپنے سامان وغیرہ کو تیار کرنے کی غرض سے اپنے مکان گئے۔ آج تمام دن میری طبیعت بحال رہی اور ٹمپریچر نارمل رہا۔ شام کو پانچ بجے میں نے ایک پیالی کافی کی پی اور چند بسکٹ کھائے منہ نہایت بدمزہ تھا۔ شام کو تھوڑا سا سوپ پیا اور دو توست کھائے۔ مسٹر پیرٹ اور ذکی صاحب برابر تیمارداری میں مصروف رہے۔

دس بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

استنبول وجہاز انکارہ۔ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ سہ شنبہ

صبح سات بجے بیدار ہوا۔ آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور مسٹر پیرٹ و ذکی صاحب کو ہمراہ لیجاکر بریک فاسٹ کھایا۔ چونکہ آج جہاز انکارہ دس بجے استنبول سے روانہ ہوگا جسمیں ہماری (Cabins) کا انتظام کیا جا چکا ہے نیز ڈاکٹر ساوا کیواسطے ایک اول درجہ کی کیبن کا سرنا تک انتظام کر دیا گیا ہے ہم لوگ نو بجے جہاز پر سوار ہونے کیلئے ہوٹل سے روانہ ہوئے اور ساڑھے نو بجے ساحل پر پہنچے جہاں ڈاکٹر صاحب بھی موجود تھے دس بجے جہاز روانہ ہوا اور میں نے اپنی روانگی پر خداوند کریم کا شکر ادا کیا اور اسکندریہ تک بعافیت پہنچنے کی دعا کی تاکہ میں وکٹوریہ جہاز سے جو پورٹ سعید سے ۲۸۔ اکٹوبر کو روانہ ہو رہا ہے ہندوستان روانہ ہو جاؤں اور میرے مقررہ پروگرام میں کوئی تبدیلی نہ ہو ڈاکٹر

ساوا نے نہایت اچھی اور پر لطف باتیں کیں اور نہایت پابندی سے میری دیکھ بھال کی - آج جہاز میں مسٹر واصف سے ملاقات ہوئی جو عراق کے رہنے والے ہیں جہاں انکے والد پہلے وزیر تھے - اور یہ بغرض تعلیم اسکندریہ جا رہے ہیں - حسب معمول ایک بجے لنچ کھایا - شام کی چاء پانچ بجے پی اور ڈنر آٹھ بجے کھایا اور دس بجے آرام کیا - شب بخیر -

---

جہاز انکارہ وسمرنا - ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - چہارشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار رہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - الحمدللہ کہ مزاج بالکل صاف ہے اور ٹیمپریچر مطلق نہیں ہے - ڈاکٹر ساوا مسٹر پیرٹ و ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لیئے جہاز کے ڈائننگ روم کو گیا - اگرچہ یہ ترکی جہاز صرف پانچ ہزار ٹن کا ہے لیکن یہ بہت خوبصورت ہے میرے واسطے خاص طور پر ایک کیبن ڈولیکس لیا گیا تھا جہاں میں نہایت آرام سے تھا - ڈاکٹر ساوا بھی میری صحت سے بہت خوش تھے -

سمرنا جہاز دوپہر میں پہنچا لنچ کھانے کے بعد ہم لوگ سمرنا دیکھنے گئے - وہاں ایک قدیم یونانیوں کا قلعہ تھا جسکے اوپر سے پورا شہر کا منظر نظر آتا تھا - وہاں سے واپس ہو کر شہر دیکھا جو بہت چھوٹا تھا - یونانی اور ترکوں کی جنگ میں یونانیوں نے اس شہر کو جلا کر تباہ کرنیکی کوشش کی جسمیں اُنکو بڑی حد تک کامیابی ہوئی - مگر جو حصہ باقی رہا وہ دوبارہ درست کر لیا گیا ۔

آٹھ بجے ڈنر کھایا - آج ڈاکٹر ساواجو استنبول سے میرے ہمراہ تھے وہ سمرنا سے واپس ہو رہے ہیں اُن کو خدا حافظ کہا - اور دس بجے آرام کیا - شب بخیر۔

جہاز و یونان - ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - سوا نو بجے تیار ہو کر اپنے کیبن سے باہر آیا اور مسٹر پیسرٹ و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا وہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا بفضلہ مزاج بالکل اچھا اور طبیعت بحال ہے - مسٹر پیسرٹ و سید ذکی صاحب سے ایک بجے تک گفتگو کرتا رہا - سوا بجے لنچ کھانے کے لئے گیا - وہاں سے ڈھائی بجے واپس ہو کر تین بجے تک اخبار پڑھا آج جہاز تین بجے ایتھنس جو یونان کا دارالسلطنت ہے پہنچنے والا تھا ہم لوگ تین بجے سے ساحل کا منظر دیکھ رہے تھے - جہاز تقریباً چار بجے ساحل پر لگا جس کے بعد ہم لوگ اور دیگر مسافرین جہاز سے اُترے اور شہر دیکھنے گئے - یہاں پر (Pantheon) دیکھا جو بہت پرانی عمارت ہے اور جس کو ہزارہا لوگ دیکھنے آتے ہیں اب یہ بالکل شکستہ حالت میں ہے - چھ بجے جہاز کو واپس ہوے - ساڑھے چھ بجے جہاز روانہ ہوا - آٹھ بجے ہم لوگوں نے ڈنر کھایا - میں دس بجے آرام کرنے گیا - شب بخیر -

---

جہاز انکارہ - ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - جمعہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - سوا نو بجے بریک فاسٹ کھانے کے لئے مسٹر پیسرٹ

و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر گیا جہاں سے ساڑھے دس بجے واپس ہو کر آج ہم تینوں نے برج کھیلا۔

ایک بجے لنچ کھانے کے لئے گیا۔ اس جہاز میں ترکی سفیر جو افغانستان کو جا رہے ہیں مع اپنی خاتون و صاحبزادی ہم سفر ہیں اُنکی صاحبزادی صاحبہ سے جو دس گیارہ برس کی ہیں ملاقات ہوئی مگر وہ فرنچ اور ترکی جانتی ہیں اور ہیں انگریزی و اردو لہذا اشاروں سے بات چیت ہوئی۔ ڈھائی بجے ہم لوگ لنچ سے واپس آئے۔ دو گھنٹے تک باہمی گفتگو ہوتی رہی۔ ساڑھے چار بجے چا نوشی کے بعد جہاز کے ڈک پر چہل قدمی کی۔

آٹھ بجے ڈنر کھانے کے لئے گیا جہاں سے میں اور میرے ہمراہی ساڑھے نو بجے واپس ہوے۔ ساڑھے دس بجے آرام کرنے گیا۔ شب بخیر۔

جہاز انکارہ و اسکندریہ۔ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور مسٹر پیرٹ و سید ذکی صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوا۔ آج اسکندریہ پر جہاز ساڑھے دس بجے صبح پہنچنے والا ہے لیکن جہاز کے کپتان سے معلوم ہوا کہ جہاز سات گھنٹے دیر سے پہنچے گا یعنی شام کے ساڑھے پانچ بجے۔ تھوڑی دیر باہمی گفتگو ہوتی رہی۔ ایک بجے لنچ کھانے کے لئے ڈائننگ روم گئے۔ ڈھائی بجے وہاں سے واپس ہو کر ساڑھے چار بجے تک برج کھیلا۔ پونے پانچ بجے چا نوشی

کی - پانچ بجے اسکندریہ کا ساحل نظر آیا - ساڑھے پانچ بجے ساحل پر جہاز پہنچا - علمبردار صاحب یہاں موجود تھے - جہاز سے اُتر کر چھ بجے شام ہم لوگ اسکندریہ کی سیر کو گئے اور ساڑھے آٹھ بجے واپس ہوے یہ نہایت خوبصورت شہر ہے اور سمندر کے کنارے جو عمارات تعمیر کی گئی ہیں وہ نہایت خوشنما ہیں - آٹھ بجے سسیل ہوٹل میں کھانا کھایا - ساڑھے گیارہ بجے ذریعہ ٹرین اسکندریہ سے قاہرہ کے لئے روانہ ہوا - شب بخیر -

---

قاہرہ پورٹ سعید وجہاز وکٹوریہ -

۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع - یکشنبہ

صبح چھ بجے ٹرین قاہرہ اسٹیشن پر پہنچی ہم لوگ پانچ بجے بیدار ہوے اور چھ بجے تیار ہو کر قاہرہ اسٹیشن پر اُتر گئے اور اپنا سامان لگیج روم میں چھوڑ کر (Continental and Savoy) ہوٹل بریک فاسٹ کھانے کے لئے گئے - ہماری ٹرین قاہرہ سے پورٹ سعید کو گیارہ بجے دن کو جانے والی ہے اس چار گھنٹہ کے وقفہ میں قاہرہ کے پارک اور شہر کو دیکھا - ہندوستان سے لندن جاتے ہوے قاہرہ پر ہم لوگ تمام دن تک ٹھہرے تھے اور اُسوقت ہم یہاں کے (Pyramids) کو دیکھ چکے تھے - یہ شہر بہت خوبصورت اور قابل دید ہے -

دس بجے تھامس کک کمپنی کو جا کر وہاں سے ٹکٹ حاصل کئے - گیارہ بجے قاہرہ سے روانہ ہوئے - اسٹیشن پر حاجی محی الدین احمد صاحب ڈپٹی

کمشنر کسٹم حیدر آباد دکن جو دنیا کی سیر کر رہے ہیں اور ہر جگہ کسٹم ہاوس اور وہاں کے طریقۂ کار کو دیکھ رہے ہیں اور جو ہمکو اتفاقاً تھامس کک کے دفتر پر مل گئے تھے خدا حافظ کہنے آئے۔ یہ نواب عزیز جنگ مرحوم کے فرزند ہیں۔

سوا تین بجے ٹرین پورٹ سعید پہنچی۔ پہلے وہاں کسٹم ہاوس جانا پڑا وہاں سے ایسٹرن اکسچینج ہوٹل میں جا کر قیام کیا۔ مسٹر پیسرٹ کا جہاز (Corfu) کرفو ولایت کو گیارہ بجے روانہ ہوتا تھا اُن کو میں علمبردار صاحب و ذکی صاحب خدا حافظ کہنے گئے۔ ہماری باہمی جدائی نہایت تکلیف دہ ثابت ہوئی کیونکہ مسٹر پیسرٹ جو تقریباً چھ ماہ تک برابر ہمارے ساتھ تھے بہت متاثر اور افسردہ تھے اور ویسا ہی ہم سب کو اُنکی جدائی کا ملال تھا۔

گیارہ بجے ہوٹل واپس ہوے۔ ایک بجے ہمارا جہاز وکٹوریہ آیا اور ہم لوگ سوا بجے سوار ہوے۔ دو بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

جہاز وکٹوریہ۔ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ دوشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور رسید ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے ڈائننگ روم گیا۔ اس جہاز کا ٹننیج تیرہ ہزار ہے اور (Straithard) جہاز کا ٹننیج جس سے ہم لوگ لندن گئے تھے بائیس ہزار پانچ سو تھا۔ بہت سی چیزوں میں وہ جہاز بہتر تھا اور بہت سی چیزوں میں یہ بہتر ہے مثلاً اس جہاز کے

کھانے کے کمرے میں کمرے کو ٹھنڈا کئے جانیکا انتظام ہے اور تقریباً ہر کیبن کے ساتھ باتھ روم ہے - اُس جہاز میں یہ انتظام نہیں تھا لیکن اُس میں ڈک بہت بڑا تھا اور اسپورٹ ڈک پر زیادہ قسم کے ورزشی کھیل تھے اور چہل قدمی کیلئے بھی وہ وسیع تھا -

والاشان پرنس معظم جاہ بہادر مع شہزادی صاحبہ واسٹاف جس میں نواب زین یار جنگ بہادر کرنل و مسز ڈینس - مہدی علی صاحب شہید - ڈاکٹر و مسز کورلاوالا - ڈاکٹر کلارک ولفٹننٹ بشیر الدین ہیں - اسی جہاز سے جنیوا سے سوار ہو کر حیدر آباد تشریف لیجارہے ہیں - پہلے اسٹاف کے اصحاب سے ملاقات ہوئی اور دوپہر میں پرنس و پرنسس سے نیاز حاصل کیا - پرنس والاشان نے میرے سفر کی کیفیت دریافت فرمائی اور میرے اسی جہاز سے واپسی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا - شہزادی صاحبہ نے بھی میرے سفر کے حالات دریافت فرمائے -

ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری - کرنل سر حسن سہروردی وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی و صاحبزادہ عبدالصمد خان صاحب چیف منسٹر رامپور یہ سب اسی جہاز میں ہم سفر ہیں میں ان سب سے ملا - سب مجھ سے ملکر بیحد محظوظ ہوے اور سب نے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کی خیریت دریافت کی پرنس والاشان بہادر نے میرا تعارف ٹیکا صاحب کپورتھلہ اور پرنس آف نیپال سے کرایا - جہاز میں صحبت بہت اچھی ہے - شب میں آٹھ بجے ڈنر کھایا - بعدہ ڈانس دیکھا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

جہاز وکٹوریہ۔ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ ع ۔ سہ شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا۔ ۹ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور سید ذکی صاحب وعلمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے ڈائننگ روم گیا جہاں سے دس بجے واپس ہوکر تھوڑی دیر تک اخبار پڑھا۔ آج جہاز میں سخت گرمی ہے اور ہر شخص ڈک پر موجود ہے۔

پرنس والاشان اور شہزادی صاحبہ سے آج بھی نیاز حاصل ہوا اور دونوں نے کئی مرتبہ گفتگو فرمائی۔ آج ترکی کے سفیر صاحب سے بھی گفتگو ہوئی وہ صرف فرنچ ترکی وفارسی زبان جانتے ہیں۔ بہت نیک اور خوش وضع ہیں۔ میں نے کرنل سرحسن سہروردی کے ذریعہ اُن سے کہا کہ میرے والد ماجد صاحب قبلہ بمبئی تشریف لائینگے لہذا آپ نامناسب خیال نہ فرمائیں تو میں جہاز پر والد صاحب قبلہ سے عرض کرکے آپ سے تعارف کرانا چاہتاہوں جسپر اُنہوں نے فرمایا کہ اُنہیں اس تعارف سے بیحد مسرت ہوگی اور وہ ہمیشہ نہایت فخر سے اس کو یاد رکھیں گے۔

شام میں صاحبزادہ عبدالصمد خان صاحب ڈاکٹر انصاری صاحب وکرنل سرحسن سہروردی نے میرے پاس بیٹھکر یکے بعد دیگرے گفتگو کی اور میرے سفر کے حالات کونہایت خوشی سے سنتے رہے۔

آٹھ بجے ڈنر کھانے کیلئے کپڑے بدل کرگیا۔ سوا نو بجے وہاں سے واپس ہوکر بارہ بجے تک سینما و ڈانس دیکھا۔ ساڑھے بارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

جہاز وکٹوریہ - یکم نومبر سنہ۱۹۳۳ع - چہار شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور ذکی صاحب کے کمرے پر گیا کیونکہ اُن کو شب میں بخار آ گیا تھا - اُنکی عیادت کی - اُن کے معالج میجر کلارک ہیں جو سرکار عالی کے فوج میں ڈاکٹر ہیں اور بہت ہوشیار اور خوش اخلاق ہیں - یہ والاشان پرنس معظم جاہ بہادر کے ہمراہ بحیثیت اسسٹنٹ اسٹاف ڈاکٹر ہیں انہوں نے ذکی صاحب کو جلاب کی دوا دی ہے اور کہا ہے کہ بخار شام تک اتر جائیگا - ساڑھے نو بجے علمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے گیا - وہاں سے ساڑھے دس بجے واپس ہو کر سکنڈ کلاس ڈک پر مسیز بنی سے جا کر ملا اور تقریباً ایک گھنٹے تک اُن سے گفتگو کرتا رہا -

ایک بجے لنچ کھایا اور اُسکے بعد نصف گھنٹہ تک چہل قدمی کرتا رہا - آج بھی پرنس والاشان و شہزادی صاحبہ نے نہایت مہربانی سے گفتگو فرمائی -

ساڑھے چار بجے چاء نوشی کی اُسکے بعد میں اور علمبردار صاحب برج کھیلتے رہے - ذکی صاحب کا بخار جاتا رہا اور آج ڈک پر چہل قدمی کیلئے آئے -

سات بجے کپڑے پہن کر ڈنر کے لئے تیار ہوا - اور ساڑھے سات بجے ڈنر کھانے کے لئے گیا - ساڑھے آٹھ بجے واپس ہو کر بارہ بجے تک سنیما و ڈانس دیکھا - ساڑھے بارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

جہاز وکٹوریہ - ۲ نومبر سنہ ۱۹۳۳ع - پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور ذکی صاحب و
علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا - سوا دس بجے
وہاں سے واپس ہو کر جہاز کے ڈک پر چہل قدمی کرتا اور بارہ بجے تک
ڈاکٹر سر حسن سہروردی اور مہدی علی صاحب شہید سے گفتگو کرتا رہا - ایک بجے
لنچ کھایا اور دو بجے وہاں سے واپس ہوا تو معلوم ہوا کہ جہاز عدن پہنچ گیا
چنانچہ میں ذکی صاحب - علمبردار صاحب اور مہدی علی صاحب شہید تیار ہو کر
جہاز سے اُترے تاکہ عدن کے شہر اور تالابوں کو دوبارہ دیکھ کر ساڑھے
چار بجے تک واپس آجائیں کیونکہ جہاز عدن سے پانچ بجے روانہ ہوگا پہلے کشتی
میں سوار ہو کر ساحل پر پہنچے اور وہاں سے ایک موٹر میں روانہ ہو کر عدن کے
جملہ مقامات کو دیکھا اور ساڑھے چار بجے جہاز پر واپس پہنچے پانچ بجے جہاز
عدن سے بمبئی کو روانہ ہوا - ہم لوگوں نے سوا پانچ بجے چاء پی اور اُس کے
بعد اسپورٹنگ ڈک پر گئے وہاں مختلف ورزشی کھیل ہو رہے تھے
علمبردار صاحب بھی ایک کھیل میں شریک ہوئے - سات بجے کپڑے بدل کر
تیار ہوا - ساڑھے سات بجے ڈنر کھانے کے لئے گیا (۹) بجے واپس ہو کر
سینما دیکھا - بینڈ سنا - بارہ بجے آرام کرنے کے لئے اپنے کیبن پر آیا آج
بھی پرنس والاشان و شہزادی صاحبہ و دیگر اصحاب سے متعدد بار ملاقات
ہوئی - شب بخیر -

جہاز وکٹوریہ - ۳ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء - جمعہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور ذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کے لئے گیا جہاں سے سوا دس بجے واپس ہوا - آج کرنل سر حسن سہروردی صاحب سے نصف گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی - بعدہ نصف گھنٹے تک ڈاکٹر انصاری صاحب کے ساتھ چہل قدمی کرتا رہا اور وہ میرے سفر کی کیفیت دریافت کرتے رہے -

بارہ بجے صاحبزادہ عبدالصمد خان صاحب سے ملاقات ہوئی اور پندرہ منٹ تک اُنسے گفتگو ہوتی رہی -

ایک بجے مین مع اپنے ساتھیوں کے لنچ کھانے کے لئے گیا اور وہاں سے سوا دو بجے واپس ہو رہا تھا کہ نواب زین یار جنگ بہادر نے آکر کہا کہ پرنس والاشان بہادر کا ارشاد ہوا ہے کہ آج شام کے خاصہ میں وقت مقررہ پر میں بھی شریک رہوں چنانچہ میں نے اس عزت افزائی کا شکریہ عرض کرایا نیز یہ کہ فدوی بسر و چشم حاضری کی سعادت حاصل کریگا -

ساڑھے چار بجے چاء پی - پانچ بجے اسپورٹنگ ڈک پر گیا - اور آج میں ذکی صاحب - علمبردار صاحب و میجر کلارک ملکر بہت دیر تک کھیلتے رہے ساڑھے چھ بجے وہاں سے واپس ہوا - سات بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور ساڑھے سات بجے پرنس والاشان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کی میز پر پونے آٹھ بجے ڈنر کھایا - نو بجے سے بارہ بجے تک گھوڑوں کی دوڑ دیکھی اور بینڈ سنا - سوا بارہ بجے آرام کیا - شب بخیر -

جہاز وکٹوریہ - ۴ نومبر سنہ ۱۹۳۳ع - شنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر تیار ہوا اور سید ذکی صاحب وعلمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر بریک فاسٹ کھانے کیلئے ڈائننگ روم گیا - دس بجے وہاں سے واپس آکر نصف گھنٹے تک اخبار پڑھا - گیارہ بجے ڈک پر جاکر چہل قدمی کی -

ایک بجے لنچ کھانے کیلئے گیا آج ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری کو میں نے لنچ پر مدعو کیا تھا چنانچہ وہ تشریف لائے اور یورپ کی سیر و سیاحت کے متعلق بہت دلچسپ گفتگو ہوتی رہی - سوا دو بجے لنچ سے واپس ہوکر ڈاکٹر سرحسن سہروردی - ڈاکٹر انصاری صاحب و صاحبزادہ عبدالصمد خان صاحب کی تصاویر لیں -

ساڑھے چار بجے چاء نوشی کے لئے ڈک پر گیا - پانچ بجے اسپورٹنگ ڈک پر گیا جہاں بجلی کے ورزشی کھیلوں کو دیکھتا رہا - چھ بجے واپس ہوکر سات بجے تک برج کھیلا - اور بعدہ کپڑے بدلنے کو اپنے کمرے پر گیا -

ساڑھے سات بجے ڈنر کے لئے گیا - آج ڈنر پر میں نے کرنل سرحسن سہروردی وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کو دعوت دی ہے چنانچہ وہ تشریف لائے اور حیدرآباد و کلکتہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی - نو بجے ہم سب فینسی ڈریس بال دیکھنے گئے وہاں سے ایک بجے واپس ہوکر آرام کیا - شب بخیر -

جہاز وکٹوریہ - ۵ نومبر سنہ ۱۹۳۳ع - یکشنبہ

صبح آٹھ بجے بیدار ہوا - نو بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور رسید ذکی صاحب وعلمبردار صاحب کو ہمراہ لیکر ڈائننگ روم کو بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا - وہاں سے سوا دس بجے واپس ہو کر انگریزی اخبار پڑھا - گیارہ بجے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کا کیبل ذریعہ ریڈیو جہاز پر وصول ہوا کہ حضرت قبلہ بمبئی تشریف لاچکے ہیں اور مجھ سے ملنے کے مشتاق ہیں - جس قدر بمبئی قریب آتا جاتا ہے اُسی قدر میری بھی بےچینی بڑھ رہی ہے کہ میں جلد سے جلد حضرت قبلہ وکعبہ کی قدمبوسی حاصل کروں اپنے بہنوں و بھائیوں سے ملوں - انشاءاللہ کل صبح آٹھ بجے جہاز بمبئی پہنچے گا -

جتنے اصحاب اس جہاز میں ہمسفر ہیں وہ سب بیان کرتے ہیں کہ اس مرتبہ سمندر نہایت پرسکون ہے جس کی وجہ سے کوئی علیل نہیں ہوا اور سب خوش و بشاش ہیں -

ایک بجے لنچ کھانے کے لئے صاحبزادہ عبدالصمد خان صاحب کو ہمراہ لیکر گیا جنہاں آج میں نے اُن کو مدعو کیا ہے - وہ تشریف لائے اور بہت اچھی باتیں کرتے رہے - نہایت نیک طینت وخوش وضع انسان ہیں اُن کو یہ سنکر مسرت ہوئی کہ حضرت والد صاحب قبلہ بمبئی تشریف لارہے ہیں - پرنس والا شان و پرنسس سے بھی نیاز حاصل ہوا - اور ایک گھنٹہ تک گفتگو رہی - ساڑھے چار بجے چاپی کر اسپورٹنگ ڈک پر گیا - وہاں سے چھ بجے واپس آیا - سات بجے تک برج کھیلا -

ساڑھے سات بجے کپڑے بدلکر ڈنر کے لئے گیا۔ آج جہاز کے کپتان کی جانب سے الوداعی ڈنر تھا۔ آخیر میں اسپیچین ہوئیں۔ ساڑھے نو بجے سینما دیکھا جو ساڑھے دس بجے ختم ہوا۔ بارہ بجے تک ڈانس دیکھا۔ سوا بارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

جہاز و بمبئی۔ ۶ نومبر سنہ ۱۹۳۳ع۔ دوشنبہ

صبح چھ بجے بیدار ہوا کیونکہ جہاز آج نو بجے صبح بمبئی پہنچنے والا تھا سات بجے کپڑے پہن کر باہر آیا اور رذکی صاحب و علمبردار صاحب کو ہمراہ لیجا کر بریک فاسٹ کھانے کے لئے گیا وہاں سے ساڑھے سات بجے واپس آیا اور ڈک پر چہل قدمی کرتا رہا۔ معلوم ہوا کہ جہاز ایک گھنٹہ دیر سے یعنی بجائے آٹھ کے نو بجے بمبئی پہنچیگا اس اثناء میں ڈاکٹر انصاری۔ کرنل سرحسن سہروردی اور صاحبزادہ عبدالصمد خان صاحب سے گفتگو کرتا رہا۔ پونے آٹھ بجے بمبئی کا ساحل نظر آیا جس کو دیکھکر میں اور جہاز کے دیگر مسافرین بہت خوش نظر آتے تھے کہ پھر ساتھ عافیت کے وطن کو واپس ہو رہے ہیں۔

نو بجے جہاز ساحل پر پہنچا اور مجھے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ اور اپنی ہمشیرہ کو جہاز سے دیکھکر جو مسرت ہوئی اُس کا اظہار تحریر میں لانا مشکل ہے۔ سوا نو بجے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ مع میری ہمشیرہ

کرشن کنور بی بی و میرے برادران نواب خواجہ اسد اللہ خان بہادر نواب خواجہ نصر اللہ خان بہادر - نواب خواجہ عظمت اللہ خان بہادر نواب خواجہ حشمت اللہ خان بہادر - میرے نسبتی بھائی راجہ مدن گوپال سینیحر و راجہ تاراچند بہادر - رتن بابا طولعمرہ جو میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ رانی مدن گوپال کا صاحبزادہ ہے جہاز پر تشریف لائے - علاوہ ان سب کے راجہ نرسنگھ راج بہادر - جمعدار ماندور خان صاحب - میجرابوالقاسم صاحب - لفٹننٹ عباس مرزا صاحب اے - ڈی - سی - مسٹر گنڈیراؤ معتمد اسٹیٹ - مسٹر پردھان مہتمم پولیس وظیفہ یاب - محمد علی شفیق صاحب متولی عاشورخانہ - گنپت راؤ صاحب وکیل - سید محبوب علی صاحب مہتمم ٹپہ - مسٹر عثمان سبحانی کیپٹن بوئی مسٹر عارف الدین سپرنٹنڈنگ انجنیر - عزت علی پادشاہ صاحب فیض محمد خان صاحب فرزند ڈاکٹر نواب فیض جنگ بہادر محبوب علی بیگ صاحب مہتمم کارخانہ جات مجھ سے ملنے بمبئی آئے تھے جو سب جہاز پر آئے - راجہ پرتاب گیرجی بھی جہاز پر آکر ملے ترکی سفیر صاحب کا تعارف حضرت والد ماجد صاحب قبلہ سے کرایا -

میرے تمام مخلصین اعزاء و احباب نے پھولوں کے ہار پہنا کر اپنی محبت کا ثبوت دیا - جہاز کے دکھانے کیلئے میں حضرت والد ماجد صاحب قبلہ اور اپنے بھائیوں نیز دیگر اصحاب کو اپنے ہمراہ لیکر گیا اور کھانے اور بیٹھنے کے کمرے اور بعدہ اسپورٹ ڈک دکھایا جہاں بجلی کے ذریعہ طرح طرح کے ورزشی کھیل مثلاً گھوڑے کی سواری - اونٹ کی سواری - سیکل کی

سواری وغیرہ تھے - گیارہ بجے جہاز سے اُتر کر اپنی بڑی ہمشیرہ صاحبہ رانی مدن گوپال سے ملا مجھکو اُن سے بھی ملکر دلی مسرت ہوئی -

ساڑھے گیارہ بجے سمندراترنگ کو ذریعہ موٹر روانہ ہوا جہاں حضرت والد ماجد صاحب قبلہ قیام پذیر ہیں -

شام کو پانچ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - اور حضرت والد ماجد کے ہمراہ حضرت پیر ابراہیم بغدادی صاحب کے پاس گیا اور وہاں حضرت کو نذر گذرانی حضرت پیر صاحب نے ازراہ کرم مجھے چاء پلائی اور مقیش کا ایک ہار پہنا کر اپنی شفقت و محبت کا ثبوت دیا - آٹھ بجے شب کو وہاں سے واپس ہوا - اور حضرت والد ماجد کے ساتھ ڈنر تناول کیا -

ساڑھے نو بجے آدھ گھنٹہ کے لئے ڈرائیو کو گیا اور وہاں سے واپس ہوکر اپنے بھائی خواجہ عظمت اللہ خان سے بارہ بجے تک یورپ کی باتیں کرکے برخاست کیا - شب بخیر

بمبئی - ۷ نومبر سنہ ۱۹۳۳ع - روز سہ شنبہ

صبح آٹھ بجے تیار ہوکر باہر آیا - گنڈے راؤ صاحب معتمد اسٹیٹ، کرشنا سوامی صاحب مدلیار - راجہ نرسنگھراج بہادر - اور مسٹر پردہان سے جو میری ملاقات کے لئے آئے تھے ملا - نو بجے بریک فاسٹ تناول کیا - ساڑھے دس بجے آرمی اینڈ نیوی کی شاپ کو گیا جہاں سے بارہ بجے واپس ہوا -

آج شہزادہ والاشان معظم جاہ بہادر نے حضرت والد ماجد صاحب، مجھے، میرے بھائیوں اور اسٹاف کو لنچ پر یاد فرمایا تھا لہذا والد ماجد صاحب کے ہمراہ ایک بجے نظام پیالیس واقع "نیپین سی روڈ" گیا۔ لنچ تناول کرنیکے بعد تقریباً آدھ گھنٹہ تک پرنس والاشان اور شہزادی صاحبہ گفتگو فرماتی رہیں تین بجے وہاں سے سمندرا ترنگ جہاں ہم سب کا قیام ہے واپس ہوا۔

شام کو ساڑھے چار بجے باہرآ کر گنپت راؤ صاحب وکیل حیدرآباد سے ملا جنھوں نے مجھے پھول پہنائے۔ پانچ بجے جنرل سرٹرنس کیز سابق رزیڈنٹ حیدرآباد جو بمبئی میں تاج محل ہوٹل میں مقیم ہیں اور ہزہائینس مہاراجہ گوالیار کے کنٹرولر ہوکر گوالیار جارہے ہیں والد ماجد صاحب کی چانوشی کی دعوت پر تشریف لائے اور انسے لندن کے بعد یہاں پر ملاقات ہوی اور تھوڑی دیر تک یورپ کے سفر کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔

چھ بجے شام کو حضرت والد ماجد صاحب اور ہم سب پرنس والاشان معظم جاہ بہادر کے پیالیس گئے جہاں پرنس ممدوح نے چانوشی کے لئے مدعو فرمایا تھا۔ سات بجے وہاں سے واپس ہوآئے۔

ساڑھے آٹھ بجے والد صاحب کے ہمراہ ڈنر تناول کیا جس میں میرے دوسرے بھائی اور اسٹاف کے لوگ شریک تھے۔

میر محبوب علی صاحب مہتمم ٹپہ خانہ "ریڈیو مشن" لیکر (۹½) بجے آئے انہوں نے میری یورپ سے واپسی کے متعلق ریڈیو سنایا۔ اس کے بعد چند دیگر گانے بھی ریڈیو کے ذریعہ سنائے۔ گیارہ بجے آرام کیا۔ شب بخیر۔

بمبئی - ۸ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء - چہار شنبہ

صبح آٹھ بجے باہر آیا - گنڈے راؤ صاحب معتمد اسٹیٹ، ثقتہ الاسلام صاحب اور راجہ سر بنسی لال بہادر کے منعم آئے تھے اُن سے ملاقات کی اور اس کے بعد حضرت والد ماجد صاحب و دیگر برادران اور اسٹاف کے ہمراہ بریک فاسٹ تناول کیا - دس بجے آرمی اینڈ نیوی اسٹورس گیا اور حسب معمول ایک بجے لنچ تناول کیا -

شام کے پانچ بجے اپنی رولس رائس موٹر میں جو لندن سے بمبئی آنے کے بعد آج ہی ملی تھی حضرت والد ماجد صاحب قبلہ اور دوسرے بھائیون کو لیکر "جوہو" گیا جہاں سیٹھ عثمان سبحانی صاحب کی جانب سے میری آمد کی تقریب میں آج چاء نوشی کی دعوت تھی - وہاں پر راجہ پرتاب گیر جی - معتمد صاحب باب حکومت، عثمان سبحانی صاحب کے والد سیٹھ یوسف سبحانی صاحب اور چند دیگر معززین بمبئی موجود تھے ان سب سے ملا - اور سات بجے وہاں سے سمندراترنگ واپس ہوا - شب کے آٹھ بجے راجہ پرتاب گیر جی کے جانب سے اُن کے مکان واقع سمندراترنگ پر میری آمد کی تقریب میں ڈنر تھا جس میں علاوہ ہماری پارٹی کے جنرل سر ٹرنس کیز سابق رزیڈنٹ حیدرآباد، بھوپال والے نواب زادہ سعید الظفر خان صاحب - جسٹس مرزا علی اکبر رکن عدالت العالیہ بمبئی - سر غلام حسین ہدایت اللہ ممبر اکزیکٹیو کونسل بمبئی گورنمنٹ - کرنل ہکسر، سیٹھ ترم داس صاحب، سر قاسم میتھا - و دیگر اصحاب مدعو تھے - ڈنر کا انتظام نہایت پر تکلف تھا - دس بجے ڈنر ختم ہوا اُس کے بعد سماع کا

انتظام تھا - بارہ بجے شب میں نے راجہ صاحب سے برخاست کی اجازت حاصل کی - انہوں نے مجھے پھولوں کے ہار پہنا کر اپنی محبت اور خلوص کا ثبوت دیا - ایک بجے آرام کیا - شب بخیر۔

بمبئی - ۹ نومبر سنہ ۱۹۳۳ ع - پنجشنبہ

صبح آٹھ بجے کپڑے پہن کر باہر آیا - نو بجے بریک فاسٹ کے لیے حضرت والد ماجد صاحب نے یاد فرمایا جہاں میرے دوسرے بھائی اور اسٹاف کے لوگ موجود تھے - چونکہ آج ڈیڑھ بجے کی ٹرین سے حیدرآباد کو روانگی مقرر تھی لہذا آج حضرت والد صاحب قبلہ نے اپنے چند احباب مثلاً نواب زادہ سعید الظفر خان صاحب راجہ پرتاب گیرجی سیٹھ عثمان سبحانی صاحب - مسٹر واڈیا حضرت پیر بغدادی صاحب سیٹھ نرکم داس صاحب وغیرہ کو لنچ پر مدعو فرمایا تھا میں بھی لنچ میں شریک تھا ایک بجے حضرت والد صاحب کے ہمراہ اسٹیشن کیلئے روانہ ہوا آج میری بڑی ہمشیرہ رانی مدن گوپال صاحب کو ایک سو دو درجہ بخار ہو گیا اسٹیشن پر راجہ پرتاب گیرجی مسٹر عثمان سبحانی مسٹر فیضی سکرٹری راجہ دھنراج گیرجی سید محمد مہدی صاحب معتمد باب حکومت اور نواب زادہ سعید الظفر خان صاحب خدا حافظ کہنے کے لئے آئے تھے - ان سب سے رخصت ہو کر ٹرین میں سوار ہوا - دو بجے ٹرین روانہ ہوئی - شب کے آٹھ بجے والد ماجد صاحب کے ہمراہ ڈنر سیلون میں تناول کیا - گیارہ بجے آرام کیا - شب بخیر۔

سفر حیدرآباد - ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۳۳ع - جمعہ

شب کے ڈیڑھ بجے ٹرین گلبرگہ پہنچی - حضرت والد ماجد صاحب کا سیلون اور ہم سب کے ڈبے وہاں علحدہ کر کے سائڈنگ میں ٹھہرا دئے گئے وہاں چند گھنٹوں کا قیام طے پایا تھا - صبح آٹھ بجے تیار ہو کر میں اپنے ڈبے سے باہر آیا اور گلبرگہ کے صوبہ دار عزیز الدین علی خان صاحب و دیگر عہدہ داران مقامی سے جو اسٹیشن پر موجود تھے ملا - اس کے بعد حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کے ہمراہ مع برادران اور اسٹاف حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز علیہ الرحمتہ کی درگاہ پر حاضر ہوا وہاں پہنچکر اولاً حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز علیہ الرحمتہ کے مزار پر چادر چڑھائی اور فاتحہ پڑھی اس کے بعد ان کے بڑے فرزند اکبر حسینی صاحب علیہ الرحمتہ اور ان کی بیوی رضا بی صاحبہ علیہا الرحمتہ کے مزار پر پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی بعدہ روضہ خورد میں حضرت قبول اللہ حسینی صاحب علیہ الرحمتہ کے مزار پر جو حضرت کے پوتے ہیں پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی وہاں سے حضرت ندیم اللہ حسینی صاحب کی درگاہ پر جو حضرت قبول اللہ حسینی صاحب علیہ الرحمتہ کے پوتے اور حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمتہ کے پڑپوتے ہیں پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی روضہ بزرگ اور روضہ خورد کے خدام نے میرے شملہ باندھا حضرت والد ماجد صاحب نے حسب معمول روضہ بزرگ اور روضہ خورد کے لئے نذرانہ گزرانا -

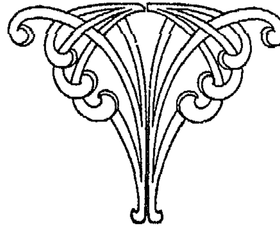
وہاں سے واپسی میں دیول شرنبا کو گیا اور ساڑھے نو بجے اسٹیشن واپس ہو کر حضرت والد ماجد صاحب کے ہمراہ بریک فاسٹ میں شریک ہوا

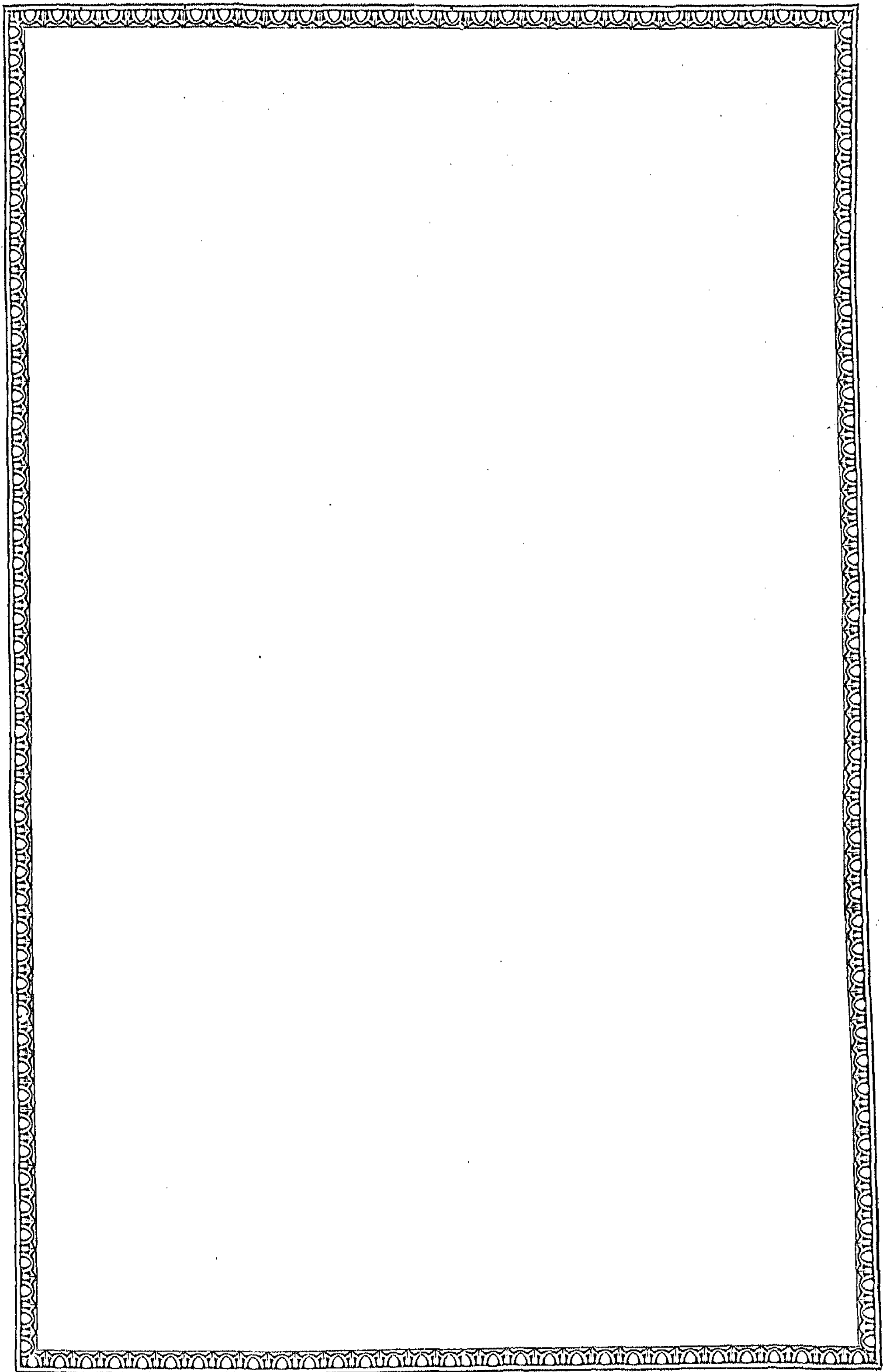
جس میں دیگر عہدہ داران مقامی بھی شریک تھے - بریک فاسٹ کے بعد ٹرین میں سوار ہوا جو ساڑھے دس بجے روانہ ہوکر ساڑھے گیارہ بجے واڑی جنکشن پہنچی سوا بارہ بجے واڑی سے ٹرین روانہ ہوئی - ناونگی اسٹیشن پر علاقہ اسٹیٹ پیشکاری کی جاگیرات تارہ نگرو چندہ نگر کے عہدہ دار اور رعایا موجود تھی - رعایا نے میری واپسی کی خوشی میں باجوں کا اور بندوقیں سر کرنے کا انتظام کیا تھا - رعایا کا مجمع کثیر تھا ہر شخص نے اپنی محبت کی وجہ سے مجھے پھولوں کے ہار پہنائے -

لنگم پلی اسٹیشن پر راجہ ناراین پرشاد میرے پھوپازاد بھائی رائے بھوانی پرشاد صاحب - سید ناظر الحسن صاحب ہوش، حسین پادشاہ صاحب وکیل منصف صاحب اوال وغیرہ موجود تھے جنھوں نے مجھے پھولوں کے ہار پہنا کر شکرگزار کیا نواب کمال یار جنگ بہادر فرزند نواب خانخانان بہادر صدقے کی کشتی لائے تھے جس کو میں نے ہاتھ لگا کر واپس کیا - نواب صاحب کی اس شفقت سے میں بہت متاثر ہوا - اور ان کا شکریہ ادا کیا - یہاں پر علاوہ متذکرہ بالا اصحاب کے جاگیر کی رعایا بھی کثیر تعداد میں آئی تھی اور مستورات بھی آرتھی لیکر آئی تھیں - ان سب نے مجھے پھولوں کے ہار پہنا کر اپنی خوشنودی اور حضرت والد صاحب قبلہ کے ساتھ عقیدتمندی کا اظہار کیا - یہاں سے ٹرین روانہ ہو کر بیگم پیٹھ پہنچی - یہاں جاگیر اوال کے عہدہ دار عمال دفاتر تعلقداری منصفی و تحصیل اور رعایا اوال کثیر تعداد میں باجہ بجاتے بندوقیں سر کرتے میرے خیر مقدم کے لئے آئی تھی - جملہ عہدہ داروں اور بیشتر رعایا نے پھول پہنائے -

وامن نائک صاحب جاگیر داراور رائے کندن لال صاحب اور ان کے فرزند رائے کرن پرشاد صاحب بھی آئے تھے۔ انہوں نے بھی پھول پہنائے۔ ساڑھے تین بجے ٹرین نامپلی اسٹیشن پہنچی۔ یہاں نواب مصاحب جنگ بہادر نواب اکبر یار جنگ بہادر نواب تراب یار جنگ بہادر۔ راجہ بشیشر ناتھ بہادر۔ راجہ گرراؤ بہادر۔ مولوی مسعود علی صاحب۔ نواب ممتاز یار الدولہ بہادر۔ راجہ سر بنسی لال موتی لال بہادر۔ نواب اختر یار جنگ بہادر۔ مولوی غلام یزدانی صاحب۔ مجید صاحب۔ فانی صاحب۔ غلام پنجتن صاحب۔ راجہ اقبال چند بہادر۔ راجہ دہنراج کرن بہادر۔ راجہ کندن لال صاحب۔ عینی شاہ صاحب۔ رائے بہوانی پرشاد صاحب۔ راجہ نرسنگھ راج بہادر بوائے اسکاؤٹس، کائست پاٹشالہ اور دیگر اصحاب موجود تھے۔ تمام پلاٹ فارم لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہاں بھی پھولوں کے بہت سے ہار پہنائے گئے۔ سب سے ملکر یہاں سے دیوڑھی روانہ ہوا۔ دیوڑھی نہایت سلیقہ سے سجائی گئی تھی۔ اور اس کو جگہ جگہ پھولوں اور پردوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جس وقت موٹر دیوڑھی میں داخل ہوی تو موٹر میں پھول برسائے گئے۔ اسکا اہتمام دیوڑھی کے بوجہ واروں ہرکاروں وغیرہ کی جانب سے ہوا تھا میں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ حضرت والد ماجد صاحب کے زیر سایہ حضرت آقاولی نعمت خسرو دکن کے الطاف شاہانہ کی باعث میری سفر سے واپسی پر حضرت والد ماجد صاحب کے احباب و نیز رعایا جاگیرات نے میرا ایسا پرخلوص خیر مقدم کیا جو میرے لیئے ایک تاریخی یادگار ہوگا۔

للہ الحمد یہ سفر بخیر و خوبی ختم ہوا - اور مجھے اپنے وطن بخیر و عافیت واپسی پر جس قدر مسرت ہے اس کا اعادہ الفاظ کے ذریعہ ناممکن ہے میری واپسی کی خوشی میں جو اڈرس اور نظمیں وغیرہ پیش ہوی ہیں وہ بھی بطور یادگار اس کے ساتھ شریک کر دی جا لی ہیں -





قطعہ تاریخ سفر یورپ

عالیجناب راجہ خواجہ پرشاد عرف ارجن کمار بہادر
خلف ارجمند راجہ راجایان مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر
یمین السلطنتہ پیشکار و صدر اعظم سرکار عالی

سکوں تم کو ہو عمر بھر خواجہ راجہ — کماؤ بہت سیم و زر خواجہ راجہ
تمہیں خاندانی فضیلت ہو حاصل — ہزاروں بنیں تم سے گھر خواجہ راجہ
تمہارے جو دشمن ہوں پامال ہوں سب — رہے کچھ نہ تم کو خطر خواجہ راجہ
رہو نیک نیکوں کے حامی بنو تم — برائی سے کرنا حذر خواجہ راجہ
ہمیشہ پرکھنا بھلے اور برے کو — نہیں ملتے اچھے بشر خواجہ راجہ
عنایت رہے شاہ عثمان کی تم پر — پھلو پھولو ہو کر نڈر خواجہ راجہ
رہے سایہ مہراج کا آپ کے سر — رہے اِن کا دائم اثر خواجہ راجہ
بنو تم بھی لندن میں مہمان شاہی — تمہیں دیکھیں ہم نائٹ سر خواجہ راجہ
خدا آپ کو شاد رکھے ہمیشہ — کہ ہیں شاد ہی کے پسر خواجہ راجہ
بہت جلد شادی کا سہرا ہو سر پر — خدا دے تمہیں بھی پسر خواجہ راجہ
یہ عالی نے ہجری میں تاریخ لکھی — ہے لندن کا اب یہ سفر خواجہ راجہ

سنہ ۱۳۵۲ ھجری

سن عیسوی بھی یہ اچھا نکالا
مبارک تمہیں ہو سفر خواجہ راجہ

سنہ ۱۹۳۳ عیسوی

گذرانیدہ احقر نرسنگھ راج عالی
خلف راجہ محبوب نواز ونت باقی

سپاسنامہ

بمراجعت سفر یورپ عالیجناب راجہ ارجن کمار
عرف خواجہ پرشاد بہادر دام اقبالہ

منجانب
عہدہ داران و ملازمان اسٹیٹ پیشکاری

سپاس بیقیاس خالق مطلق کے لایق ہے کہ ایک روز مسعود وہ تھا
کہ دل اور عقل میں جدو جہد تھی محبت کا تقاضا تھا کہ راجہ ٹوڈرمل دربار
اکبری کے نورتن کے والی (یادگار) راجہ ارجن کمار عرف خواجہ پرشاد بہادر کو نظر سے
اوجھل ہونے نہ دیا جائے - عقل کہتی تھی کہ مہاراجہ چندو لعل کے چشم و
چراغ (کی) ترقی علم کے خاطر سب کچھ برداشت کیا جاسکتا ہے - درسگاہ عالم میں
سیاحت ایک کامیاب طریقہ تعلیم ہے ذمہ داریاں مجبور کرتی تھیں کہ ایسی
ہی تعلیم دی جائے جو مستقبل زندگی میں مفید اور کارآمد ہوسکے اور مضمر قوتوں
کو اوجاگر کرسکے تاکہ سیرت و کردار کی تعمیر میں کوئی فروگذاشت نہو - دوسری
طرف مفارقت ناگوار ہورہی تھی مگر جویان حق نے اس سے بھی کڑی
منزلیں طے کی ہیں - چینیوں نے ہندوستان جنت نشان کا پیادہ پا سفر کیا -
اصحاب اسلام نے دمشق تک جو اُسوقت علوم و فنون کا درسی مرکز تھا
دشوار ترین سفر اختیار کیا - دور جدید کی نئی نئی ایجادات و مصنوعات
کے برکات نے سفر کو اور اہم بنا دیا - بیسویں صدی نے یورپ کو اور

جزائر برطانیہ کو بالخصوص تہذیب و تمدن کا مرکز بنا دیا ہے - چنانچہ فرائض و فور محبت پر غالب آگئے - اور راجہ ارجن کمار بہادر معہ اسٹاف ۱۳ - مئی سنہ ۱۹۳۳ ع ذریعہ جہاز اسٹریتھرڈ بندرگاہ بمبئی سے عازم یورپ ہوے - ۲۷ - مئی سنہ ۱۹۳۳ ع آپ فائز لندن ہوئے - جزائر برطانیہ کے مشہور مرکزی مقامات تعلیمی ادارہ اور متعدد بازی گاہوں کو دیکھا -

دوران قیام لندن میں ہز مجسٹی ملک معظم کے گارڈن پارٹی میں شرکت سے مسرت حاصل کی -

سر سیمول ہور سکرٹری آف انڈیا ہائی کمشنر فار انڈیا - منسٹر آسٹریلین لگیشن - سر آرنسٹ ہڈسن سابق گورنر بمبئی - سر ولیم ولیڈی بارٹن - سر رجنالڈ ولیڈی گلانسی اور متعدد دیگر سابق رزیڈنٹ صاحبان حیدرآباد دکن و دیگر امراء و عظام لندن نے جو یمین السلطنتہ مہاراجہ بہادر کے اکثر دوست تھے - لنچ و چائے پر مدعو فرمایا اسطرح آپ کو اس دور کے اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی کا تعارف ہوا - بتاریخ ۴ - اگسٹ سنہ ۱۹۳۳ ع بغرض سیاحت دیگر ممالک یورپ لندن سے مراجعت فرمائی - بلجیم - جرمن - اسٹریا - ہنگیری - سوئزرلنڈ - اٹلی - فرانس - ٹرکی - یونان و مصر کے سفر میں آپ نے تین ماہ صرف فرمائے اسی اثناء میں آپ نے (تعلیم) گاہیں صنعتی ادارہ عجائب خانہ گرجا و مساجد شاہی محلات کا معائنہ فرمایا - سوئزرلنڈ میں والاشان پرنس اعظم جاہ ولیعہد بہادر نے ازراہ سرفرازی آپ کو لنچ کیلئے یاد فرما کر عزت بخشی - سنٹ مارٹز میں والاشان پرنس معظم جاہ بہادر نے لنچ پر یاد فرما کر سرفراز فرمایا - والاشان

پرنس اعظم جاہ ولیعہد بہادر نے نیس میں آپ کو مکرر یاد فرما کر مفتخر فرمایا۔ اور شرف ہمراہی بخش کر ہز امپیریل مجسٹی خلیفہ عبدالمجید خان میں باریاب فرمایا۔

آپ کی واپسی ذریعہ جہاز وکٹوریہ عمل میں آئی اسی جہاز پر والاشان پرنس معظم جاہ بہادر نے دوبارہ لنچ پر یاد فرما کر سرفراز فرمایا۔ اس سفر مسعود سے آپ کی صحت اور معلومات عامہ میں جو نمایاں ترقی ہوئی ہے اظہر من الشمس ہے۔ یہ سفر غیر معمولی طور پر نہایت کامیاب ثابت ہوا۔

ایک دن یہ آیا کہ آپ کی اس شاندار مراجعت پر رعایا، و ملازمان اسٹیٹ پیشکاری نے بصد ادب گلہائے تہنیت رشتۂ عقیدت میں گوندھ کر پیش کرنے کا شرف حاصل کیا دور حاضرہ کے کساد بازاری کے نظر کرتے اپنی پست حالت میں بھی رعایائے اسٹیٹ نے پرتپاک استقبال بعض اسٹیشنوں پر کیا۔ بالخصوص حیدرآباد پر جہاں ممتاز عہدہ داران سرکار عالی نے جس گرم جوشی سے خوش آمدید کی ظاہر کرتا ہے کہ کس قدر حسن و خلوص و عزت عوام اپنے دل میں آپ کے لئے رکھتے ہیں اور مہاراجہ بہادر کی ہر دلعزیزی ثابت ہوتی ہے۔ رعایا، و ملازمین اسٹیٹ پیشکاری

بادب متمنی ہیں کہ

آپ کے اس سفر عظیم و تجارب خاص نہ صرف اسٹیٹ کی فلاح و بہبودی کے باعث ہوں گے بلکہ ملک اور ممالک کی خدمات میں بھی بوجوہ حسن مفید ثابت ہوں گے۔ خدائے عزوجل سے دعا ہے کہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر

یمین السلطنتہ پیشکار و صدر اعظم بہادر و فرزند ارجمند راجہ ارجن کمار عرف خواجہ پرشاد بہادر کے عمر و دولت و اقبال میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ اور ایشور وہ وقت جلد لائے کہ ہم سب اسی طرح شادی اور شادی کے بعد تولد فرزند کی خوشی کی مبارک باد پیش کریں۔ آمین ثم آمین۔

جواب سپاسنامہ

معتمد وملازمین اسٹیٹ

از

راجہ خواجہ پرشاد بہادر

مسٹر گنڈیراؤ معتمد و حاضرین - آپ صاحبوں نے جس عقیدت اور محبت سے میری واپسی سفر یورپ کی تقریب میں اظہار مسرت کیا ہے اُسکا میں تہ دل سے شکر گذار ہوں اور آپ کے مخلصانہ دلی جذبات کا ممنون ہوں جو کچھ آپ نے میرے سفر کے متعلق ایڈریس میں ذکر کیا ہے یہ سب ہمارے ان داتا اعلیحضرت مدظلہ کا طفیل ہے - خداوند کریم ہمکو اور آپ کو اور والد ماجد اور رعایائے دکن کو زیر سایہ اعلیحضرت دام اقبالہ شاد و بامراد رکھے اور حضرت ظل سبحانی اور شہزادگان بلند اقبال و شاہزادیان ہمایون فال دیر گاہ سلامت رہیں ۰

قطعہ تہنیت

مراجعت بتقریب ارجن کمار راجہ خواجہ پرشاد بہادر دام اقبالہ
از سفر یورپ منجانب عہدہ داران و ملازمان
اسٹیٹ پیشکاری

خواجہ پرشاد بہادر کو خدا شاد رکھے
سر پہ سایہ رہے اللہ و نبی کا ہموار

سر مہاراجہ بہادر کے یہ ہیں نور نظر
وارث دولت و اقبال ہیں یہ راجکمار

مسند آرائے مہاراجہ نرندر ہیں یہی
رونق محفل شاداں ہیں رہیں خوش ہموار

چشم بد دور جلالت ہے عیاں چہرہ سے
بارک اللہ لڑکپن پہ بزرگی ہے نثار

پیشکاری کے چمن کے ہیں یہی سرو رواں
ہیں یہی نورس گلزار وزارت کی بہار

باپ کے حکم سے یورپ کی سیاحت کو گئے
چھ مہینے رہے یورپ میں بصد شان و وقار

واں امیروں سے وزیروں سے سفیروں سے ملے
کی برابر کی ملاقات کہ تھے یہ خود دار

ایک اٹ ہوم میں واں کنگ کیدرشن بھی کیے
جارج پنجم سے شہنشاہ کا دیکھا دربار

لندن و پیرس و برلن سے گئے نیس میں جب
شاہ ترکی سے ملاقات کی باشان و وقار

رہے دربار ولی عہد دکن میں حاضر
اکثر اوقات رہے اُن کے شریک دربار

رات دن اِن پہ رہی چشم عنایت اُن کی
اپنے وابستہ دولت کا بڑھایا یہ وقار

دونوں شہزادوں نے ان کو کیا اپنا مہماں
ان سے آ آ کے ملے واں کے صغار اور کبار

شکر صد شکر کہ یورپ سے مع الخیر آئے
ہو مبارک یہ سفر اور بڑھے عز و وقار

بمبئی پہونچے تو پر جوش ہوا استقبال
شہر کے جملہ مشاہیر تھے اسٹیشن پر
اے خدائے دو جہاں بہر رسول دو جہاں
سر مہاراجہ کا سایہ رہے سر پر ان کے
سر پہ سہرا بندھے اللہ وہ دن دکھلائے
بعد شادی کے خدا دے انہیں فرزند رشید
صاحب دولت و اقبال ہمیشہ یہ رہیں
خواجہ پرشاد بہادر کہو تم بھی آمین
تم سلامت رہو پروان چڑھو دولہا بنو

راہ میں جملہ رعایا نے پنہائے انہیں ہار
خیر مقدم کو گئے جملہ صغار او رکبار
خواجہ پرشاد ہوں جب تک ہیں جبال اور بحار
خواجہ پروان چڑھیں بہر رسول مختار
خواجہ پرشاد دلھن بیاہ کے لائیں بوقار
لیکے آغوش میں پوتے کو کھلائیں سرکار
جب تلک دہر ہے قایم رہے ان کی سرکار
صدق نیت سے دعا گو ہے تمہارا یہ غبار
شاہ آصف کے کرم کی رہے سر پر دستار

تم ہو فرزند سخی کے تو سخی ہو خود بھی
تم کو اور ہم کو مبارک یہ خوشی کا دربار

گزرانیدہ

خاکسار سید صادق حسین غبار منتظم پیشی دفتر اردو

تاریخ مراجعت فرمائی

از سفر یورپ عالیجناب راجہ خواجہ پرشاد
عرف ارجن کمار بہادر

خلف ارجمند راجہ راجایان مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر
یمین السلطنتہ پیشکار و صدر اعظم سرکار عالی

یورپ سے خوش جو آئے ارجن کمار راجہ
خوشیاں بھی ساتھ لائے ارجن کمار راجہ

صحت سے عافیت سے آنا تمہیں مبارک
یہ پھل سفر کے پائے ارجن کمار راجہ

مثل کرشن و ارجن تم دونوں باپ بیٹے
ہر ایک من کو بھائے ارجن کمار راجہ

اخلاق و علم میں تم یکتا بنو جہاں میں
حصے میں عزت آئے ارجن کمار راجہ

ہر اک کے درد دل کی بنجاؤ تم دوا بھی
اپنے ہوں سب پرائے ارجن کمار راجہ

ادنی سا ہے یہ تحفہ عالی کی ہے یہ خواہش
دل سے تمہیں سنائے ارجن کمار راجہ

۱

اعدا کا سر جو کاٹا تاریخ نکلی ہندی
خورم سفر سے آئے ارجن کمار راجہ
سمت ۱۹۹۰

گذرانیدہ احقر نرسنگھ راج عالی
خلف راجہ گردھاری پرشاد محبوب نواز ونت باقی